

اَللّٰهُمَّ كُنْ عَلٰى اَمْرِكَ

لَعْنَةُ

عَقَائِدِ عُلَمَاءِ اَهْلِ سُنْتِ دِيُوْبِنْدِ

تَالِيفُ

فَخْرُ الْمُتَحِدِّينَ حَضْرَةُ مَوْلَانَا خَلِيلُ اَحْمَد سَهَارَنپُورِي قَدِ الشَّيْخِ سِرِّهِ الْعَزِيزِ

الْمُتَوَفَّى ١٣٤٦ هـ

بِاضَافَةِ

عَقَائِدِ اَهْلِ السُّنَنِ وَالْجَمَاعَةِ

حَضْرَةُ مَوْلَانَا مُنْتَقِي سَيِّدِ عَبْدِ الشَّكُورِ تَرْمِذِي مَدِّ ظِلَّهُمْ

مَعَ تَصْدِيقَاتٍ تَدْمِیْهِ



پہلی بار عکسی طباعت : رجب ۱۴۰۳ھ، اپریل ۱۹۸۲ء
 باہتمام : اشرف برادران سلمیہم الرحمن
 مطبع :
 قیمت گلیر کاغذ :

ادارۃ اسلامیات

☆ ادین پبلشنگس، موہن روڈ
 چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۷۲۲۳۰-۷۷۲۲۳۱

☆ ۱۹۰، اتارکلی، لاہور، پاکستان
 فون ۷۲۳۳۹۹ - ۷۲۵۳۲۵۵

☆ دینا ناتھ منیشن، مال روڈ، لاہور
 فون ۷۳۲۲۳۱۲ - ۷۳۲۲۳۱۵

ملنے کے پتے

ادارۃ اسلامیات، ۱۹۰، اتارکلی، لاہور
 ادارۃ المعارف دارالعلوم، کراچی ۱۳
 دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی ۱۳
 مکتبہ دارالعلوم، دارالعلوم، کراچی ۱۳

۳
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ! اما بعد !

”المہند علی المفند“ فخر المحدثین قطب الواصلین حضرت مولانا

خلیل احمد صاحب محدث مہارنپوری قدس اللہ سرہ کی وہ مشہور تصنیف ہے جس

میں بعض متعصب گمراہ لوگوں کے مکروہ پروپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے اہل

سنت والجماعت کے اُن مسلمہ عقائد کو پیش کیا گیا ہے جن کو پوری اُمت کے محقق

علماء ہمیشہ سے مانتے چلے آئے ہیں اور اب علماء دیوبند رحمہم اللہ بھی اُنہی کے حامل

ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ نے علماء دیوبند (اللہ تعالیٰ ان پر خاص رحمتیں نازل فرمائے)

کو اس دور میں یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ وہ افراط و تفریط کے گردوغبار میں

اہل سنت والجماعت کے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہے ہیں، اس سلسلہ میں جہو

علماء کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے نہ انہیں کبھی جھجک محسوس ہوئی نہ

ملاست کے خوف سے کبھی اُن کی آواز پست ہوئی ہے، وہ ہر دور میں صراطِ مستقیم

پر گامزن رہے ہیں، اُن کے یہاں عقائد کی سختی، روایتِ حدیث پر نظرِ جہور کے

مسلک کی حفاظت، فقہ کی رنگارنگی اور تصوف کا سوز و گداز اس خوبصورت تناسب

کے ساتھ ملتا ہے کہ جس سے دین کے کسی شعبہ کی حق تلفی نہیں ہوتی اور دین کی ہر

بات بر محل اور شبہات سے بالاتر نظر آتی ہے۔ (رزقنا اللہ اثبا عہم)

اس صراطِ مستقیم پر جو قرآن و حدیث کی نصوص اور مزاج و مذاق کے عین مطابق

ہے اور جس پر یہ علماء حقانین گامزن ہیں، گاہے بجائے افسراط و تفریط کی
 ظلمتیں نمودار ہو کر آثار منزل کو دھندلا کر دیتی ہیں، مگر خدام اہل سنت والجماعت
 اپنے قول و فعل اور تحریر و تقریر سے یہ گرد و غبار صاف کر کے عامۃ المسلمین کے
 لئے راہِ حق واضح کرتے رہے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے، جو
 آپ کے سامنے پیش ہے۔ جس سے اہل سنت والجماعت کے عقائد کا علم ہوتا
 ہے۔

مزید افادہ کیلئے ہم نے اس کتاب ”المہند علی المہند“ کے آخر
 میں مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب مدظلہم کا رسالہ ”عقائد اہل سنت والجماعت“
 شامل کر دیا ہے۔ جو درحقیقت ”المہند“ کا خلاصہ ہے اور اس کے آخر میں
 موجودہ دور کے علماء کرام کی تصدیقات بھی ثبت ہیں۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے علم و عمل کے ہر میدان میں ہمیں
 سنت رسول اللہ پر قائم رہنے، جماعت صحابہ کا واسن تھامے رہنے کی توفیق
 عطا فرمائے اور ایمان اور حسن عمل پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین۔
 وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین !

فہرست عنوانات

عرض ناشر

”المہند علی المہند“ یعنی محائد علمائے دیوبند (مترجم عربی اردو)

- ۳ مقدمہ : اکابر دارالعلوم کا اجمالی تعارف — از قاضی مظہر حسین صاحب مظلہ
- ۹ آغاز اصل کتاب ، تمہید اور باعث تحریر تصنیف
- ۱۱ سوال ۱، ۲ : شدہ حال سے متعلق سوال اور اسکا جواب
- ۲۸ سوال ۳، ۴ : توکل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والاویاء والصالحین
- ۳۴ سوال ۵ : حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ۴۷ سوال ۶ : قبر اطہر پر دعا کرنے کا طریقہ
- ۴۹ سوال ۷ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا
- ۵۱ سوال ۸، ۹، ۱۰ : ائمہ اربعہ کی تقلید کا حکم
- ۵۳ سوال ۱۱ : صوفیہ کے اشغال اُن کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور اُن سے فیوض حاصل کرنا۔
- ۵۵ سوال ۱۲ : خاص و تابعیوں کے بارے میں حکم
- ۵۷ سوال ۱۳، ۱۴ : استواء علی العرش کا مطلب
- ۵۹ سوال ۱۵ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ہونا
- ۵۰ سوال ۱۶ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا
- ۵۳ سوال ۱۷ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا
- (نعوذ باللہ من ذالک)

- سوال ۱۸ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطا ہونا
- سوال ۱۹ : شیطان ملعون کے علم سے متعلق براہین قاطعہ کی ایک عبارت پر
- ۵۷ : شبہ کا جواب
- سوال ۲۰ : حفظ الایمان کی ایک عبارت پر شبہ کا جواب
- سوال ۲۱ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر کا محبوب
- ۶۳ : و مستحب ہونا
- سوال ۲۲ : حضرت گنگوہی قدس سرہ کی ایک عبارت پر شبہ کا جواب
- سوال ۲۳ : حضرت گنگوہیؒ پر ایک بیہتان اور اُس کا جواب
- سوال ۲۴ : حق تعالیٰ شانہ کے کلام میں کذب کا وہم گنہیوالا بھی کافر ہے
- سوال ۲۵ : اسکان کذب کا مطلب اور اہل سنت والجماعت کی کتب
- ۷۶ : سے مسئلہ کا حل۔

سوال ۲۶ : قادیانیوں کے بارے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

تصدیقات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ

- تصدیق ۱ : شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نور اللہ مرقدہ
- تصدیق ۲ : حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امر و ہومی قدس سرہ
- تصدیق ۳ : حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند
- تصدیق ۴ : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ
- تصدیق ۵ : حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ
- تصدیق ۶ : حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ - دیوبند
- تصدیق ۷ : حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب مدرسہ مراد آباد، رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۸ : حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبند می، رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۹ : حضرت مولانا محمد احمد صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

- تصدیق ۱۰: حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند
تصدیق ۱۱: حضرت مولانا محمد شہول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند
تصدیق ۱۲: حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند
تصدیق ۱۳: حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنوری دہلی
تصدیق ۱۴: حضرت مولانا ریاض الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ میرٹھ
تصدیق ۱۵: حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی
تصدیق ۱۶، ۱۷: حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
مدرسہ امینیہ دہلی

- تصدیق ۱۸: حضرت مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھ رحمۃ اللہ علیہ
تصدیق ۱۹: حضرت مولانا سراج احمد صاحب مدرسہ سر دھنہ میرٹھ
تصدیق ۲۰: مولانا قاری محمد اسحاق صاحب مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
تصدیق ۲۱: مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ
تصدیق ۲۲: حضرت مولانا حکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
تصدیق ۲۳: حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری
تصدیق ۲۴: حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری

تصدیقات علمائے کرام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ

تصدیقات علمائے کرام قاہرہ و دمشق و ممالک عربیہ

خلاصہ عقائد علمائے دیوبند
ترتیب از حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی صاحب

جدید تصدیقات از اکابر علمائے دیوبند و امت بر کاتبہم العالیہ

- ۱۷۵ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، مہتمم دارالعلوم دیوبند
- ۱۷۵ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی اعظم پاکستان
- ۱۷۶ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
- ۱۷۷ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۷ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۷ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہم
- ۱۷۷ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۸ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب مدظلہم
- ۱۷۸ حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم
- ۱۷۸ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم
- ۱۷۸ حضرت مولانا محمد احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۸ حضرت مولانا عبدالحق نافع صاحب مدظلہم
- ۱۷۹ حضرت مولانا عبداللہ شہرہلوی صاحب مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا محمد انور صاحب انوری مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۸۱ حضرت مولانا سید حامد میاں مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مدظلہم
- ۱۸۳ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب مدظلہم

کراچی

ٹنڈوالہ یار

کراچی

ملتان

لاہور

ملتان

ملتان

ملتان

اکوڑہ خشک

سکھر

محمدی شریف

شجاع آباد

فیصل آباد

بہاولپور

لاہور

کراچی

اکوڑہ خشک

مرگودا

ٹنڈوالہ یار

۱۸۳	کیر والا	۲۱۔ حضرت مولانا علی محمد صاحب مدظلہم
۱۸۳	کیر والا	۲۲۔ حضرت مولانا مفتی عبد القادر صاحب مدظلہم
۱۸۵	ملتان	۲۳۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری مدظلہم
۱۸۵	جھنگ	۲۵۔ حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب مدظلہم
۱۸۶	شجاع آباد	۲۶۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہم
۱۸۶	ساہیوال	۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب رائے پوری
۱۸۶	ملتان	۲۸۔ حضرت مولانا محمد عبد التار تونسوی صاحب مدظلہم
۱۸۷	ملتان	۲۹۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۷	فیصل آباد	۳۰۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہم
۱۸۷	کراچی	۳۱۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی مدظلہم
۱۸۸	ملتان	۳۲۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۸	پشاور	۳۳۔ حضرت مولانا محمد ایوب بتوری صاحب مدظلہم
۱۸۸	بنوں	۳۴۔ حضرت مولانا فضل غنی صاحب مدظلہم
۱۸۸	ملتان	۳۵۔ حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہم
۱۸۹	گوثرہ نوالہ	۳۶۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہم
۱۹۰	جہلم	۳۷۔ حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب مدظلہم

تُعَزُّ مِنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مِنْ تَشَاءُ

مولوی احمد رضا خان صاحب بلوچی کی تحسین الحرمین کا جواب
خود علمائے الحرمین شریفین زراویہا اللہ شرفا و تعظیما

کے قلم سے

الْمُهَيِّدُ عَلَى الْمُهَيِّدِ

معروف بہ

الْيَصْدِيقُ لِدَفْعِ التَّلْبِيسِ

تسمیہ ترجمہ

مَاضِي الشَّفَرَتَيْنِ

خَادِعِ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

جس سے جماعت یقیناً یونہی کہ غصاء و خیالات کی تائید و توثیق ہو کہ دنیا بھر کے علماء کی قہر تصدیق و تہنیت کی

إِذْ أَمَّا السَّلَامَةُ إِلَهُمُ

اکابر دارالعلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی منہر حسین صاحب مدظلہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے حلقہ کالمیں نے گیارہویں صدی ہجری میں اور بارہویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں توفیق ایزدی معلم و عرفان اور شریعت و طہارت کی جو قند ملیں روشن کیں۔ انہی افراد ہدایت سے بیروں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثین کالمیں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد تاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ربانی دارالعلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالات شریعت و طہارت کے جامع تھے۔ سرکار کائنات محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحید سنت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے ہستیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل سنت اور مسلک حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں بہت

۱۔ ولادت شعبان ۱۲۲۸ھ بمطابق ۲۴ جولائی ۱۸۱۱ء بمقام پور بھونڈا ضلع بنارس۔
۲۔ تحصیل حالات و کمالات سوانح نامی مولانا حضرت مولانا سنا خان صاحب گنگوہی کے مطالعہ فرامیں جو جن جلدوں میں مصنف نے ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۰۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱

پہنچتے تھے۔ علوم ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیاء قطب الدارین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب شی مہاجر مکی ہندس سترہ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقامات ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیف لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ :

نیز یہ کہ اس فقیر محبت معصیت ارادت دار و مولوی رشید احمد صاحب سلمہ و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ را کہ طابع جمیع کمالات علوم ظاہری و باطنی اند، بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بعد از ج فرق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ او شان بجائے من و من بمقام او شان شدم و صحبت او شان را غنیمت دانند کہ این چنین کسان درین زمانہ نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بودہ باشند و طریق سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظر شان تحصیل نمایند این شمار اشد بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ در عمر ایشان برکت و داد و انعامی نعمائے عرفانی و کمالات قیمت خود مشرف گرداند و ہجرتہ النبی و آلہ الامجاد کے نور سے تمام جہان کو منور فرمائیں۔ اور

جو لوگ محمد فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات علوم ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، محمد فقیر کی بجائے بلکہ محمد سے کہتے رہے اور جانیں اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس ہو کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شمار شدہ مہر و مہربان رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت کے نور سے تمام جہان کو منور فرمائیں۔ اور

تاقیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرم
اور ان کی بزرگ آل کے واسطے سے۔

حضرت حاجی صاحب موصوف جنتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک سب سے نظیر تھے جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذلک فضل اللہ یوقیہ من یشاء۔

۱۸۵۷ء کا جہاد و حریت | مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بہترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کر لی تو علماء میں علمائے حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہاد و حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہی اور حضرت نافوتوی اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری بجا دانہ کوششیں صرف کر دیں، لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت نما جنگ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی گھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عورتوں اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار مٹا دیے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

”ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری
 کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے
 جو خون اور رنگ کے اعتبار سے قہندوستانی ہو مگر مذاق اور راستے
 الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔“ (تاریخ التعلیم میجر پاسو، ص ۱۰۵)
 — مرحوم اکبر الہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے:۔
 یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
 افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوچھی

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد | انگریزی حکومت کے غراغم اور اس کے فرعونی اقتدار
 کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

نے اپنی قوتِ قدسیہ سے پہلے ہی اور اکیس۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی
 علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس
 وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل مال تھیں چنانچہ اس عظیم
 الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۶ء مسجدِ چھتہ میں انار کے
 مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ
 محمد و صاحب اور پہلے معلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن
 صاحب امیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہاں میں مشہور ہوئے۔ خداوندِ عالم کی رحمت
 نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالمِ اسلامی کے لیے
 سرچشمہٴ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالمِ مستفید ہو
 رہا ہے۔ تاریخِ دیوبند میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلک کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے نقشِ حیات جلد اول
 مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنزئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا جھوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعت محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشتے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطراف عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل سنت و الجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں سلسلہ تحریک خلافت مشورہ مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتویؒ کے یہ آٹھ اصول بتاتے گئے، تو آپ روپڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلا مبالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، محکم، صوفی، عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجت الاسلام حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع تر شخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے

۱۔ ملاحظہ ہو آزادی ہند کا ناموش رہنما۔ دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا فاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی۔

۲۔ اسارت ملکہ کے اسباب و اقسام کیلئے ملاحظہ ہو کتاب اسیر مالہ مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ۔

طلب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے سینکڑوں تلامذہ و مترشدین میں سے
 شیخ العرب والجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث
 دارالعلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب
 کشمیری محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی
 شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب
 فتح الہم شرح صحیح مسلم (التمیہ ۱۳۶۹ھ) اور لطل حریث، داعی انقلاب حضرت مولانا علیہ
 صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسک کو بر شعبہ میں بہت
 زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت
 مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، صاحب تفسیر میان القرآن (التمیہ ۱۳۶۳ھ) کو بھی
 حضرت شیخ الحدیث کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زماں، صاحب
 کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دارالعلوم
 دیوبند کے فیض یافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور
 صدر مدرس آج تک جامع الظاہر و الباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین
 شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں
 لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنی جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ
 بزرگوں کے شیخ الشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب راپوری اور
 قطب دوراں واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب راپوری بھی حضرات
 اکابر دیوبند کے فیض یافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

لہ ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء
 حضرت مدنی نے تقریباً ۱۲ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب سنت کا درس دیا ہے۔ حضرت کی خود نوشت سوانح عمری
 "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور کتب تراث شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف
 کا مجموعہ ہیں۔ ۱۲۔ لہ حضرت تھانوی کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تک پہنچی ہے۔ ان میں حضرت کے ملاحظہ و
 ملحوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

چراغ جلا دیے۔ امیر شریعت، مجاہد حریت اہل جلیل، خطیب امت حضرت مولانا سید عطار اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابر دیوبند ہی کا پر ثلوث ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عیش ختم نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ

انگریزان مجاہدین حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی و دینی اثرات کو پھیلنے دیکھا تو اس نے اس سرشتِ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خرید لیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر دہائیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، ستودہ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالم ربانی، مجاہد جلیل حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی دہائیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جا چکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب و عوامل تھے کہ فرقہ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابر دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

"حسام الحرمین" کی حقیقت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفر حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابر دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعت محمدی میں ثوابی ہونی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طریق سے مرتب کیا کہ پہلے فرقہ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد دہلویؒ قادیان کی کفریہ عبات میں درج کیں اور اس کے بعد اکابر دیوبند کو فرقہ وہابیہ کذابہ اور فرقہ وہابیہ شیطانہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقہ قادیانیہ کی طرح

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارنین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل الجہود شرح ابوداؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ حسام الحرمین کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔ ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب المہند علی المقند مدنی مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علماء حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا، تو ان حضرات

نے اس کی تفصیل انشاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائی۔ اکابر دیوبند کی جن عبارات کو ہدف تکفیر بنایا گیا ہے، ان کے تحقیقی جوابات کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائی۔ انشاب الثاقب مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، الفواظ والاسماء بالمدار، مصنفہ حضرت مولانا سید رفیع الحسن صاحب دہلوی، اور فیصلہ کن منظر مولفہ حضرت مولانا محمد تقی رضا مدنی، مدیر ماہنامہ الطریقان لکھنؤ، اور فیصلہ قصصات مصنفہ حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب جلیپوری (برہما)

نے چھپائیں سوالات قلمبند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، اُسوۃ الصالحین حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رانپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم ابن حجرۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا چنانچہ یہ رسالہ ۱۲۲۵ھ میں تحریر ہوا اور الہند علی المفند کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تبلیغات کا پردہ چاک ہو کر بزرگان دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ الہند اکابر دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید اگر الہند کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا۔ جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی و ستادین کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیق محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل ہلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ ناکارہ اور مجملہ مسلمانوں کو

سلف صالحین، محققین اہل سنت اور اکابر دیوبند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔ آمین!
بحریت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الاحقر منظم تحسین تحفہ

مدنی جامع مسجد چکوال

ضلع جہلم

۲۳ رمضان المبارک

۱۳۸۲ھ

اے سلف صالحین اور محققین اہل سنت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہر طائفہ منسٹر
اور مقام حضرت امام ابو حنیفہؒ مولفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف
تبرید النواظر، راہ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
نافقویؒ کے حالات میں ایک رسالہ پانی دار العلوم دیوبند تالیف فرمایا، جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔
علمائے اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کی کتابیں

ملنے کا پتہ

ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور ۲



الحمد لله الذي يحق الحق بكلماته ويبطل الباطل بسطواته نصر
 المؤمنين وقال كان حقاً علينا نصر المؤمنين وقطع كيد الخائنين فُقطِعَ
 دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى مَفْرُقِ فُرْقِ الْكَفَرِ وَالطَّغْيَانِ وَمَشْتَتِ جِيوشِ بَغَاةِ الْقَرِينِ وَالشَّيْطَانِ -
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَشَدَّ أَعْلَى الْكُفَّارِ وَحَمَاءَ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ سُرَّكَا سَجْدًا
 يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا مَا قَابَ النِّيرَانِ وَتَضَادَّ الْكَفَرُ وَالْإِيمَانُ
 آمِين، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ علیہما السلام
 احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے
 اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے مختصر یہ ہے کہ
 مخالفین اسلام نے گنا گول انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے رفض
 کی طرح انبیاء امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متفرک کرنا چاہا جیسے رفض
 نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر
 کے ان کی تکفیر کی، اور تبرّازی و متب و شتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے
 اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے
 گھر کے دھوئیں سے کمدہ کرنا چاہا۔ وَاللّٰهُ مُتَمِّمُ نُوْرِهِ وَلَوْ كَوِّرَ الْكَافِرُونَ -

چراغے را کہ ایزد بر سر دوز
کے کو قف ز دریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی
تعم دینی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے پھوڑ خانصاحب احمد رضا
خان، برعکس شہداء نام زندگی کا نور، درحقیقت احمد رضا خان صاحب نے تمام ہندوستان
میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فخر اُمت و معجزہ بہن معجزات سید المرسلین
علیہ التعمید والتسلیم کے خاندان کو چٹا۔ اور حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم
اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت اور خالی اہل بدعات کے جن کی بدعات
شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں، مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام ذرائع حالیہ اور غیر حالیہ
سے قطع نظر کر کے اتہامات لگائے اور ان پر ستر کیا، بلکہ غیر متناہید وجہ سے کفر لازم
کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تحفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت
شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلم ہو چکی تھی، اور اس خانہ تمام آفتاب مست ہا مصداق
تھا۔ پس اگر کوئی بدعت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا
تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ
ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز
وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ الغریہ، نالوتوی
حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام و المسلمین آیۃ من آیات رب العالمین
حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ ارحم کے سپرد ہوئی
اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انہی کے مقدس اطفال میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ
کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مَثَلُ کَلِمَةِ طَبِیْعَةِ کَشَجَرَةٍ
طَبِیْعَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ثُوْبِي اُكْلَهَا كُلُّ حَيٍّ بِاَذْنِ

سارے ہا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب و عجم، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقانِ سنت اس کے سبز پھریرے کو دُور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبویؐ کی محک اس سے پالیتے تھے اور انگلی بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خوشک روٹی اور دال کر بریلی کے بدعت خانہ کے قور پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کافرہ بلند کرتے تھے حَوَالِیہ مِنْ کُلِّ فِجَعِیۃٍ کا نظارہ دیکھ کر خافصا صاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہیدِ مظلوم دہ پر سر و جہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جن کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحابِ فتنی عظام کے نزدیک خود مع جملہ معتقدین کے کافر و بدچلے تھے مگر حضراتِ موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا مفتوی پرغتم زبانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سستی بتاتے ہیں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدتِ قیصر ہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ اہلبین بعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظِ ایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا

تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے، لیکن چونکہ خانصاحب کا علم و فضل و تدین قابل اعتبار نہ تھا، اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں ذبحا دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے ہمارے ظلال غلاں مخالفت کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا۔ حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدد اور تو ضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ پچیس سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء و الشکھین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماء حرمین شریفین تراجم اللہ شرفاً و تکریماً و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقاید صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنۃ و الجماعت سے خارج۔ اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالے بہ المہند علی المہند معروف بہ تصدیقات لدفع التظلمات مع ترجمہ السنۃ بہ ماضی الشفرتین علی خادع اہل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ علماء کفر کے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزاریہ اور در

اور غرور اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہی۔ پھر صفحہ ۲۲ پر ہے، حمد و صلوة کے بعد میں کتابوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے، غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیروہوں جیسے خلیل احمد سمیٹھی اور اشرف علی دغیر، ان کے کفر میں کوئی مشبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کرنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں۔ انتہی۔ اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ معاذ اللہ العظیم ونعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبتِ حقّت۔ اور یہ ہیں وہ اہل السنّت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کر دیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فریقہ مُبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض اقرارے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردید متاثر نہ کرے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائے گا کہ علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریمًا

حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی کفر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور رد الحسام علی روس اللسام ہو کر حضرات دیوبند پر بانی و قبح علامہ بنانے جا رہے ہیں۔ اب ہم دیکھیں کہ خان صاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدنیہ ضمیمہ کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخوی العزیز، کہیں شیخ وقت کہیں مقتدائے امام اور کہیں پیشوائے امت۔ چنانچہ تقاریر و تصاویر کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقات جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا گیا جائے کہ مسافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطان و جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد محترمہ میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، مسلمات خاندان ولی اللہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و ملتہج ہوئے۔ وَ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احساناتِ جلیہ کا ذکر کرنا چونکہ عاصدوں کی کلس بڑھاتا ہے۔ اس لیے تفصیل بیان نہیں کی جاتی۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی جعل نہ و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور بطبیعہ نقل عام طور پر بدینہ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ حملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے

المہند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علماء کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل سنت و الجماعت کے موافق ہیں اور جلد اہل حق علماء ہائی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا دہائی کہہ سکیں۔ خانصاحب کا منکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔ خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور نادان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا محافظ ہے، اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضیا میں رخنہ داری کرتا ہے خود رُوسیاہ اور ذلیل و خوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی۔ اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدر کفایت درج کر دی گئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس بحث کی تفصیل مطلوب ہو وہ تشہید الایمان بالسنة والقرآن کو ملاحظہ فرمائیں جس میں خانصاحب کی عمیاری قدرے مفصل مذکور ہے اور رسائل مفضلہ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں :

اسکات المعتدی ، قاصمۃ الظہر ، الطین الماخر ، السہیل
علی الجحیل ، الختم علی لسان الخصم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ يَا مُنْتَهَى السُّؤَالِ الْكَرِيمِ



ایہا العلماء الکرام والمجہادۃ
العظام قد نسب الی ساحتکم
الکریمۃ اناس عقائد الوہابیۃ
قالوا باوراق ورسائل لا نعرف
معانیہا لاختلاف اللسان فخرجو
ان تخبرونا بحقیقۃ الحال و
مرادات المقال ونحن نسئلكم
عن امور اشتهر فیہا خلاف
الوہابیۃ عن اهل السنۃ والجماعۃ

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری
جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت
کی ہے اور چند اوراق اور رسائل ایسے
لائے ہیں کہ مطلب غیر زبان ہونے کے
سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید
کرتے ہیں کہ تم حقیقت حال اور قول کے
مراوے مطلع کر دے گے اور ہم تم سے چند
امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ
کا اہل سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے

پہلا اور دوسرا سوال

السؤال الاول والثانی

«ما قولکم فی شد الرحال الی زیارۃ
سید الکائنات علیہ افضل الصلوات
والتحیات وعلیٰ آئمہ وصحبہا»

کیا فرماتے ہو، شد و حال میں سید الکائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے

۲۱) ای الامرین احب الیکم وافضل
لدی اکابرکم للزائر هل ینوی
وقت الاسرتحال للزیارة زیارتہ
علیہ السلام او ینوی المسجد
ایضاً وقد قال الوهابیۃ ۱
المسافر الی المدینت لا ینوی
الا المسجد النبوی۔

الجواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ومنه نسقمد العون والتوفیق
وبیضاء ازمة التحقيق۔

حامدًا ومصلیًا ومُسلماً
لیعلم اولاً قبل ان نشرع
فی الجواب انا بحمد الله ومثلثنا
رضوان الله علیہم اجمعین و
جميع طائفتنا وجماعتنا مقلدو
لقدوة الانام و ذروة الاسلام امام
الهام الامام الاعظم ابی حنیفة
النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی
الفروع ومتبعون للامام الهام
ابی الحسن الاشعری والامام الهام

جواب

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم
اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور
اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حمد و صلوة و سلام کے بعد
اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع
کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ
اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعاً
میں مقلد ہیں مقتداۓ خلق حضرت امام ہمام
امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ
عنہ کے، اور اصول و اعتقادات میں
پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام
ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

نہما سے نزدیک اور تمہا سے اکابر کے
نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و
افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر
زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی
زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی،
حالانکہ وہاں یہ کہہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ
کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے

ابن منصور السائریدی رضی اللہ
 عنہما فی الاعتقاد والاصول و
 منتہون من طرق الصوفیة
 الی الطریقة العلیة المنسوبة
 الی السادة النقشبندیة و
 الطریقة الزکیة المنسوبة
 الی السادة الجشتیة و الی
 الطریقة البہیة المنسوبة الی
 السادة القادریة و الی الطریقة
 المرضیة المنسوبة الی السادة
 السہروردیة رضی اللہ عنہم اجمعین
 ثم ثانیاً انا لا نتکلم بکلام و
 لا نقول قولاً فی الدین الا وعلیہ عندنا
 دلیل من الکتاب او السنّة او اجماع
 الامة او قول من ائمة المذهب
 ومع ذلك لا ندعی انا لمبدعون من
 الخطاء والنسیان فی ضلّة القلم و
 زلة اللسان فان ظہر لنا انا اخطانا فی
 قول سواء کان من الاصول او الفروع
 فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنہ و نعلن
 بالرجوع کیف لا وقد رجع ائمتنا رضوان

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل
 ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور
 طریقہ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلہ بہیہ
 حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ
 رضی اللہ عنہم کے ساتھ ۔

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے
 میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی
 دلیل نہ ہو۔ قرآن مجید کی یا سنت کی، یا
 اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بائیں
 ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان
 کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں
 پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں
 قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ
 اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے
 رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

اللہ علیہم فی کثیر من اقوالہم حتی ان
امام حرم اللہ تعالیٰ المحترم اما منا
الشافعی رضی اللہ عنہ لم یبق مسئلة
الاولیٰ فیہا قول جدید والصحابہ رضی
اللہ عنہم رجعوا فی مسائل الی اقوال
بعضہم کما لا یخفی علی متتبع الحدیث
فلو ادعی احد من العلماء انا غلطانی
حکم فان کان من الاعتقادات فعلیہ
ان یتثبت بنص من ائمة الکلام و
ان کان من الفرعیات فیلزم ان ینبی
بنیانہ علی القول الراجح من ائمة
المذاہب فاذا فعل ذلك فلا یمکن
متان شاء اللہ تعالیٰ الا الحسنہ القبول
بالقلب واللسان و زیادة الشکر
بالجنان واسرکان -

و ثالثاً ان فی اصل اصطلاح
بلاد الهند کان اطلاق الوہابی علی من
ترك تقليد الائمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ثم اتسع فیہ وغلب استعمالہ علی من عمل
بالمسنة السنیة وترك الامور المستحدثة
الشیعة والرسوم القبیحة حتی شاع فی

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ وضران ائمہ علیہم سے ان کے بہتر سے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم
محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید تہم
نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسروں کے قول کے جانب رجوع فرمایا
چنانچہ حدیث کے قمع کرنے والے پر ظاہر ہے
پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی
میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام
کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کر لیا
تو انشاء اللہ ہماری طرف سے غلطی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل و
زبان سے غلطی قبول کر لینگے اور قلب و اعضائے شکر یہ ادا کرینگے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی
کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر
عمل کریں اور بغاوت سنیہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ
دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

بعضی دنوا حیا ان من منع عن سجدة
قبور الاولیاء وطوافها فهو وهابی بل و
من اظهر حرمة الربوا فهو وهابی وان
كان من اکابر اهل الاسلام وعظماؤهم
ثم اتسع فیہ حتی صار سباً فلعن هذا الو
قال رجل من اهل الهند لرجل انه
وهابی فهو لا یدل علی انه فاسد العقیة
بل یدل علی انه سنی حنفی عامل بالسنۃ
محتمب عن البدعة خائف من الله تعالی
فی ارتکاب المعصیة ولما کان مشائخنا
رضی الله تعالی عنهم یسعون فی احیاء
السنۃ ویشترون فی اخماد نیران
البدعة غضب جند ابلیس علیهم وحرّفوا
کلامهم وبتوهم وافترواعلیهم الا ان ربنا
ورمهم بالوهابیة وحاشاهم عن ذلك
بل وتلك سنۃ الله الی سبها فی خواص
اولیائہ كما قال الله تعالی فی کتابہ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَیْطٰنِ الْاِنسِ وَالْجِنِّ یوحى بعضهم
الی بعض زخرف القول غروراً و
لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرُهُمْ وَمَا

نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی
قبور کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے
وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ مفسود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجابہ سنت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطان لشکر کو
اپنی پرغصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افرا
اور خطاب ہابیت کے ساتھ متهم کیا مگر حاشاکہ
تو ایسے ہول بلکبات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء ہیں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہرنی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف

يَفْتَرُونَ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ فِي الْغَيْدِ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَامُهُمْ وَجِب
 ان يَكُونُ فِي خُلَفَائِهِمْ وَمَنْ يَقُومُ
 مَقَامَهُمْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ مَعَاشَرَ الْأَنْبِيَاءِ
 أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ
 لِيَتَّقُوا فِرْحَتَهُمْ وَيَكْمُلَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
 فَالَّذِينَ ابْتَدَعُوا الْبِدْعَاتِ وَمَا لَوْ
 إِلَى الشَّهَوَاتِ وَاتَّخَذُوا إِلَهُهُمْ الْهُوَ
 وَالْقَوَا أَنْفُسَهُمْ فِي هَاوِيَةِ الرَّدَى
 يَفْتَرُونَ عَلَيْنَا الْكَاذِبِ وَ
 الْبَاطِلِ وَيَنْسُبُونَ إِلَيْنَا الْأَضَالِيلَ
 فَذَا نَسِبَ إِلَيْنَا فِي حَضْرَتِكُمْ قَوْلُ
 يَخَالِفُ الْمَذْهَبَ فَلَا تَلَفْتُوا إِلَيْهِ لَا
 تَنْظُرُوا بِنَا الْأَخْيَرِ أَوْ انْخِلَجَ فِي
 صَدُورِكُمْ فَارْكَبُوا إِلَيْنَا فَانْخِلِكُمْ
 بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَالْحَقِّ مِنَ الْمَقَالِ
 فَانْكُمْ عِنْدَ نَاقِطِ دَائِرَةِ الْإِسْلَامِ -

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکا کھانے لیا اور
 (اے محمدؐ) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
 کام نہ کرتے سوچو پڑو ان کو ان کے افسر کو،
 ہیں جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا
 تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
 کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
 زیادہ موردِ بلاء ہے، پھر کامل شبہ بھر کم شبہ تاکہ ان کا
 خطا و فراور اجر کامل ہو جائے پس مبتدعین جو
 اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
 مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود
 بنایا ہے اور اپنے آپ کو مملکت کے گڑھے میں ڈال
 دیا ہے، ہم پر چھوڑے تہان بات دے اور ہماری نیکیاں
 اگر اہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
 آپ کی خدمت میں مجاری جانبِ منسوب کے کرتی
 مخالف مذہب قتل بیان کیا کرے تو آپ اس
 کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ جن ظن
 کام میں لائیں اور اگر طبع مبارک میں کوئی غلبان پیدا
 ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
 کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
 نزدیک مرکزِ دائرۃ الاسلام ہیں۔

توضیح الجواب

جواب کی توضیح

عندنا وعند مشائخنا زیارة قبر
سید المرسلین (روحی فداه) من
اعظم القریات واهم المثوبات و
انج لئیل الدرجات بل قریبة من
الواجبات وان کان حصوله بشد
الرحال وبذل المہج والاموال و
ینوی وقت الامتثال زیارة علیہ الف
الف تحية وسلام وینوی معہ زیارة
مسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ
من البقاع والمشاہد الشریفة بل
الاولی ما قال العلامة الہمام ابن
الہمام ان مجرد النیة لزیارة قبرہ
علیہ الصلوۃ والسلام ثم یحصل لہ
اذا قدم زیارة المسجد لان فی ذلک
زیارة تعطیہ واجلالہ صلی اللہ
علیہ وسلم ویوافقہ قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم من جاء فی زائر الا تحمله حتی
الزیارۃ کان حقاً علی ان اکون
شفیعاً لہ یوم القیمة وکذا نقل عن

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
زیارت قبر سید المرسلین (مہماری جان آپ پر قربان)
اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب
حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے کہ
شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو
اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے
اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و
زیارت گاہ لئے متبرکہ کی بھی نیت کرے،
بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا
ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے
پھر حسب اہل حاضرہ کو تو مسجد نبوی کی بھی زیارت
ساحل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ
ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے
ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت
کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت
اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت
کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی
عارف ملا جامیؒ سے منقول ہے کہ انھوں

العارف السامی الملاحی انہ افز
 الزیارة عن الحج وهو اقرب الی المہب
 المحبتین واما ما قالت الوہابیة من
 ان المسافر الی المدینة المنورة علی
 ساکمہا الف الف تحیة لابیوی الامجد
 الشریف استدلالاً بقوله علیہ الصلوٰۃ و
 السلام لا تشد الرحال الا الی ثلثة مسجد
 فرود و لان الحدیث لا یدل علی المنع
 اصلاً بل لو تأملہ ذوقہم ثاقب العلم لہ
 بکالہ النص یدل علی الجواز فان العلة
 الی استثنیٰ بها المساجد الثلاثة من
 عموم المساجد و البقاع هو فضلہا
 المختص بہا و هو مع الزیادة موجود
 فی البقعة الشریفہ فان البقعة الشریفہ
 و الرحبۃ المنیفۃ الی ضم اعضائہ
 صلی اللہ علیہ وسلم افضل مطلقاً حتی
 من العکبة و من العرش و الكرسی
 کما صرح بہ فقہائنا رضی اللہ عنہم
 ولما استثنیٰ المساجد لذلک الفضل
 الخاص فاولیٰ ثم اولیٰ ان یستثنیٰ البقعة
 المبارکۃ لذلک الفضل العام وقد

نے زیارت کے یسج سے علمہ مفر کیا
 اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
 اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی منب
 سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
 کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل
 لانا کہ کجاوے نہ گئے جاویں مگر تین مسجدوں کی
 جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث
 کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ حسب
 فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدالالت النص
 جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد
 کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
 کی قرار پاتی ہے۔ وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
 تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
 شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
 مبارکہ کو مس یکے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
 ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی بھی
 افضل ہے چنانچہ فقہار نے اس کی تصریح فرمائی
 ہے اور حسب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
 مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ
 ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل يا بسط
منها شيخنا العلامة شمس العلماء العالمين
مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس
الله سره العزيز في رسالته زبدة الناسك
في فضل زيارة المدينة المنورة وقد
طبعت مراراً وايضاً في هذا المبحث
الشريف رسالة الشيخ مشائخنا مولانا
المفتي صدر الدين الدهلوي قدس
الله سره العزيز اقام فيها الطاعة الكبرى
على الوهابية ومن وافقهم اتى ببراهين
قاطعة وحج ساطعة سماها احسن المقال
في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت
واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

السؤال الثالث والرابع

۳۔ هل للرجل ان يتوسل في دعواته
بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة
ام لا ؟

۴۔ يجوز التوسل عندكم بالسلف
الصلحاء من الانبياء والصلديقين

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ
بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ
شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی
قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ الناسک کی
فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو
بار بار طبع ہو چکا ہے نیز اسی سمیت میں ہمارے
شیخ الشیخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ
کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا
نے دہلیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ٹھہرا
دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام
احسن المثال فی شرح حدیث لا تشد الرحال ہے
وہ طبع ہو کر شہر ہو چکا ہے، اس کی طرف
رجوع کرنا چاہیے۔

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے
یا نہیں ؟

تمہارے نزدیک صلح صالحین یعنی انبیاء صالحین
اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

والشهداء وأولياء رب العالمين ام لا؟ ہے یا ناجائز؟

الجواب

جواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل
في الدعوات بالانبياء والصلحاء من
الاولياء والشهداء والصدّيقين في
حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في
دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان
ان تجيب دعوتي وتقضى حاجتي لاني
غير ذللي كما صرح به شيخنا ومولانا
الشاہ محمد اسحق الدہلوی ثم
المہاجر المکی ثم بیئنه فی فتاواه شیخنا
ومولانا رشید احمد الکنگواھی رحمۃ
اللہ علیہما وفي هذا الزمان شائعة
مستفیضة بأیدی الناس وهذه
المسئلة مذکورة علی صفحه ۹۳ من
الجلد الاول منها فلیراجع الیہا من شاہ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
دعائوں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شهداء
و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات
میں یا بعد وفات یا اس طور کہ کیسے یا اللہ میں
یو سیدہ ظال بزرگ کے شجرت دعا کی
قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی
جیسے اور کلمات کیسے چنانچہ اس کی تصریح
فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق
دہلوی ثم المکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی
نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے
جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود
ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے
صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے
دیکھ لے۔

السؤال الخامس

پانچواں سوال

ما قولکم فی حیوة النبی علیہ الصلوٰۃ
کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام فی قبرہ الشریف هل ذلک امر
مخصوص بہ ام مثل سائر المومنین
رحمۃ اللہ علیہم حیوۃ برزخیہ -

الجواب

جواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة
صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ الشریف
وحیوۃ صلی اللہ علیہ وسلم دنیویۃ
من غیر تکلیف وہی مختصۃ بہ
صلی اللہ علیہ وسلم وبجميع الانبياء
صلوات اللہ علیہم والشهداء لابرر
كما هي حاصلة لسائر المومنين بل
لجميع الناس كما نص عليه العلامة
السیوطی فی رسالۃ ابناء الازکیاء
بحیوۃ الانبياء حیث قال قال الشیخ
نقی الدین السبکی حیوۃ الانبياء و
الشهداء فی القبر کحیوۃہم فی الدنیا
ویشہد لہ صلوۃ موسی علیہ السلام
فی قبریۃ فان الصلوۃ تستدعی جسدًا
حیا الی آخر ما قال فثبت بهذا ان
حیوۃ دنیویۃ برزخیۃ لکونہا فی عالم

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات
آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی
حیات ہے۔

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے
دیکھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک
میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے
بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے
آل حضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء
کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام
مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی
نے اپنے رسالہ "انباء الازکیاء بحیوۃ الانبياء"
میں تصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ
علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء
وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا
میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں
نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ
جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی
ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم

البرخ و لشیخنا شمس الاسلام و
الدین محمد قاسم العلوم علی
المستفیدین قدس اللہ سرہ العزیز
فی هذه المبحث رسالة مستقلة
دقیقة المأخذ بدیعة المسلك لم
یرمثلها قد طبعت و شاعت فی الناس
واسمها آب حیات ای ماء الحیوة

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا
محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں
ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور
اندر کچھ طرز کا یہ مسئلہ جو طبع ہرگز لوگوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات
ہے۔

السؤال السادس

چھٹا سوال

هل للداعي في المسجد النبوي ان
يجعل وجهه الى القبر المنيف يسئل
من المولى الجليل بكتوسلا بنجيد
الفخيم النجيل .

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دُعا کرنے والے کو
یہ صورت کو قبر شریف کی طرف منہ کر کے
کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ
سے دُعا مانگے۔

الجواب

جواب

اختلف الفقهاء في ذلك كما ذكره
المؤلف على القاري وحمد الله تعالى
في المسلك والمنقسط فقال ثم
اعلم انه ذكر بعض مشائخنا كابن
الليث ومن تبعه كالكرما في والمسرجي

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا
علی قاری نے مسلك منقسط میں ذکر کیا ہے
فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ
ابو الليث اور ان کے پیرو کرمانی و مسرجی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے

انہ یقف الزائر مستقبل القبلة کثراً
رواہ الحسن عن ابی حنیفۃ رضی
اللہ عنہما ثم نقل عن ابن الہمام
بان ما نقل عن ابی اللیث مردود
بما روی ابو حنیفۃ عن ابن عمر
رضی اللہ عنہ انہ قال من السنة
ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فتستقبل القبر یوجہک ثم
تقول "السلام علیک ایہا النبی و
رحمة اللہ وبرکاتہ" ثم ایۃ بروایۃ
اخری اخرجہا مجد الدین اللغوی
عن ابن المبارک قال سمعت ابی حنیفۃ
یقول قدم ابو ایوب السختیانی وانا
بالمدينة فقلت لا نظرن ما یصنع
فجعل ظہرہ ممایل علی القبلة ووجہہ
ممایل وجہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکی غیر متباک فقام
مقام فقیہ ثم قال العلامة القاری
بعد نقلہ وفيہ تنبیہ علی ان هذا
هو مختار الامام بعد ما کان متردداً
فی مقام المرام ثم اجمع بین الروایتین

کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے
نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول
ہے۔ اس لیے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر
ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو
"آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں
دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین اللغوی نے
ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں
نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابو ایوب سختیانی مکہ میں آئے تو میں نے اس کا
میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں
سرا انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ
کیا اور بلا تصنع روئے قبر بڑے فقیہ کی طرح قیام
کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے
ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
کی پسند کردہ ہے۔ ان پہلے ان کو تردد تھا پھر علامہ

ممکن الخ کلام الشریف فظہر بهذا
انه يجوز كلا الامرین لكن المختار
ان يستقبل وقت الزيارة مبايلي وجه
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ
به عندنا وعليه عملنا وعل عشاءنا و
هكذا الحكم في الدعاء كما روى عن
مالك رحمه الله تعالى لما سأل بعض الخلفاء
وقد صرح به مولانا الكنگوہی فی رسالته
زبدة المناسك واقام مسألة التوسل
فقد مرت في نسخة ۴، ص ۷

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن
ہے الخ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں
صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے
وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا
چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور
اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور
یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے
مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ
درافیت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا کنگوہی اپنے
رسالہ زبدة المناسك میں کر چکے ہیں درتول کا
مسئلہ ابھی صفحہ ۶، ۷ میں گزر چکا ہے۔

السؤال السابع

ساقوال سوال

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل
الخيرات والايراد .

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر
اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

الجواب

جواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم وهو من ارجح

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت محبوب

الطاعات واحب المتدورات سواء كان
بقراءة الدلائل والايراد الصلواتية
المولفة في ذلك او بغيرها ولكن الا
فضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه
وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله
عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق
بشارة من صلى على صلوة صلى الله
عليه عشر او كان شيخنا العلامة الكنگوی
يقول الدلائل وكذلك المشايخ الاخر
من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته
مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة
الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز
وامر اصحابه بان بخبروه وكانوا يرون
الدلائل رواية وكان يحيز اصحابه
بالدلائل مولانا الكنگوی رحمة الله
عليه

اجود ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ
کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلف کی
تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک
وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے
منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے
خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہر وہی جاگا
کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حتیٰ تعالیٰ
اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے
شیخ حضرت مولانا کنگوی قدس سرہ اور دیگر
مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔

اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ
مواجر کی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں
تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل
کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ
دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا کنگوی بھی
اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السؤال الثامن والتاسع العاشر

هل يصح لرجل ان يقلد احد امم الامة
الاربعة في جميع الاصول والفرع ام
تمام اصول وفرع في چاروں اماموں میں سے
کسی ایک امام کا متقلد بنانا درست ہے نہیں؟

لا وعلی تقدیر الصحة هل هو مستحب
ام واجب ومن تقلدون من الائمة
فرعاً و اصولاً
اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا
واجب، اور تم کس امام کے متقلد ہو۔

الجواب

جواب

لا بد للرجل في هذا الزمان ان يقلد
احدا من الائمة الاربعة رضي الله
تعالى عنهم بل يجب فانا جربنا كثيرا
ان مال ترك تقليد الائمة واتباع
راي نفسه و هو بها السقوط في حفرة
الاحقاد و الذنوة اعاذنا الله منها و
لاجل ذلك نحن و مشائخنا مقلدون
في الاصول و الفروع لامام المسلمين
ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه اما اتنا
الله عليه و حشرنا في زمرة و مشائخنا
في ذلك تصانيف عديدة شاعت
و اشتهرت في الافان -

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ
چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی
جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا
ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس ہوا
کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و ذنوقہ کے گڑھے
میں جا کرنا ہے۔ اللہ نیاہ میں رکھے اور ایں ہم
ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و شعور میں
امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔
خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی
زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے
مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور
شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادی عشر

گیارہواں سوال

و هل يجوز عندكم الاشتغال یا شغال
کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفية وبيعهم وهل تقولون بصحة
وصول الفيوض الباطنية عن صدور
الكابر وقبورهم وهل يستفيد اهل
السلوك من روحانية المشايخ الاجل ام لا

الجواب

يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من
تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية
من الشرع ان يبايع شيخا راسخا القدام
في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة
قد قطع عقبات النفس وتزهد في
المنجيات وتبتل عن المهكات كاملا
مكملا ويضع يده في يده ويحبس
نظرة في نظره ويشغل باشتغال
الصوفية من الذكر والفكر والغناء الكلي
فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة
العظمى والغنيمة الكبرى وهي المعبر
عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من
لم يتيسر له ذلك ولم يقدر له ما هكذا
فيكفيه الاتساع بسلكهم الانحراط
في حوزتهم فقد قال رسول الله صلى

جواب

بيعت بونا تمنا سے نزدیک جائز اور اکابر کے
سینہ اور قبر کے یا طنی فیضان پہنچنے کے
تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے
اہل سلوک کو فتنہ پہنچتا ہے یا نہیں۔

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید
کی درستی اور شرع کے مسائل ضروری کی تحصیل
سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت کرے
جو شریعت میں راسخ القدام ہو دنیا سے رغبت
ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر
چکا ہو شوگر ہو نبات دہندہ اعمال کا اور علم
ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو دوسروں
کو بھی کامل بنا سکا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ
دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیہ
کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے
ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا کتاب نعمت
عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان
کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو نعمت میسر نہ
ہو اور یہاں تک پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ
میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب
اولئك قوم لا يشقى جليسهم ثم بحمد
الله تعالى وحسن انعامه نحن مشكفون
قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشتغالهم
وقصدوا الارشاد والتلقين والحمد لله
على ذلك واما الاستفادة من روحانية
المشائخ الاجلة ووصول الفيوض
الباطنية من صدورهم او قبورهم
فيصيح على الطريقة المعروفة في اهلها
وخواصها لا بما هو شائع في العوام

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے
ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے
لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا
اور سجدہ اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی
بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شغل
اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد
لہ علی ذلک اب رہا مشائخ کی روحانیت سے
استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی
فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے
اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے
جو عوام میں رائج ہے۔

بارہواں سوال

السؤال الثاني عشر

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں
کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے
بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف
اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا
مشرک ہے؟

قد كان محمد بن عبد الوهاب
النجدى يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس كلهم الى الشرك ويسب
السلف فكيف ترون ذلك وهل
تجاوزون تكفير السلف والمسلمين
واهل القبلة ام كيف مشركم؟

الجواب

جواب

الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب الدر المختار وخواجہم قوم لہم منعة خرجوا علیہ بتاویل یرون انہ علی باطل کفر او معصیۃ توجب قتالہ بتاویلہم یدستحلون دماءنا و اموالنا ویسبون فسادنا الی ان قال وحکمہم حکم البغاة ثم قال و انما لم نکفرہم لکونہ عن تاویل وان کان باطلا۔ وقال الشامی فی حاشیئہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتقلون مذهب الحنابلة لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا یدلک قتل اہل السنۃ و قتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکہم ثم اقول لیس ہر ولا احد من اتباعہ و شیعئہ من مشائخنا فی سلسلۃ من سلاسل العلم من الفقہ

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خواجه ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو ملامت سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی بھی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے تبصیر کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے کل کر حرمین شریفین پر تغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور حوان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شکست توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب

والحدیث والتفسیر والتصوُّف واما
استحلال دماء المسلمین و اموالهم و
اعراضهم فاما ان یکون بغیر حق او
بحق فان کان بغیر حق فاما ان یکون
من غیر تاویل فکفر و خروج عن
الاسلام و ان کان بتاویل لایسوع
فی الشرع ففسق و اما ان کان بحق
فجائز بل واجب و اما تکفیر السلف
من المسلمین فخاصا ان نکفر احدا
منهم بل هو عندنا رفض و ابتداء
فی الدین و تکفیر اهل القبلة من
المبتدعین فلا نکفرهم بالمدینکوا
حکما ضروریا من ضروریات الدین
فاذا ثبت انکار امر ضروری من الدین
نکفرهم و غلط فیه و هذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ

اس کا تائید کوئی شخص بھی ہمارے کسی مسئلہ مشائخ
میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی مسئلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہو گا یا حق۔
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہو گا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر الٰہی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور
اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو جانتا ہوں ان
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ
فصل پہلے سے نزدیک رفض اور دین میں خلع
ہے ہم تو ان یقینوں کو بھی جو اہل قبلہ میں جب
تمام دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر تیرھواں اور چوہواں سوال

ما قولکم فی امثال قولہ تعالیٰ الرحمن کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

علی العرش استوی هل یجوزون
 اثبات جهة ومكان للباری تعالیٰ
 ام کیف رایکم فیہ ؟
 رحمن عرش پر مستوی ہوا کیا جائز سمجھتے ہو باری
 تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا
 رائے ہے ؟

الجواب

جواب

قولنا فی امثال تلك الايات انا نؤمن
 بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه
 وتعالى متعال ومنزه عن صفات
 المخلوقين وعن سمات النقص و
 الحدود كما هو رای قدمائنا. واما
 ما قال المتأخرون من ائمتنا فی تلك
 الايات یا لونها بتاویلات صحیحہ
 ساغة فی اللغة والشرع بأنه یکن ان
 یكون المراد من الاستواء الاستیاء
 ومن الید القدرة الی غیر ذلك تقریباً
 الی افهام القاصرين فحق ایضاً عندنا
 واما الجهة والمكان فلا یجوز اثباتهما
 له تعالیٰ ونقول انه تعالیٰ منزہ ومتعال
 عنهما وعن جمیع سمات الحدود.
 اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے
 کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت کے بحث
 نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و
 تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص
 حدود کی علامات سے برتر ہے جیسا کہ پہلے
 متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین
 اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و
 شرع کے اعتبار سے جائز و طہین فرمائی ہیں
 تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے
 مراد قلب ہو اور باتح سے مراد قدرت، تو یہ بھی
 پہلے سے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا
 اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے
 اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور
 جملہ علامات حدود سے منزہ و عالی ہے۔

پندرھواں سوال

السؤال الخامس عشر

کیا تمھاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی
کوئی افضل ہے؟

هل ترون احدا افضل من النبي
صلى الله عليه وسلم من الكائنات؟

جواب

الجواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا
و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ
سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے
برابر نہ کر سکتا۔ آپ سزاوار
ہیں حمد و ثناء اور رسل کے اور خاتم ہیں
سائے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ انصوص سے
ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی
دین و ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ
بہتیری تصانیف میں کی چکی ہیں۔

اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا ان
سیدنا و مولانا حبیبنا و شفیعنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل الخلائق كافة و خیرهم
عند الله تعالى لا یساوہ احد بل و
لا یدانیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرب
من الله تعالى و المنزلة الرفیعة عنده
و هو سید الانبیاء و المرسلین و خاتم
الاصفیاء و النبیین كما ثبت بالنصوص
و هو الذی نعتمد و ندین الله تعالى
به و قد صرح به مشائخنا فی غیر ما
تصنیف۔

السؤال السادس عشر

سوالِ ہواں سوال

اتجوزون وجود نبی بعد النبی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام وهو خاتم
 النبیین وقد تواتر معنی قوله علیہ
 السلام لا نبی بعدی وامثاله و
 علیہ انعقد الاجماع وکیف
 رایکم فیمن جوز وقوع ذلك مع
 وجود هذه النصوص وهل
 قال احد منکم او من اکابرکم
 ذلك۔

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہیں نبی کریم علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین
 ہیں اور معنی تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ
 کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس
 پر اجماع امت معتقد ہو چکا ہے اور جو شخص
 باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے
 اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم
 میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے
 ایسا کہا ہے۔

الجواب

جواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان
 سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا
 محمد ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خاتم النبیین لا نبی بعدہ کما قال
 اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ ولكن
 رسول اللہ و خاتم النبیین وثبت
 بأحادیث کثیرة متواترة المعنی و
 باجماع الامة و حاشا ان یقول احد

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ
 ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد
 کوئی نبی نہیں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
 کتاب میں فرمایا ہے۔ لیکن محمد اللہ کے
 رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے
 بکثرت حدیثیں سے جو مستند تواتر حکمت پہنچ
 گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ

مناخلاف ذلك فانه من انكر ذلك فهو عندنا كافر لانه منكر للنص القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيده الاذكياء المدققين المولوى محمد قاسم النانوتوى رحمه الله تعالى اتى بدقة نظره تدقيقا بدعا اكمل خاتميته على وجه الكمال واتمها على وجه التمام فانه رحمه الله تعالى قال فى رسالته المسماة بتحذير الناس ما حاصله ان الخاتمية جنس تحتها نوعان احدهما خاتمية زمانية وهو ان يكون زمان نبوته صلى الله عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم بالزمان والثانى خاتمية ذاتية وهى ان يكون نفس نبوته صلى الله عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها نبوة جميع الانبياء وكما انه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلك هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما بالعرض يختم على ما بالذات وينتهى اليه ولا تتعداه ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتهی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبيین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبيین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلی اللہ علیہ وسلم بالذات ونبوة
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتہم
علیہم السلام بواسطة نبوتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وهو الفرد الاکمل الاحد
الاجل قطب دائرة النبوة والرسالة
واسطة عقدها فهو خاتم النبیین
ذاتاً وزماناً وليس خاتمية صلی اللہ
علیہ وسلم منحصرة فی الخاتمية
الزمانية فانه ليس كبيرة فضل
ولا زيادة مرفعة ان یکون زمانه
صلی اللہ علیہ وسلم متاخراً من زمان
الانبياء قبله بل السيادة الکاملة و
الرفعة البالغة والمجد الباهر و
الفخر الزاهر تبلغ غایتها اذا کان
خاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتاً و
زماناً واما اذا اقتصر علی الخاتمية
الزمانية فلا تبلغ سیادته ورفعته صلی
اللہ علیہ وسلم کمالها ولا یحصل له
الفضل بکلیتہ وجامعیتہ وهذا
تدقیق منه رحمه اللہ تعالیٰ ظہورہ
فی مکاشفات فی اعظام شانہ و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل ویکانہ
اور دائرہ رسالت ونبوت کے مرکز اور عقدہ
نبوت کے واسطے ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی ٹپری فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سروری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کاشف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
کمال کہ پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا
کامکاشفہ نے ہمارے خیال میں علمائے
مستقیمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھومنا۔

احلال برہانہ و تفضیلہ و تبجیلہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہا حَقَّقَہُ الْحَقُّوْنَ
من ساداتنا العلماء کا شیخ الزکبر
التقی السبکی و قطب العالم الشیخ
عبد القدوس الکنکوی رحمہم اللہ
تعالیٰ لم یجم حول سرادات ساحتہ
فیما نظن و نری ذہن کثیر من العلماء
المتقدمین و الذکیاء المتبحرین و
هو عند المبتدعین من اهل الهند
کفر و ضلال و یوسوسون الی اتباعہم
و اولیائہم اَنہ انکار الخاتمیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ فہیہات و ہیہات و
لعمری اَنہ لا فری الفری و اعظم زور
و بہتان بلا امتراء ما حصلہم علی
ذلک الا الحق و الشجاء و الحسد
و البغضاء لاهل اللہ تعالیٰ و خواص
عبادہ و کذلک جرت السنۃ الالہیۃ
فی انبیائہ و اولیائہ۔

اں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک
کفر و ضلال بن گیا۔
یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین
کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہوتے
کا اثنا رہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم
ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پر لے درجہ کا
افتراس ہے اور بڑا بھڑٹ و بہتان ہے۔
جس کا باعث محض کفینہ و عداوت و بعض
سے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے
ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے
انبیاء اور اولیاء میں۔

سترہواں سوال

السؤال السابع عشر

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ
هل تقولون ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم لايفضل علينا الا فضل
الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لا غير
وهل كتب احد منكم هذا المضمون
في كتاب -

الجواب

جواب

ليس احدا منا ولا من اسلافنا
الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن
شخصا من ضعفاء الایمان ايضا
يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن
يقتل ان النبي عليه السلام ليس له
فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر
على الاصغر فنعقد في حقه انه
خارج عن دائرة الایمان وقد
صرحت تصانيف جميع الاكابر
من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا
وصرحوا وحرروا وجوه فضائله
واحساناته عليه السلام علينا معشر
الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن
اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص
من الخلق فضلا عن جملتها وان

صلى الله عليه وسلم کو جس ہم پر ایسی فضیلت
ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر
ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی
کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے -

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی
یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی
ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے
نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم
علیہ السلام کو ہم پر جس اتنی ہی فضیلت ہے
جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے
تر اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۃ
ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گوشہ
اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہمیت کا
خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات
اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس
قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو
کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص
کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

افتري احد بمثل هذه الخرافات
الواہیہ علینا او علی اسلافنا فلا
اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه
اصلا فان كونه عليه السلام افضل
البشر قاطبة واشرف الخلق كافة و
سيادته عليه السلام على المرسلين
جميعا و امامته النبيين من الامور
القطعية التي لا يمكن لاحد من مسلم
ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان
نسب الينا احدا من امثال هذه
الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى
نظهر على كل منصف فهم جهالة
وسوء فهمه مع الحادثة وسوء تدبيره
بحوله تعالى وقوته القوية -

ایسے واهیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے
بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور
اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے
کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات
سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سوار اور
سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے
جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور
باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات
ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری
تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ
ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت بدفہمی
اور الحاد و بددینی ظاہر کریں -

اٹھارھواں سوال

السؤال الثامن عشر

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف
احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ
کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و
حکمتائے الہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم
عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

ہل تقولون ان علم النبی علیہ
السلام مقتصر علی الاحکام الشرعیۃ
فقط ام اعطی علوماً متعلقة بالذات
والصفات والافعال للباری عز اسمہ
والاسرار الخفیۃ والحکم الالہیۃ و

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

غير ذلك مما لم يصل الى سرائد علمه
احد من الخلق كائن من كان

جواب

الجواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے مستحق اس امر کے
ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی
مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو
ذات صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ
حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار غفیہ
وغیرہ سے قعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی
ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب شدہ
اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و
آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل
عظیم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ
کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے
واقعات میں سے ہر جزئی کی اطلاع و حکم ہو کہ
اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریف سے غائب
رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق
سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے
اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی
سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة
بالذات والصفات والتشریعات من
الاحکام العملیة والحکم النظریة و
الحقائق الحقہ والاسرار الخفیة
وغیرها من العلوم ما لم يصل الى
سرائد ذات ساحتہ احد من الخلق
لا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولقد
اعطی علم الاولین والآخرین وكان
فضل الله علیه عظیما ولكن لا يلزم
من ذلك علم كل جزئی جزئی من الامور
الحادثة في كل ان من اوانه الزمان
حتى يضر غیوبة بعضها عن مشاہدته
الشریفہ ومعرفة المنیفة بأعلیہ
علیہ السلام ووسعته فی العلوم وفضله
فی المعارف علی كافة الانام وان اطلع

عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے یہ بُد کو نکالنا ہی ہوتا اس سے شیطان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ بُد نہ کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہرِ با میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

عليها بعض من سواه من الخلائق و
الباد كما لم يضر بأعلمية سليمان عليه
السلام غيبوبة ما اطلع عليه الهدى من
عجائب الحوادث حيث يقول في القرآن قال
إِنِّي أَحَطُّ بِمَا لَمْ تَحُطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ
سَبَأٍ بِنَبَأٍ يَقِينٍ

انیسوا سوال

السؤال التاسع عشر

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید
الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور
مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی
کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو،
اس کا حکم کیا ہے؟

اترون ان ابليس اللعين اعلم من
سيد الكائنات عليه السلام واوسع
علما منه مطلقا وهل كبتتم ذلك في تصنيف
ما تحكمون على من اعتقد ذلك -

جواب

الجواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام
کا علم حکم و امر اور غیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی
منفردات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ
جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے
اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حنفی

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان
النبى عليه السلام اعلم الخلق على
الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها
من ملكوت الافاق ونتيقن ان مقال
ان فلانا اعلم من النبى عليه السلام

فقد كفر وقد افترى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه
غيبوبة بعض الاحداث الجزئية الحقيقية
عن النبي عليه السلام لعدم التقائه اليه
او نوره نقصا ما في اعلميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم
الشرعية الاثقة عنصبة الاعلى كما لا
يورث الاطلاع على اكثر تلك الاحداث
الحقيقية اشد التقات ابليس اليها شرفا
وكما اعلميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق في العلوم والفنون التي
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدد مع سليمان على
نبينا وعليه السلام وقوله اِنِّيْ اُحِطُّ
بِمَا لَمْ يَحْطُ بِهِ وداوود الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔
جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام
زیادہ ہے پھر ہمارے کسی تصنیف میں مسئلہ
کہاں پایا جاسکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہوتا کہ آپ اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریعت علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوتے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں
کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں
بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو جمیع علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم بدھ کا تہا سلیمان علیہ السلام کے تہا پیش
آئے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسیر مشحونة بنظائرهما المتكاثرة
المشتهرة بين الانام وقد اتفق الحكماء
على ان افلاطون وجالينوس واماثلها
من اعلم الاطباء بکيفيات الادوية و
احوالها مع علمهم ان دیدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وكيفياتها
فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالينوس
هذه الاحوال الردية في علميتها ولم
يروض احد من العقلاء والحمقى بان يقول
ان الديهان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشرفية
النبوية عليها الف الف تحية وسلام
جميع علوم الاسافل الارازل والافاضل
الاحبار قائلين انه عليه السلام لما كان
افضل الخلق كافة فلا بد ان يحتوي على
علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكل كلي كلي
انكرنا اثبات هذا الامر بهذا القياس
الفاسدة بغير نص من النصوص المعتدلة
بها الا ترى ان كل مو من افضل واشرف
من ابليس فيلزم على هذا القياس ان يكون

کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کہ تب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو وہ اول کی کیفیت و
حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نجاست کے کثیرے نجاست کی حالتوں اور
اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف
ہونا ان کے علم ہونے کو مفسر نہیں دیکھ کر کئی عقلمند
بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر رضی نہ ہو گا کہ کیرٹوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی نسبت زیادہ واقف ہونا
یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے متدین سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شرحیں ادنیٰ
و اعلیٰ و مثل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جن کی ہوں یا کُلّی یا پ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ خداوند تو فرمائیے کہ ہر شیطان
کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس

کل شخص من احاد الامة حاویا علی علوم
البلیس ویلزم علی ذلک ان یکون سلیمان
علی نبینا وعلیه السلام عالمها بما علمه
الهدا الهد وان یکون افلاطون جالیتوس
معارفین جمیع معارف الدیان واللوازم
باطلة باسرها کما هو المشاهد وهذا
خلاصة ما قلناه فی البراهین القاطعة
لعروق الرغیاء المارقین القاصمة عنا
الدجاجلة المفترین فلم یکن یجتنأ فی الا
عن بعض الجزئیات المستحدثة ومن اجل
ذلك اتینا فیہ بلفظ الاشارة حتی تدل
ان المقصود بالنفی والاثبات ههنا لك
تلك الجزئیات لا غیر لكن المفسدین
یحرفون الكلام ولا یخافون محاسبة
المالك العلم وانا جازمون ان من قال
ان فلانا اعلم من النبی علیہ السلام فهو
كافر كما صرح به غیر واحد من علمائنا
الکرام ومن افتری علینا نبیرا ذکرنا فعلیه
بالبرهان خائفا عن مناقشة المالك
الدیان والله علی انقول وکیل۔

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر مستی بھی شیطان کے
ہستکندوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسٹ ہو
نے جانا، اور افلاطون و جالیتوس واقف ہوں
کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم
باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے
قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا
ہے جس نے کند ذہن بد دنیوں کی رگیں کاٹ
دیں اور دجال و مفسر سی گروہ کی گروہیں ٹڑ دیں
سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات برنی
میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا
تاکہ دلائل کر کے کو نفی و اثبات سے قصور نہ
یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا
کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور
ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں
کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے
چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے جتیرے
نکار کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے
خلافت ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ
شاہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان
کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

السؤال العشرون

بیسواں سوال

اعتقدون ان علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یساوی علم زید و بکر و بہائم ام تبرؤن عن امثال هذا و هل کتب الشیخ اشرف علی التہانوی فی رسالته حفظ الایمان هذا المضمون ام لا و ہم یعمکون علی من اعتقد ذلك.

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپایوں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خلافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں، اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

اقول وهذا ايضا من افتراءات المبتهلين والاذیہم قد حرفوا معنی الکلام وأظهروا بحقد هم خلاف مراد الشیخ مد ظلہ فقالتهم الله انی یوفکون قال الشیخ العلامة التہانوی فی رسالته المسماة بحفظ الایمان وہی رسالة صغیرة اجاب فیہا عن ثلاثة سئل عنها، الاولى منها فی السجدة العظمیة للقبور والثانیة فی الطواف بالقبور والثالثة فی اطلاق لفظ عالم الغیب علی سیدنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال الشیخ نا حاصلا

نیں کتابوں کی یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا خدا انھیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبر کو عظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتأويل لكونه موهبا بالشرك كما منع
من اطلاق قولهم راعنا في القرآن ومن
قولهم عبدی وامتی فی الحدیث اخروجه
مسلم فی صحیحہ فان الغیب المطلق فی
الاطلاقات الشرعیة ما لم یقم علیه
دلیل ولا الی درکہ وسیلة وسبیل فعلى
هذا قال الله تعالى قل لا یعلم من فی
السموات والارض الغیب الا الله ولو
کنت اعلم الغیب وغیر ذلک من الاویات
ولوجوز ذلک بتأویل یلزم ان یجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود
وغیرها من صفات الله تعالى المختصة
بذاته تعالى وتقدس على الخلق بذلک
التأویل وایضا یلزم علیه ان یصح نفی اطلاق
لفظ عالم الغیب عن الله تعالى بالتأویل
الاخر فانه تعالى لیس عالم الغیب بالوسط
والعرض فهل یأذن فی نفیہ عاقل متدین
حاشا وکلا ثم لو صح هذا الاطلاق على ذاته
المقدسة صلی الله علیه وسلم على قول السائل
فستفسر منه ما ذاراد بهذا الغیب

کہ جائز نہیں گرتا ویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
شُرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور سلم کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے
بات یہ ہے کہ اطلاعات شرعیہ میں وہی غیب
مُراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
محمول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دو نہیں جانتے وہ
جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ
نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتری نیکی
جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ مخالف رازق معبود
مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح
ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں۔

هل اراد كل واحد من افراد الغيب او
بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيب
فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله
عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
كان قليلا حاصل لزيد وسمر وبل لكل
صمى ومجنون بل لجميع الحيوانات
البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا
يعلم الاخر ويخفى عليه فلو جوز لسائل
اطلاق عالم الغيب على احد لعلم بعض
الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
يبق من محالات النبوة لانه يترك فيه
سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق و
لن يجيد اليه سيلا انتهى كلام الشيخ
التفانوى فانظروا ميرحکم الله في كلام
الشيخ لن تجدوا ممّا كذب المبتدعون من
اثوفا شا ان يدعى احد من المسلمين
المساواة بين رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
يحکم بطريق الزام على من يدعى جواز
اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر
فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر
مقتوڑا سا ہوا نہ ہو عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
بہر نفس کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
میان رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو نہ کوڑ
بلکہ تمام حیوانات پر جائز سمجھو اور اگر سائل نے اس کو
مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا
کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
سکے گی۔ مولانا مختاری کا کلام ختم ہوا، خدا تم پر
رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بعضوں
کے جھوٹ کا کہیں تپہ بھی نہ پاؤ گے، ہاشاکہ کوئی
مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر
و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام
یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

اللہ علیہ وسلم لعلمہ بعض الغیوب انه
 یلزم علیہ ان یجوز اطلاقہ علی جمیع
 الناس والبهائم فاین هذا عن مساواة
 العلم التي یفترونها علیہ فلنعنة الله علی
 الکاذبین۔ ونقیقن بان معتقد مساواة
 علم النبی علیہ السلام مع زید وکبر و بهائم
 ومجانین کافر قطعاً وحاشا للشیخ دام
 محبة ان یتفوه بهذا وانه لمن عجب
 العجائب۔

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع
 انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھیں کہیں
 یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا بعد عین نے
 مولانا پر افترایا نہ تھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔
 ہمارے نزدیک یقین ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے
 علم کو زید و کبر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر
 سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا
 دام محبة ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی
 ہی عجیب بات ہے۔

السؤال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذکر ولادته صلى الله عليه
 وسلم مستقبح شرعاً من البدعات
 السيئة المحرمة ام غير ذلك۔

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين
 فضله ان نقول نحن ان ذكر ولادته
 الشريفة عليه الصلوة والسلام بل و
 ذكر غبار فعاله وبول حمارة صلى الله

اکیسواں سوال

کیا تم اس کے تالی ہو کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیحہ
 حرام ہے یا اور کچھ؟

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہے کہ
 آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی حیثیت
 کے خیارات آپ کی سواری کے گھر سے کے
 پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقيح من البدعات السيئة
 المحرمة فالأحوال التي لها أدنى تعلق
 برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها
 من أحب المندوبات وأعلى المستقبات
 عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة أو
 ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونزوله
 ونهته كما هو موضح في رسالتنا المسماة
 بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها
 وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى
 كما في فتوى مولانا احمد علي المحدث
 السهارنفوري تلميذ الشاه محمد اسحق
 الدهلوي ثم المهاجر المكي تنقله مترجما
 لتكون غونة عن الجميع سئل هو رحمه
 الله تعالى عن مجلس الميلاد بأي طريق
 يجوز وبأي طريق لا يجوز فاجاب بان
 ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في
 اوقات خالية عن وظائف العبادات
 الواجبات وبكيفية لم تكن مخالفة عن
 طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة
 المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي

کھے وہ حمد حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ذرا سا بھی علاقتہ ہے ان کا ذکر ہمارے
 نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ مستحب
 ہے خواہ ذکر ولادت شریف ہو یا آپ کے بول بروز
 نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
 تذکرہ ہو بیجا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
 میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ
 کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحق
 صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی
 محدث سہارنفوریؒ کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر
 کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا غنہ
 بن جائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ
 مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور
 کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ
 جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
 شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
 جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات
 سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلاثہ کے
 طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
 شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
 سے جو شرک و بدعت کے موجب نہ ہوں ان آداب

مروعة بالشرك والبدعة وبالاداب
 التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
 التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا
 عليه واصحابي وفي مجالس خالية عن
 المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
 بشرط ان يكون مقرونا بصدق النبوة
 والاخلاص واعتقاد كونه داخل في جملة
 الاذكار والحسنة المنووبة غيور مقيد بوقت
 من الاوقات فاذا كان كذلك لا نعلم
 احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه
 غير مشروع او بدعة الى اخر الفتوى فعلم
 من هذا اننا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة
 بل ننكر على الامور المنكرة التي انضمت
 معها كما شفقوها في المجالس المولوية
 التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
 الموضوعية واختلاط الرجال والنساء و
 الاسراف في ايقاد الشموع والتزيينات و
 اعتقاد كونه واجبا بالطعن والسب و
 التكفيع على من لم يحضر معهم مجلسهم و
 غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
 يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
 ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
 کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
 سے خالی ہوں بسبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
 صدق نبوت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
 کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
 محسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں
 جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
 اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیکھا
 اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفہ کے
 منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
 کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
 مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
 واپس اسے موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔
 مردوں غور تول کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
 روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
 ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو سال نہ
 ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
 اور منکرات شرعیہ میں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
 میلاد خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
 ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ

حاشا ان نقول ان ذكر الولادة الشريفة
منكر وبداعة وكيف يقطن بمسلم هذا
القول الشنيع فهذا القول علينا ايضاً
من افتراءات الملاحدة الدجالين
الذين ابين خذلهم الله تعالى ولعنهم
براً وجراً سهلاً وجبلاً

ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا
کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے
پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے محمد و جالوں کا افتراء
ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور ملعون کرے
خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السؤال الثاني والعشرون

هل ذكرتم في رسالته ما ان ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم كجذوا ستمى كم نيا
ام لا؟

بالتيسر وال سوال

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ
حضرت کی ولادت کا ذکر کھیا کے جنم اسٹمی
کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب

هذا ايضا من افتراءات الدجالين
المبتدعين علينا وعلى اكابرنا وقد بينا
سابقا ان ذكره عليه السلام من احسن
المنذريات وافضل المستحبات فكيف
يقطن بمسلم ان يقول معاذ الله ان
ذكر الولادة الشريفة مشابه بفعل
الكفار وانما اخترعوا هذه الفرية عن

جواب

یہ بھی مبتدعین و جالوں کا بہتان ہے جو ہم پر وارد
ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے
ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت محبوب اور افضل ترین
مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا
ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ
فعل کفار کے مشابہ ہے پس اس بہتان کی بندش
مولانا گمت گوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الکنکوی قدس اللہ سرہ
 العزيز التي نقلناها في البراهين على صحفة
 ۱۲۱، وحاشا الشيخ ان يتكلم ومرادة
 بعيد بسراجل عما نسبوا اليه كالسيظهر
 عن ما نذكره وهي تنادي بأعلى نداء ان
 من نسب اليه ما ذكره كذاب مفتر و
 حاصل ما ذكره الشيخ رحمه الله تعالى
 في بحث القيام عند ذكر الولادة الشريفة
 ان من اعتقد قدوم روحه الشريفة من
 عالم الارواح الى عالم الشهادة وتيقن
 بنفس الولادة المتينة في المجلس المولود
 فعامل ما كان واجبا في الساعة الولادة
 الماضية الحقيقية فهو محط متشبه
 بالجوس في اعتقادهم تولد معبودهم
 المعروف (بكنهيا) كل سنة ومعاملتهم
 في ذلك اليوم ما عول به وقت ولادة
 الحقيقية او متشبه بروافض الهند في
 معاملتهم بسيدنا الحسين واتباعه من شهداء
 كربلاء رضي الله عنهم اجمعين حيث يأتون
 بحكاية جميع ما فعل معهم في كربلاء يوم
 قولوا وفلا فينبون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۲۱
 پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واپس
 بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کہ وہ
 دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
 ہمارے بیان سے عتقرب معلوم ہو جائے گا
 اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس
 مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا منفری
 ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت
 قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس کا
 عامل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت
 کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف
 آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے
 وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت
 کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
 شخص غلطی پر یا تو مجربس کی مشابہت کرتا ہے
 اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنہیا کی
 ہر سال ولادت ملتے اور اس دن وہی برتاؤ
 کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کے
 وقت کیا جاتا اور یار و انض اہل ہند کی مشابہت
 کرتا ہے۔ امام حسینؑ اور اُن کے تابعین شہدار
 کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ وہ انض

الکفن والقبور ویدفون فیہا ویظہرون
اعلام الحرب والقتال ویصبغون الثیاب
بالدماء وینوحون علیہا وامثال ذلک من
الخرافات کما لا یخفی علی من شاهد
احوالہم فی ہذہ الدیار ونص عبارتہ
المتعربة هكذا واما توجيه (ای القیام)
بقدم روحہ الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عالم الارواح الی عالم الشهادة
فیقومون فعظما له فهذا ایضا من عقائهم
لان هذا الوجه یقتضی القیام عند
تحقق نفس الولادة الشریفہ ومتی
تكرر الولادة فی ہذہ الايام فہذہ
العادة للولادة الشریفہ مسائلة بفعل
محوس الهند حیث یأتون بعین حکایة
ولادة معبودہم (کہتیا) او مسائلة
للافاض الذین ینقلون شہادة اهل
البيت رضی اللہ عنہم کل سنة (ای فلا
وعلا) فمعاذ اللہ ما فعلہم ہذا حکایة
للولادة المنیفة الحقیقة وہذہ الحركة
بلا شک وشبهة حرية بالالوم والحرمة
والفسق بل فعلہم ہذا یشیر علی

بھی ساری ان باتوں کی نقل آتے ہیں جو قولاً
وفعلاً حاشور کے دن میدان کر بلا میں ان حضرت
کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے کھناتے اور
قبر کھود کر دفناتے ہیں جنگ قتال کے جھڑپے
چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے: — قیام کی یہ وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اس
کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی یہی وہی
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہوجانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا سہندوں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کہتیا کی اہل ولادت کی پوری نقل آتے
ہیں یا راضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
ابی بیت کی قولا وفعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس
معاذ اللہ بدعتوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل بن گیا اور یہ حرکت بیشک شہادت کے قابل

فعل اوليك فانهم يفعلونه في كل عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون هذه المزخرفات الفرضية متى شاءوا وليس لهذا نظير في الشرع بان يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة بل هو محرم شرعاً اه فانظروا يا اولي الاباب ان حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند المعتقدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل الجوس والروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذلك ولكن الظلمين على اهل الحق يفترون و بايات الله يجهلون -

اور حرمت و فسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار فعل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الغز - پس اے صاحبان عقل غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جابلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے واهیات نامہ خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔ حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں، ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے ہیں اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

تیسواں سوال

کیا علامہ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

السؤال الثالث والعشرون

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان المولوى رشيد احمد الكنگوهى بفعلية

کذب الباری تعالیٰ وعدم تضلیل قائل
ذلک ام هذا من الافتراءات علیہ و
علی التقدير الثاني کیف الجواب عما یقولہ
البریلوی أنه یضع عنده تمثال فتوی
الشیخ المرحوم رفوتو کران المشتغل
علی ذلک

الجواب

الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الوجد
الوجیل علامة زمانہ فربید عصرہ و
اوانہ مولانا وشید احمد گنگوہی من
انه کان قائلاً بفعلیة الکذب من الباطن
تعالی شأنہ وعدم تضلیل من تقوہ
بذلک فمکن ذوب علیہ رحمہ اللہ تعالیٰ
وهو من الاکاذیب التي افترها الا
بالسنة الدجالون الذکابون فقاتلہم
اللہ انی یوفون وجاہہ برئ من تلك
الزندقة والاکحاد ویکذبہم فتوی الشیخ
قدس سرہ التي طبعت وشاعت فی
المجلد الاول من فتاواه الموسومة
بافتاوی الرشیدیة علی صفحہ ۱۱۹
منہا وهي عربية مصححة مختومة

جواب

علامہ زمانہ کیسے دوران شیخ اجل مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف متدین
نے جو یہ ضرب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ
حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے
کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ
پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بتانوں
کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی
ہے پس خدا ان کو ہک کرے، کہاں جاتے ہیں۔
جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں
اور ان کی مکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے
جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر
طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی
ہے۔ جس پر تصحیح و مواہیم علماء مکہ مکرمہ
ثبت ہیں۔

بختام علماء مكة المكرمة

و صورتہ سوالہ هكذا :-

بسم الله الرحمن الرحيم
مخددة ونصلى على رسول الكريم

ما قولكم دام فضلكم في ان الله تعالى
هل يتصف بصفة الكذب ام لا و
من يعتقد انه يكذب كيف حكم
افتونا ماجورين -

الجواب

ان الله تعالى منزہ من ان يتصف
بصفة الكذب وليست في كلامه
شائبة الكذب ابدًا كما قال الله تعالى
ومن اصدق من الله قيلا ومن
يستقد ويتفوه بان الله تعالى يكذب
فهو كافر ملعون قطعاً ومخالف
للكتاب والسنة واجماع الامة نعم
اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله
تعالى في القرآن في فرعون وهامان و
ابى لهب انهم جہنميون فهو حكم
قطعی لا يفعل خلافه ابدًا لکنہ تعالى
قد رعى ان يدخل الجنة وليس بجائز

سوال کی صورت یہ ہے :-

بسم الله الرحمن الرحيم
مخددة ونصلى على رسول الكريم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ
صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے
یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا
ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب
کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کلام میں ہرگز
کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے
اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ
رکھے یا زبان سے نکلے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا
ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب سنت و
اجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا
یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا
ہے کہ وہ جہنمی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے
خلاف کہی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں
داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره
 قال الله تعالى ولو شئنا لأتينا كل
 نفس ههنا ما ولكن حق القول من
 لا ملئ جهم من الجنة والناس
 اجمعين فتبين من هذه الآية
 انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين
 ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك
 بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل
 مختار فعال لما يريد۔ هذه عقيدة
 جميع علماء الامة كما قال البيضاوي
 تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الحق
 وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد
 فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب
 كنه الحق رشيد احمد گنگوہی عفی عنہ
 خلاصہ تصحیح علماء مکہ المکرمہ
 زاد الله شرفها الحمد لمن هو به
 حقيق ومنه استمد العون والتوفيق
 نا احاب به العلامة رشيد احمد المذكور
 هو الحق الذي لا محيص منه وحصل
 الله على خاتم النبيين وعلى اله وصحبه
 وسلم امر برقمه خادم الشريعة سراجی

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا
 ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت سے
 دیتے لیکن یہ قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دونوں
 بھروں کا جن دانس دونوں سے۔ پس اس آیت
 سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کے مومن
 بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
 اور یہ سب با اختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
 وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی
 عقیدہ تمام علماء راست کا ہے۔ جیسا کہ
 بیضاوی نے قول اری تعالیٰ ان تغفر لهم
 کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ
 بخشنا وعید کا مقتضی ہے۔ پس اس میں لذاتہ
 امتناع نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
 کتبہ الحق رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
 مکرم مرزا داد اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح
 کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
 مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
 ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
 ہے جس سے مفسر نہیں ہو سکتا۔ وملتى الله على
 خاتم النبيين وعلى آله وصحبه وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
 خادم شریعت امیرید وار لطیف خفی

اللطيف حنفى محمد صالح ابن المرحوم
 صديق كمال الحنفى مفتى مكة المكرمة
 حالا كان الله لها محمد صالح بن المرحوم
 صديق كمال
 رقبه المرتضى من ربه كمال النيل محمد سعيد
 بن محمد بصيل بمكة المحمية غفر الله له و

لوالديه ولشأخه وجميع المسلمين محمد سعيد بن
 محمد بصيل

اميد وار غفوا زواهب العطية محمد عابد
 بن شيخ حسين مرحوم مفتى الكلب

الراجى العفو من واهب العطية
 محمد عابد بن المرحوم الشيخ حسين
 مفتى المالكية ببلد الله المحمية

درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید محمد
 نے جواب دیا ہے، کافی ہے اور اس پر اعتماد
 ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مقرر نہیں لکھا
 حقیر خلت بن ابراہیم عسلی خادم افتاء
 مکہ مشرف نے

مصلیا و مسلما هذا و ما احباب
 العلامة رشيد احمد فيه الكفاية و
 عليه المعمول بل هو الحق الذي لا
 محيص عنه رقبه الحقيق خلت بن
 ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة
 و الجواب عما يقول البريلوي انه

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا
 کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس
 کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان
 باندھنے کو یہ جل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ
 لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جھل اسے آسان
 ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد
 ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ

يضع عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم
 بقوت و كرات الشغل على ما ذكره و انه
 من مختلفاته اختلطها و وضعها عنده
 افتاء على الشيخ قدس سره و مثل هذه
 الاكاذيب والاختلافات هي عليه
 فانه امثاذا الراسا مة فيها و كلام عيال

عليه في زمانه فانه مُحَرَّفٌ مَلْبَسٌ دَجَالٍ
مَكَارٍ وَبِهَا يَصُورُ الْأَمْهَارُ وَلَيْسَ بَادِي
مِنَ الْمَسِيحِ الْقَادِيَانِي فَاِنَّهُ يَدْعِي الرِّسَالَةَ
ظَاهِرًا وَعَلَنًا وَهَذَا يَسْتَقْبِلُ الْمَجْدِيَّةَ
وَيَكْفِرُ عِلْمَاءَ الْأُمَّةِ كَمَا كَفَرُوا هَابِيَّةَ
اتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْأَلَمَةَ خَلَّاهُ
اللَّهُ تَعَالَى كَمَا خَلَّاهُمْ.

تحریت ولبیس ورجل وکر کی اسس کو عادت
ہے۔ اکثر ٹھہریں بنا لیتا ہے، مسیح قادیانی سے
کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا
مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپانے ہوئے ہے
علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح
محمد بن عبد الوہاب کے دیانی چیلے امت کی
تکفیر کیا کرتے تھے۔ خدا اس کو بھی انھیں کی طرح
رٹوا کرے

السؤال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب
في كلام من كلام الرسول عز وجل سبحانه
ام كيف الامر

الجواب

نحن ومشائخنا ورحمهم الله تعالى نؤمن
ونتيقن بان كل كلام صدر عن الباري
عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع
بالصدق مجزوم بمطابقة الواقع ولين
في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب
ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن
اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی
کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا
بات ہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ
جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہو گا وہ
یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے
کبھی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا ادھر
بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے
یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ
وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

شی من کلامه فهو کافر ملحد و زندق لیس کاش تبہ بھی نہیں۔
لہ شائے من الایمان۔

پچیسواں سوال

السؤال الخامس والعشرون

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی
طرف امکان کذب فسرب کیا ہے اور اگر کیا
ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب
پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند
ہے۔ واقعی امر میں تملکو۔

هل نسبتم في تأليفكم الى بعض الاشاعرة
القول بامكان الكذب وعلى تقديرها
فما المراد بذلك وهل عندكم نص على
هذا المذهب من المعتقدين بينوا الامر
لنا على وجهه۔

جواب

الجواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقوں
و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا
کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی، یا
ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت
ہے یا نہیں۔ سورہ توہوں کہتے ہیں کہ ان
باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیر سے خارج
اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدر خدا ہونا ممکن
ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ
اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

الاصل فيه انه وقع النزاع بيننا وبين
المنطقيين من اهل الهند والمبتدعة
منهم في مقدورية خلاف ما وعد به
الباري سبحانه وتعالى او اخبر به او
اراده و امثالها فقالوا ان خلاف هذه
الاشياء خارج عن القدرة القديمة
مستحيل عقلاً لا يمكن ان يكون
مقدور الله تعالى واجب عليه ما يطابق
الوعد والخبر والارادة والعلم و قلنا

ان امثال هذه الأشياء مقدور قطعاً
 لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
 والجماعة من الاشاعة و الماتريدية
 شرعاً وعقلاً عند الماتريدية و شرعاً
 فقط عند الاشاعة فاعترضوا علينا
 بأنه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
 لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
 قطعاً ومستحيل ذاتاً فاجبناهم بأجوبة
 شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم
 استلزام امكان الكذب لمقدوره خلاف
 الوعد والخبار وامثالهما فهو ايضاً
 غير مستحيل بالذات بل هو مثل
 السفة والظلم مقدور ذاتاً مستمع
 عقلاً و شرعاً او شرعاً فقط كما صرح
 به غير واحد من الائمة فلما رأوا
 هذه الاجوبة عثوا في الارض ونسبوا
 اليها تجويز النقص بالنسبة الى جناب
 تبارك وتعالى و اشاعوا هذا الكلام
 بين السفهاء والجهلاء تنفير اللوام
 و ابتغاء الشهوات والشهوة بين الانام
 وبلغوا اسباب السموات والارض فوضعوا

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت
 میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعہ
 و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
 نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
 اور اشاعہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
 پس ہستیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
 تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
 لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں
 اور ذاتاً محال ہے۔ تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے
 ہوئے چند جواب دیے، جن میں یہ بھی تھا کہ اگر
 وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت مانے
 سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
 بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفة اور ظلم کی طرح
 ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
 مستمع ہے جیسا کہ بہت سے علماء اس کی تصریح کر
 چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو
 ٹھک میں فنا و پھیلائے کو ہماری جانب یہ
 غصب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
 نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
 اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنے
 کو سفہاء و جہلاء میں اس لغو بات کی خوب شہرت

مثلاً من عندہم لفعلیۃ الکذب بلا
 مخافة عن الملک العلم ولما اطلع
 اهل الهند علی مکائدہم استنصروا
 بعلماء الحرمین الکرام لعلمہم بانہم
 غافلون عن خباثاتہم وعن حقیقۃ
 اقوال علمائنا وما مثلہم فی ذلک
 الا کمثل المعتزلة مع اهل السنة و
 الجماعة فانہم اخرجوا اثابة العاصی
 وعقاب المطیع عن القدرة القدیمۃ و
 اوجیوا العدل علی ذاته تعالیٰ قسوا
 انفسہم اصحاب العدل والتزیه و
 فسبوا علماء اهل السنة والجماعة الی
 الجور والاعتساف والتشویہ فکما
 ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
 یبالوا بجہالاتہم ولم یجوزوا العجز
 بالنسبة الیہ سبحانہ وتعالیٰ فی الظلم
 المذكور وعسموا القدرة القدیمۃ مع
 ازالة التقائص عن ذاته الکاملۃ
 الشریفۃ و اتمام التزیه والتقدیس
 بخناہ العالی قائلین ان ظنکم المنقصۃ
 فی جواز مقدورۃ العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی
 طرف سے فعلیت کذب کا قوٹ وضع کر لیا اور
 خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
 اہل ہند ان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں
 نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
 کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
 کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ
 میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
 سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو مجائے سزا کے
 ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
 اور ذات باری پر عدل واجب بنا کر اپنا نام صحابہ
 عدل و تنزیہ رکھا، اور علمائے اہل سنت والجماعت
 کی خیر اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء
 اہل سنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
 نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب
 عجز کا فسوس کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
 کو عام کہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
 جناب باری کے کمال تقدس و تنزیہ کو یوں کہہ کر
 ثابت کیا کہ نیکو کار کے لیے عذاب اور بدکار
 کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ
 ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شقیہ

الثواب للعاصي انما هو وخامة الفلسفة
 الشيعة كذلك قلنا لهم ان ظنكم
 النقص بمقدورة خلاف الوعد و
 الاخبار والصدق وامثال ذلك مع
 كونه مستنع الصداور عنه تعالى شرعا
 فقط او عقلا وشرعا انما هو من بلاد
 الفلسفة والمنطق وجهلكم الوخيم فهم
 ضلوا ما فعلوا لاجل التنزيه لكنهم لم
 يقدروا على كمال القدرة وتعميمها و
 اما اسلافنا اهل السنة والجماعة
 فجمعوا بين الامرين من تقسيم القدرة
 وتعميم التنزيه للواجب سبحانه وتعالى
 وهذا الذي ذكرناه في اليراهيم مختصر
 وماكم بعض النصوص عليه من الكتب
 المعتبرة في المذهب (۱) قال في شرح
 المواقف اوجب جميع المعتزلة والنواج
 عقاب صاحب الكيرة اذ مات بلا
 توبة ولم يجوزوا ان يعفوا الله عنه
 بوجهين الاول انه تعالى اوعده بالعقاب
 على الكبائر واخبر به اى بالعقاب
 عليها فلو لم يعاقب على الكيرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو
 جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کے
 خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے
 حالانکہ صرف شرعا و عقلا دونوں طرح وقوع
 منع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت
 کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیں
 نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و
 کمال قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہماری
 سلف اہل سنت والجماعت نے دونوں امر
 ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شائے کی قدرت عام رہی
 اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو
 ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل
 مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات
 میں سن لیجیے :

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام
 معتزلہ اور خوارج نے مرکب کبیرہ کے عذاب
 کو جبکہ بلا توبہ مرجائے واجب کہا ہے اور
 جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
 دو وجہ بیان کی ہیں : اول یہ کہ حق تعالیٰ نے
 کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی
 ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

لزم الخلف في وعيده والكذب في خبره
وانه محال والجواب غايته وقوع
العقاب فاین وجوب العقاب الذی
کلامنا فیہ اذ لا شبهة فی ان عدم
الوجوب مع الوقوع لا يستلزم خلفا و
لا کذبا لا یقال انه يستلزم جوازه
وهو ايضا محال لا نأقول استحالة
ممنوعة کیف وهما من الممكنات التي
تشملمها قدرته تعالى اه

(۲) وفي شرح المقاصد للعلامة المتفاني
رحمه الله تعالى في خاتمة بحث القدرة
المنكروا لشمول قدرته طوائف منهم
النظام واتباعه القائلون بانه لا يقدر
على الجهل والكذب والظلم وسائر
القبائح اذ لو كان خلقها مقدورا له
لجاز صدوره عنه واللازم باطل لا فضا
الى السفه ان كان عالما بيقبح ذلك و
باستغناؤه عنه والى الجهل ان لم يكن
عالما والجواب لا نسلم قبح الشيء بالنسبة
اليه كيف وهو تصرف في ملكه ولو سلم
فالقدرة لا تنافي امتناع صدوره نظرا

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا
ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع
لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گنگوہی کیونکہ
بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلعت
ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلعت
اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال
ہے کہ کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال
کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلعت اور کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کی قدرت باری تعالیٰ شامل ہے
(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ قسارانی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا
ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام
اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل
اور کذب و ظلم و نیز کسی فعلی قبیح پر قادر نہیں کیونکہ
ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل
ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور
صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے
بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سلفہ لازم آئے گا
اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا جواب یہ ہے کہ
حق تعالیٰ کی جانب نسبت کے کسی شے کا قبیح

الی وجود الصارف وعدم الداعی وان
كان مسکناً اذ ملخصه :

(۳) قال فی المسأوة وشرحه المسأوة
للعلامة المحقق کمال بن الهمام الحنفی
وتلميذه ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی
رحمهما الله تعالى ما نصه ثم قال ای
صاحب العمدۃ ولا یوصف الله تعالى
بالقدرة علی الظلم والسفه والکذب
لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ ای
یصح متعلقا لها وعند المعتزلة یقدر
تعالى علی کل ذلک ولا یفعل انتہی
کلام صاحب العمدۃ وكأنه انقلب
علیه ما نقله عن المعتزلة اذ لا شک
ان سلب القدرة عما ذکر هو مذهب
المعتزلة واما ثبوتها ای القدرة علی ما
ما ذکرتم الامتناع عن متعلقها اختیارا
فهو مذهب المشاعرة الیق منہ
بمذهب المعتزلة ولا یخفی ان هذا
الالیق ادخل فی التنزیه ایضا اذ لا
شک فی ان الامتناع عنها ای عن المذكور
من الظلم والسفه والکذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ اپنے حکم میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ
قیح کی نسبت قبیح ہے تو قدرت ہی اقلندہ صدر
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث ضرور
مستقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممکن ہو ۔
(۴) مسأوہ اور اس کی شرح مسأوہ میں علامہ
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدۃ نے کہا حق تعالیٰ کیوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلف کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شال ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کریم گمانیں صاحب العمدۃ کا کلام ختم
ہو گیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

التزیهات عما لا یلیق بجناب قدسہ
 تعالیٰ فَلْيُسَبِّرْ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُولِ اِی
 یختبر العقل فی ان ای الفصلین ابلغ
 فی التزیه عن الفحشاء احوال القدرة
 علیہ ای علی ما ذکر من الامور الثلاثة
 مع الامتناع ای امتناعہ تعالیٰ عنہ
 مختار الذلک الامتناع او الامتناع
 ای امتناعہ عنہ لعدم القدرة علیہ
 فیجب العول بادخل القولین فی التزیه
 وهو القول الیق بمنہب الاشاعرة اه
 (۳) وفی حواشی الکلبنوی علی شرح
 العقائد العنصریۃ للمحقق الدوانی
 رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ وبالجملۃ
 کون الکذب فی الکلام اللفظی قبیحاً
 بمعنی صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة
 ولذا قال الشریف المحقق انه من جملة
 المستکانت وحصول العلم القطعی لعدم
 وقوعہ فی کلامہ تعالیٰ باجماع العلماء
 والانبیاء علیہم السلام لاینافی امکانہ
 فی ذاته کسائر العلوم العادیۃ القطعیۃ
 وهو لا ینافی ما ذکرہ الامام الرازی الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع
 نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ صحیح
 ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول
 مناسب کہ تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی
 بیشک ظلم و ستم و کذب سے یا زربہا باب تنزیہ
 سے ہے۔ ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے
 نمایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں
 صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن
 الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ کیا اس صورت میں کہ
 ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت پائی جائے مگر باعتبار
 و ارادہ مطلق الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس
 طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ
 کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو
 تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور
 وہ یہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان باہذا
 و امتناع بالاختیار۔

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عنصریہ کے حاشیہ
 کلبنوی میں اس طرح مفروض ہے خلاصہ یہ ہے کہ
 کلام لفظی میں کذب کا ابیسن معنی تبیح ہونا کہ نقص و عیب
 ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف
 محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور

(۵) فی تحریر الاصول لصاحب فہج
 القدير الامام ابن الہمام و شرحہ لابن
 امیر الحاج رحمہما اللہ تعالیٰ مانصہ
 و حیثیۃ ای و حین کان مستحیلاً
 علیہ ما أدرك فيه نقص ظہر القطع
 بأستحالة انصافہ ای اللہ تعالیٰ بالکذب
 و نحوہ تعالیٰ عن ذلک و ایضاً لو لم
 یمتنع انصاف فعلہ بالقیح یرتفع
 الايمان عن صدق وعدہ و صدق
 خبر غیرہ ای الوعد منہ تعالیٰ و صدق
 النبوة ای لم یجزم بصدقہ اصلاً و
 عند الاشاعرة کسائر الخلق القطع
 بعدم انصافہ تعالیٰ بثنی من القبائح
 دون الاستحالة العقلیة کسائر العلوم
 التي یقطع فیہا بان الواقع احد
 التقيضين مع عدم استحالة الآخر
 لو قدر انه الواقع کا لقطع بسمکۃ و
 بعد ادای بوجودہما فانہ لا یحیل
 عدمہما عقلاً و حیثیۃ ای و حین کان
 الامر علی هذا لا یلزم ارتفاع الايمان
 لانه لا یلزم من جواز الشئ عقلاً عدم

جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس
 طرح کہ کلام الہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس
 پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے
 ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ
 علوم عامہ قطعاً یا وجہاً امکان کذب بالذات حاصل
 ہو کر تھے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں
 (۵) صاحب فتح القدير امام ابن ہمام کی تحریر
 الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح
 منصوص ہے اور اب معنی جبکہ یہ افعال حق تعالیٰ پر
 محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ
 اللہ تعالیٰ کا کذب غیرہ کے ساتھ تصف ہر یاقیناً
 محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کے ساتھ انصاف
 محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ ہے گا
 اور تہمت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے
 نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ تعیناً مقص
 نہ ہوا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً
 محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک
 نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی
 نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا
 مرجو ہر یاقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود
 ہوں اور اب معنی جب یہ ضرورت ہوتی تو امکان

الجزم بعدمه والخلاف الجاری
 فی الاستحالة والامکان العقلی جار
 فی کل نقیضه اقدرته تعالیٰ علیہا
 مسلوٰبہ ام ہی ای النقیضہ بہا ای
 بقدرتہ مشمولہ والقطع بانہ لا یفعل
 ای والحال القطع بعدم فعل تلك
 النقیضہ الخ ومثل ما ذکرناہ عن
 مذهب الاشاعرة ذکرہ القاضی
 العصفی فی شرح مختصر الاصول و
 اصحاب الحواشی علیہ ومثله فی
 شرح المقاصد وحواشی المواقف
 للجللی وغیرہ وكذلك صرح به العلامة
 القوشجی فی شرح التجرید والقنوی
 وغیرہم اعرضنا عن ذکر نصوصہم
 مخافة الاطناب والسامة والله
 المتولی للرشاد والهدایة -

کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئے گا اس لیے
 کہ عملاً کسی شے کا جزا زمان لینے سے اس کے عدم
 پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالة وقوعی و
 امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل سنت میں) ہر
 نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی
 نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت
 حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے قیدین
 کہ کر رکھنا نہیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے) یعنی اس
 نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا
 مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عصفی
 نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے
 ماثیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور جللی
 کے حواشی مراقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی
 ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قنوی
 وغیرہ نے کی ہے جن کی تفصیل بیان کرنے سے تطویل
 کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ
 ہی ہدایت کا متولی ہے۔

چھبیسواں سوال

السؤال السادس والعشرون

ما قولکم فی القادیانی الذی یدعی المسیحیة کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جسے مسیح دینی ہوئے

والنبوة فان انا ساء ففسبون اليكم
 حبه ومدحه فالمرجو من مكارم
 اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه
 الامور ببيان شافيا ليتضح صدق
 القائلين وكن بهم ولا يبق الرب
 الذي حدث في قلوبنا من تشويشات
 الناس -

الجواب

جواب

جملة قولنا وقول مشائخنا في
 القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية
 انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا
 منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه
 يؤيد الاسلام ويبطل جميع
 الاديان التي سواه بالبراهين و
 الدلائل فحسن الظن به على ما
 هو اللائق للمسلم بالمسلم وتاول
 بعض اقواله وخمله على عمل حسن
 ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية
 وانكر دفع الله تعالى المسيح الى السماء
 وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته

کامدعی ہے کیوں کہ لوگ تمہاری طرف نسبت
 کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی
 تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے
 امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے
 تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو
 شک لوگوں کے محسوس کرنے سے ہمارے دلوں
 میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے

ہم اور ہمارے مشائخ سب کامی نبوت و سمیت
 قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ قرعہ شروع
 میں جب تک اس کی بعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی
 بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور
 تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ
 مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم
 اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض
 ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محل حسن پر حمل
 کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و
 مسیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان
 پر اٹھانے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث
 عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

افتی مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
 بکفرہ وفتویٰ شریحنا ومولانا رشید
 الکنگوا رحمہ اللہ فی کفر القادیانی
 قد طبعت و تساعت یوجد کثیر
 منها فی ایدی الناس لم یبق فیہا
 خفاء الا انہ لما کان مقصود
 المبتدعین تہییج سفہاء الہند و
 جہالہم علیہا و تنغیر علماء الحرمین
 و اہل فتیاءہما و قضائہما و اشرافہما
 من الایمہ علموا ان العرب لا
 یحسنون الہندیۃ بل لا یبلغ
 لدیہم الکتب و الرسائل الہند
 افقروا علیہا ہذہ الاکاذیب فاللہ
 المستعان و علیہ التوکل و بہ
 الاعتصام ہذا الذی ذکرنا فی
 الجواب ہوما نعتقدہ و ندین اللہ
 تعالیٰ بہ فان کان فی وایکم حقا
 و صوابا فاکتبوا علیہ تصحیح حکم
 و زینوہ بختکم و ان کان غلطاً
 و باطلا فدلونا علی ما ہوا الحق
 عندکم فاننا ان شاء اللہ لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
 قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
 مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
 شائع بھی ہو چکا ہے بکثرت لوگوں کے پاس
 موجود ہے کوئی دھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
 مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
 علماء کو ہم پر برا فوجتہ کریں اور حرمین شریفین
 کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی و رؤسا کو
 ہم پر متغیر بنائیں کہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل
 عرب ہندی زبان ابھی طرح نہیں جانتے بلکہ
 ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں
 اس لیے ہم پر بھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی
 سے مدد و کار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور
 اسی کا تمک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے
 عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر
 آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
 تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر سے مزین کر دیجئے
 اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
 نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم اللہ اللہ
 حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
 کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو

عن الحق وان عن لنا في قولكم
شبهة نراجعكم فيها حتى يظهر
الحق ولم يبق فيه حفاء واخر
دعونا ان الحمد لله رب العالمين
وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید
الاولین و الاخرین و علی آلہ
وصحبہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین
قالہ بعمہ و رحمہ بعامہ حکام
طلبة علوم الاسلام کثیر الذنوب
والاثم الاحقر خلیل احمد
وفقه الله التزمه ولنعمه

یوم الاثنين ثامن عشر
من شهر شوال ۱۳۲۵ھ

تمت

تمام شد

۱۸ شوال ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر
ہو جائے اور خفائہ رہے اور ہماری آخری
پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو دیا ہے
جو پائے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ
کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے
سرور محمد پر اور ان کی اولاد و صحابہ
و ازواج و ذریات سب پر۔

ربان سے کہا اور سلام سے لکھا، نا، والطلبہ
کثیر الذنوب والاثم حقیر خلیل احمد نے
خدا ان کو توشہ آخرت کی تو شیعہ مطا
فرمائے



چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصانیف علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز
مکہ شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات
درج کی جاتی ہیں :-

تصدیق ائین قدوة العارفين بذات الشئین حضرت مولانا الحاج المولوی محمد حسن صاحب فاضل
بسم الله الرحمن الرحيم
ہر قسم کی تعریف زیادہ ہے اللہ کو جو غائب حاضر کا
جانتے والا ہے اور دُور و سلام اس ذات پر جس نے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سرور و پیشوا
ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس سالہ کے ملاحظہ
سے مشرف ہوا جس کو مولانا العلامة و پیشوائے
علماء انام مولانا مولوی غلام علی احمد صاحب
نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں
ہر شیبہ فراز پر سوا اللہ ہی کیلئے ہے ان کی
خوبی و اقصیٰ حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے
ہنگامی زائل مندرائی اور یہی رہا والد پیر کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله عالم الغيب والشهادة و
الصلاة والسلام على من قال ان
احسن الظن من العبادة وعلى اله
واصحابه هم سادة الامة وقادة
وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة
التي رصفها المولى العلامة مقدم
علماء الانام مولانا المولوى
خليل احمد لزال فيوضه منبجحة
على السهول والاحكام فلله دره ولا
مثل عشرة قداتي بالحق الصريح
وازال عن اهل الحق الظن القبيح

وہو معتقد ناو معتقد مشائخنا
 جمیعاً لاویب فیہ فاثابہ اللہ تعالیٰ
 جزاء عنائہ فی ابطال وساوس
 الحاسد فی افتراءہ فقط

محمود عفی عنہ المدرس الاول فی
 مدرستہ دیوبند



تحریر یفیت اعلیٰ صفوہ اعلیٰ حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امر ہی سرائے

اللہ درالمجیب اللیب حیث اتی
 بتحقیقات منیغہ وتدقیقات
 بدیعة فی کل مسئلة و باب و
 میز القشر عن اللباب و کشف قناع
 الریب و البطلان عن وجوہ خرائد
 الحق و الصواب کیف لا و المجیب
 الحق المحقق هو مورد انعامه و
 افضاله و مقدم المحققین فی اقرانه
 و امثاله فالحق انه ادامہ اللہ تعالیٰ
 و ابقاہ اصحاب فی ما افادو فی کل
 ما اجاب اجاد لا یاتیہ الباطل من
 بین یدیه و لا من خلفه و هو
 حق صریح لا مرہب فیہ فہذا هو
 خدا کے لیے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ حکم تحقیقات
 عجیب باریکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کی، اور
 پھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے
 گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول
 دیے کیونکہ نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق
 تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین
 زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو
 دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب ہے اور
 جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس
 کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے
 پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں
 شک نہیں پس یہی حق ہے اور حق کے
 بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

الحق وما ذا بعد الحق الا الضلال
 وكل ذلك هو معتقدنا و معتقد
 مشائخنا و ساداتنا اماننا الله
 عليه و حشرنا مع عباده المخلصين
 المتقين و بوانا في جوار المقربين
 من النبيين و الصديقين و الشهداء
 و المهالحين اامين فامين فمن تقول
 علينا او على مشائخنا العظام بعض
 الاقاويل فكلها فرية بلامرية و
 الله يهدينا و اياهم الى صراط مستقيم
 و هو تعالى و تقدس بكل شئ خير
 و عليم و آخر دعوانا ان الحمد لله
 رب العلمين و الصلوة و السلام
 على خير خلقه و صفوة انبيائه
 سيدنا و مولانا محمد و آله و صحبه
 اجمعين و انا العبد الضعيف الخفيف
 خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن
 الحسيني نسا و الامروهي مولدا و
 موطننا و الجشتي الصابري و النقشبندى
 المجددى طريق و مشربا و الحنفى
 الماتريدى مسلکا و مذهباً

ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا
 عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت
 دے اور اپنے مخلص پر ہیزگار بندوں کے
 ساتھ مشور فرمائے اور انہیں یار و صدیقین
 و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمراہ
 میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس
 نے ہم پر یا ہمارے با عظمت مشائخ پر کوئی
 قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افرا ہے
 اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے
 اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر شے سے باخبر اور
 واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب
 تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور
 درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ
 انبیاء سیدنا و مولانا محمد، اور
 ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔
 میں ہوں بندہ ضعیف خادم الطلبة
 احمد حسن حسینى نسا امروہی
 مولدا و مولانا چشتی صابری نقشبندى
 مجددی طریقت و مشربا، حنفی ماتریدى
 مسلکا و مذہباً

طبع الخاتم

تحریر شریف عیسیٰ الفقہاء و اساتذہ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب کرامت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ تفریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ورد و سلام تمام و کمال اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں و کتنا ہے رحیم و مہربان کی رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، دریائے مروج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع امام مقتدائے خلق جامع شریعت طریقت واقف اسرار حقیقت کھڑے ہوئے حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھڑے ہیں شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ الاحمد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد مدرس اڈل مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس اللہ ان کو عہدہ جزائے قیامت کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام الايمان الاكملان على من لا نبى من بعده اما بعد فيقول العبد المفتقر الى رحمة الرحيم المنان عزيز الرحمن عفا الله عنه المفتي والمدرس في المدرسة العالية الواقعة في ديوبند ان ما نفعه العلامة المقدام البحر القمقام المحدث الفقيه المتكلم النبیه الرحلة الامام قدوة الانام جامع الشريعة والطريقة واقف رموز الحقيقة من قام لنصرة الحق المبين وقمع اساس الشرك والاحداث في الدين المؤيد من الله الواحد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد المدرس الاول في مدرسة مظاهر العلوم الواقعة في السهارنپور وحفظها الله من الشرور

فی تحقیق المسائل هو الحق عندی
و معتقدی و مشائخی فجازاه الله
احسن الجزاء یوم القیام و رحم الله
من احسن الظن بالسادات العظام
والله تعالیٰ ولی التوفیق و بالحمد
اولاً و آخراً حقیق و هو حسبی و
نعم الوکیل۔

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ
کتبہ العبد عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبند
۱۲۸۰ھ

کلمات باریک طیب البیت حکیم الامت مولانا الحاج الحافظ شرف علیہ ادامہ اللہ فیہم
نُقِرْ به و نعتقدہ و اکل امر
المفترین الی اللہ و انا اشرف علی
الہقاوی الحنفی الجشتی ختم اللہ
تعالیٰ له بالخیر۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء و سند البراہین مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبدالرحیم صاحب
الذی کتب فی هذه الرسالتحق
صحیح و ثابت فی الکتب بنص صریح
و هو معتقدی و معتقد مشائخی
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
احیاناً اللہ بہا و امانتاً علیہا و

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صریح اور موجود
ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور
یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر
اللہ ہم کو جلا دے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی
عنه الراقوری الخادم لحضرة مولانا
الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ
سره العزیز۔

میں ہوں بندہ ضعیف عبد الرحیم عفی
عنه الراقوری الخادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد
گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسبیح منیرین الحکماء ام الفضل حضرت مولانا الحاج المحکم محمد حسن صاحب مجاہدین

الحمد لله المتوحد في جلال ذاته
السنو عن شوائب التقص وسماته
والصلوة والسلام على سيدنا محمد
نبيه ورسوله وعلى اله وصحبه
اجمعين وبعد فهذا القول الذي
نطق به الشيخ الاجل الامجد و
الفرد الاكمل الواصل مولانا
الحاج الحافظ خليل احمد دام ظله
الطيب على رؤس المسترشدين و
ابقاه الله تعالى لاحياء الشريعة و
الطريقة والدين هو الحق عندنا و
معتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان
الله تعالى عليهم اجمعين الى يوم الدين
وانا العبد الضعیف النخيف محمد
حسن عفا الله عنه الديوبندی۔

سب تعزین اللہ کے لیے جو کیا ہے اپنی ذات
کے جلال میں پاک ہے نقص کے ثنائوں اور علالت
سے اور درود و سلام سیدنا محمد پر جو اس کے
نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد و اصحاب
پر انا بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد
اور فرد اکمل و اوجد مولانا حاجی حافظ
خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدين
نے فرمائی ہے، خدا ان کو مشرعیّت و
طریقّت اور دین کے زندہ کرنے کے
لیے قائم رکھے، حتیٰ ہے ہمارے نزدیک
اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ
رضوان اللہ علیہم اجمعین، الی یوم
الدین کا۔

میں ہوں بندہ ضعیف نخیف محمد حسن
عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر نفیس الکمال صائق الاحوال جناب مولانا الحاج الملوچی قدس سرہ اور حوالہ

یہی ہے حق اور صواب

مدرستہ مراد آباد مدرسہ مراد آباد
مدرستہ مراد آباد مدرسہ مراد آباد

تحریر نفیس صاحب الرائے ایضاً ولفہم الشاقب مولانا الحاج الملوچی صاحب جیب الرحمن

الحمد لله وحده والصلوة والسلام
على من لا نبي بعده وبعد فها
كتبه الشيخ الامام الحبر الهام في
جواب السوالات المذكورة هو
الحق والصواب والمطابق لما افق
به السنة والكتاب وهو الذي
نتدين لله تعالى وبه وهو معتقداً
ومعتقد جميع مشائخنا ورحمهم الله
تعالى فرحم الله من نظر هابعين
الانصاف واذعن للحق وانتقاد
للصدق
وانا الفيد الضعيف
جبيب الرحمن الديوبندی

جبيب الرحمن الديوبندی

تحریر لطیف لقیہ اسلف وہ تحلیف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد صاحب انار لکھنؤ

ماکتبہ العلامة وحید العصر ہو
الحق والصواب

جو کچھ لکھا علامہ کیائے زمانہ نے وہی
حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم
النافقوی ثم الدیوبندی ناظم
المدرسة العالية الدیوبندیة

احمد بن مولانا محمد قاسم
نافقوی ثم الدیوبندی مستم مدرسہ
عالیہ دیوبند۔

تحریر شریفی افریح الاصول جامع العقول والمنقول من الحاج المولوی غلام رسول صاحب خطبہ

الحمد لله الذي قصرت عن وصف
كماله السنة بلغاء الانام وضعفت
عن الوصول الى ساحة جلاله
اجنحة العقول والافهام والصلوة
والسلام على افضل الرسل سيدنا
محمد بن الهادي الى دار السلام
وعلى آله واصحابه البررة الكرام
اما بعد فالقول الذي نطق به في
جواب السوال المذكورة اكمل
كملاء الزمان واعلم علماء الدوران
وقدوة جماعة السالكين وزبدة
عجماع المتقين مولانا الحافظ الحاج

سب تصوفين الله كوني يا بين كراس كمال
كما وصف بيان كرفن من غلوق كفسما رك
زبانين قاصر اور اس كى عظمت كى ميدان
تلك يهون نجن من عقول وانها كى بازو عاجز
بين اور دور ووسلام افضل رسل سيدنا محمد
پير اور ان كى آل واصحاب نيكو كاران
بزرگان پر۔ اما بعد يه تقرير جو سالات مذكورة
كى جواب ميں كا ملين زمانه ميں اكمل اور
علماء وقت ميں اعلم اور گروه سالكين
كى مقتدا، اور جماعتها تى متقين كى
خلاصه مولانا حافظ حاجى خليل احمد صاحب
نے فرمائي ہے۔ قول حق اور كلام صادق

خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق
و کلام صادق و هو معتقدنا و معتقد
جميع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ
اجمعین - وانا العبد الضعیف
غلام رسول عفا اللہ عنہ القوی
المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیہ

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے
تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔
میں ہوں بسندہ ضعیف
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ
دیوبند

تحریر فیضی فاضل عصر کامل و جناب مولانا المولوی محمد شہول صاحب لازال مجیدہ

حامدا و مصلیا و مسلما و بعد فہذا
الاجوبۃ التي حررها رافع رايۃ العلم
والهدایۃ خافض رايات الجهل و
الضلالۃ سید ارباب الطریقۃ سند
اصحاب الحقیقۃ زبدۃ الفقہاء و
المفسرین قدوة المتکلمین و المحدثین
الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج
مولانا خلیل احمد لازالت فیضانہ
علی المسلمین و المسترشدین الی ابد
حقیقی بان یعتمد علیہا کلہا و یدین
بہا جلہا و هو معتقدنا و معتقد مشائخنا
و انا عبد الاوذل محمد بن افضل المدعو
بالسہول عفی عنہ مدرس المدرسة العالیة الدیوبندیہ

حمد و صلوة و سلام کے بعد یہ جوابات جن کو علم و
ہدایت کے چھٹوں کو اونچا کرنے والے اور جبل و گلابی
کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے
سر دار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ
فقہاء و مفسرین، مقتدائے متکلمین و محدثین شیخ
اجل اور واحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب
نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں
اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی
اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور
ان سے کون مذہب قرار دیا جائے، اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں
ہوں بندہ ارذل محمد بن فضل یعنی سہول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر لطیف عالم تحریر فیاض فی نظیر حبیب مولانا المولوی عبدالصمد صاحب طب اللہ تراہ

الحمد لله الذي علم ادم الاسماء
كلها واعطى صواع النعوت الصفا
كلها واناض علينا النعم الشوامخ
قبل الاستحقاق وهذا انا الصراط
السوي مع تفرق السبل والشقاق
ونصلي ونسلم على محمد عبده و
رسوله الذي ارسل والحق خاتمة
انوانه خاتمة اركانه والباطل عالمة
نيرانه غالية اشمانه داعيا الى الله
من كان كفرا واما بالمعروف ونهي
عن غيره وزجر - وعلى اله البررة
الكرام واصحاب الكلمة العظام -
الشافعين الشفعين في المحشر اما
بعد فالاجوبة التي حورها سبيع
رياض الطريقة وبركة هذه الخليفة
معي معالم الطريق بعد دروسها و
مجدد مراسم المعارف غب افول
اقمارها وشمسها الذي تفجرت
ينابيع الحكم على لسانه - وفاضت

سب تعريفين الله کے لیے میں جس نے آدم کو تمام
نام سکھائے اور عطا فرمائے ہم کو عالی نعمتیں استحقاق
سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف متفرق
راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں -
اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے
وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار نشست
اور ارکان مستحکم ہو چکے تھے اور باطل کے
شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی - آپ نے
بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو
اور پہلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا
برے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار
و معبود اور صحابہ کرامین با عظمت پر، جو محشر میں
سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوں گی (اما بعد)
جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو
باغنائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان
کے مٹ جانے کے بعد اور معرفت کے مراسم کی
تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب
غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں محنتوں کے

عیون السعارف من خلل جنابہ
 و انبت اشعة انوارہ فی القلوب
 و بعثت سرا یا اسرارہ الی کل طالب
 و مطلوب و سطعت شمس معرفہ
 و زکت اعراس عوارفہ۔ لا زال الزہد
 شعارہ۔ والورع وقارہ۔ والذکر انیسہ
 والفکر جلیسہ مولانا العلام و استاذنا
 الفہام الشیخ الازہد والہام الامجد
 الحافظ الحاج خلیل احمد صدر
 المدرسین فی مدرسۂ مظاہر العلم
 الواقعۃ فی السہارنپور حریریہ بان
 یعتقد ما اهل الحق والیقین و حقہ
 بان سلمہا العلماء الراسخون فی
 الدین المتین و ہذہ عقائدنا و
 عقائد مشائخنا و نحن نرجو من اللہ
 ان یحییانا و یمیتنا علیہا و یدخلنا
 فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام و
 مو نعم السولی و نعم المعین و آخر
 دعوتنا ان الحمد للہ رب العلمین
 و الصلوٰۃ و السلام علی خیر خلقہ
 و غفر رسلہ و آلہ و صحبہم اجمعین

چشتے ان کے وسط قلب سے اور پھیل رہی
 ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
 پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
 طالب و مطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
 کی معرفتوں کے آفتاب اور آگے چلے ہیں ان
 کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زہد ان کا طریقہ
 اور تقویٰ ان کا لباس اور یا حق ان کی مرئس اور
 فکر حق ان کا ہم نشین مولانا العلام اور ہمارے استاد
 فہم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی
 یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
 مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
 اس لائق ہیں) کہ اہل حق ان کو عقیدہ بنا دیں اور
 مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
 کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
 عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں
 جلاوسے اور ہمارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت
 میں ہمارے بزرگ استاد کے ساتھ اور یہی بہتر
 کار ساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دعا
 ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو
 اور درود و سلام بہترین مخلوق و خیر بنمیان پر
 اور ان کی ساری اولاد و اصحاب پر۔

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا
عنه الاحد البجنوری المدرس في
المدرسة العالية الديوبندية اقامها
الله وادامها الى يوم القيمة

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا
عنه الاحد البجنوری المدرس في
المدرسة العالية الديوبندية اقامها
الله وادامها الى يوم القيمة

تحریر فی ثلث اشربة لیثا ربنا بطریقہ الغریب حضرت الحاج محمد عظیم صاحب انوار
لله در المحیب المحقق المصیب
صدق بما فيه بلا شك مریب -
الاحقر محمد اسحق النهطوری ثم
الداهلوی -

تحریر فی ثلث اشربة لیثا ربنا بطریقہ الغریب حضرت الحاج محمد عظیم صاحب انوار
لله در المحیب المحقق المصیب
صدق بما فيه بلا شك مریب -
الاحقر محمد اسحق النهطوری ثم
الداهلوی -

تحریر طیف ربیع یاض السلام مقتدا انام جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب فیضہم
اصاب من اجاب
محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس
مدرسہ عالیہ میرٹھ -

تحریر طیف ربیع یاض السلام مقتدا انام جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب فیضہم
اصاب من اجاب
محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس
مدرسہ عالیہ میرٹھ -

رأيت الاجوبة كلها فوجدتها
حقه صريحة لا يحوم حول سراقاتها
شك ولا ريب - وهو معتقدی
ومعتقد مشائخي رحمهم الله تعالى

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو الیہ حق
صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک و ریب نہیں
گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے
مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

وانا العبد الضعیف الراعی رحمة مولا
المدعو بکنايت الله الشاھما نفوری
الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة
الدہلویة۔

میں ہوں بندہ ضعیف امیدوار رحمت
خداوندی محمد کفایت اللہ شاہما نفوری حنفی
مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر نفیس جامع العلوم نقلیہ ولفنون العقلیہ جناب مولانا المومنی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العظیم
اصاب من اجاب
العبد ضیاء الحق عفی عنہ المدرس فی
المدرسة الامینیة الدہلویة۔
بموجب نے درست بیان کیا
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر نفیس جامع العلوم نقلیہ ولفنون العقلیہ جناب مولانا المومنی محمد قاسم صاحب زید فضلہ العظیم
اجواب صحیح
العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس
فی المدرسة الامینیة الدہلویة۔
جواب صحیح ہے
بندہ محمد قاسم عفی عنہ
مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر نفیس ذو الفضل الفضائل عذرا لاقوان الا لائل جناب مولانا المومنی ضیاء الحق صاحب کثر الفضائل
الحمد لله الذی هدانا للاسلام ما کنا
لنہتدی لولا ان هدانا الله، و
الصلوة والسلام علی خیر البریة
سید محمد وآلہ الی یوم نلقاه و
بعد فانی تشرفت بمطالعة المقالة
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم
کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پاسکتے
اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام
بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت
تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے

الشریفة التي غفها الامام اليهمام
 الابلج الاكمل الاوحد سيدنا و
 مولانا الحافظ الحاج المولوي خليل
 احمد ادامہ اللہ لا ساس الشك في
 الاسلام قاطعا وقامعا ولا يفتي
 البديع في الدين هادما وقالعا في
 اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب
 والحق عندى بلا ارتياب هذا هو
 معتقدى ومعتقد مشائخى تقربه
 لسانا ونعتقد اجنانا فلله در الحبيب
 الارب البحر المقام والجر الضمام
 ثم لله دره قد اصاب فيما اجاب
 واجاد فيما افاد متعنا الله بطول
 حياته وبقائه وجزاه الله عنى و
 عن سائر اهل الحق خير اجزاء عانته
 فى ابطال وساوس المفتوى فى افتراءه
 وانا العبد الضعيف محمد بن المدعو
 بعاشق الهى الميرضى عفا الله عنه

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار معظم کامل مکتا
 ہمارے سردار اور مولیٰ حافظ حاجی مولوی
 خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ
 تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا
 قلع اور قلع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی
 بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا
 رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور
 صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں
 یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ
 ہے ہم زبان اس کے مقرر اور بدل اس کے
 معتقد ہیں پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب
 عاقل درائے راج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے
 ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب یا اور
 عمدہ نفع پہنچا یا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے
 طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جنات
 میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزا اہل باطل
 کے ہتھان بندی کے و سوسوں کے باطل کرنے کی
 محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندہ ضعیف
 محمد عاشق الہی عینی عند میرٹھی

تحریر لطیف و فاضل و علم الاخر و علم الاول ابوالرشاد الزہری مولوی شیخ احمد رضا دام فیضہ
 ان فی ذلک لذکرى لمن کان له

قَلْبًا أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ
جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کہ کان لگائے
و انا الراجی الی اللہ العزیز محمد بن
میں ہوں امیدوار سوائے خدا کے واحد
المدرسة عوبسراج احمد المدرس فی
مکہ سراج احمد مدرس مدرسہ مصریہ
المدرسة مسرہ ہندہ
ضلع میرٹھ۔

تحریر شریفین کلم لاق غنزل من الخلاق جناب مولیٰ علی محمد حق ضامنصر اللہ مکتبہ
ما کتبہ العلامة فهو حق صحیح بلا
جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
ارتباب العبد الضعیف
حق صحیح ہے
محمد اسحق میرٹھی المدرس فی
بندہ ضعیف محمد اسحق میرٹھی مدرس
المدرسة الاسلامیة الواقعة فی
مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بلدہ میرٹھ۔

تحریر طبیب الأمراض الروانیة و علاج الاشیاء الباطنیة جناب مولیٰ علی محمد مصطفیٰ صاحب اللہ وجودہ
إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَا هُوَ بِالْفُزْلِ
بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
العبد محمد مصطفیٰ البجنوری الطیب
بندہ محمد مصطفیٰ البجنوری طیب وارو
الوارد فی میرٹھ۔
حال میرٹھ۔

تحریر طبیب عین الانسان الکامل و نسا عیون الاصل جناب مولیٰ علی محمد احمد صاحب اللہ بقائہ
العبد محمد مسعود احمد بن
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
مولانا رشید احمد گنگوہی مدرس مدرسہ مولانویہ

تحریر شریفہ برہنہ فیضانِ مطرِ نظر الساقی و الافاضل جناب مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي تقدست ذاته
المعدية عن أن يماثل أحد في
صفاته المختصة وأن كان من
الأنبياء وترفعت قدرته من
تطرف العقول والأراء والصلوة
والسلام على أفضل من يتوصل
به في الدعاء من المرسلين و
الصديقين والشهداء والصلحاء
وأكمل من يدعى من الأحياء بعد
الوصال واللقاء وعلى آله وأصحابه
الذين هم أشداء على الكفار و
على المؤمنين من الرضاء أما بعد
فرايت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع وكلاما صادقا
يقبله القانع والمانع لا ريب فيه
هدى للمتقين الذين يؤمنون على
الحق ويعرضون عن أباطيل الفالين
المضلين كيف لا وقد غمقها من هو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہم مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور رائے
کے دخل سے دور و وسلام ان میں بہترین وقت
پر جن کو دعائیں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور
کامل جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راستہ جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پر ہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی دہلیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انہوں نے جو عقلی و عقلی علوم کی اطراف

محدد جهات العلوم النقلية و
العقلية - ذروة سنام الصناعات
العالوية والسفلية - منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصرف المتدينين
من الفرق الاثني عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال شمس
ذلك الولاية - بدر مساء الهداية
الذي اصبح رياض العلم والهداية
بسحاب فيضه زاهرة - و امست
حياض الجهل والغواية بصوعق
نقمة غائرة حامل لواء السنة
السنية - قاصع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة والدين قاسم الفيوضات
للمستفيضين - محمود الزمان -
اشرف من جميع الاقران - مقتدى
المسلمين - عجب العالمين حضرتنا
ومرشدنا ووسيلتنا ومطالعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
لا زالت شمس فيوضاته بازغة
للمقتبس من انواره - و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی مدد بنی کرنے والے اور فنون عالی و سافل
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں ربح کمال کے منطقہ
اور روافض وغیرہ متدین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بنزلہ گرز
نکات لایت کے آفتاب آسمان ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھاٹوں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے - روشن سنت کے علمبردار
بعثت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
طلعت دین کے رشید طالبین کے لیے
فیوضات کے قاسم محمود زمانہ و جملہ
اہل عصر میں اشرف مسلمانوں کے مقتدا
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں - اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں - آمین
یا رب العالمین

خطواته وأثاره، آمين يا رب العالمين
وانا عبدة الحقير محمد المدعو بـ يحيى
السهرامى المدرس فى مدرسة عظام
علوم سهارفقور

ہیں ہوں بندہ ضعیف حقہ محمد بنی موسیٰ
مدرسہ مدرسہ مظاہر علوم
صہارنپور

تحریر فیف ثلث العلوم العربیہ و ما فیہ الفنون و بیہ خزانہ موسیٰ کفایت صبا و علمہ

الحمد لله الذي لا حياة الا في رضاه
ولا نعيم الا في قربيه والاصلاح للقلب
والافلاح الا في الاخلاص له وتوحيه
حبه والصلوة والسلام على سيدنا
ومولانا محمد عبده ورسوله الذي
اوسله على حين فترة من الرسل فهتد
به الى اقوم الطرق ووضح السبل و
على اله وصحبه العظام الذين هم قادة
الابرار وقادة الكرام. وبعد فهذه
نميقة أنيقة. ووجيزة وثيقة الفها
عمدة العلماء جهميد الفضلاء الجامع
بين الشريعة والطريقة. الواقف بأسرار
المعرفة والحقيقة الذي درس من
المعارف والعلوم ما أندرس واحيى
مرايم الملة الحنيفية الرشيدة البيضاء.

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی
رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور
قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور کثائے
محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام
سیدنا مولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول
ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر
بس ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر اور
واضح طریق دکھلایا۔ اور ان کی اولاد با عظمت رہی
پر جو سرداران انکیو کاران و مقتدان ہر گان ہیں
تحریر کافیرہ اور غصہ و شیعہ جس کو الیف کیا عمدہ
العلماء سرمدار و فضلا و جامع شریعت و طریقت
واقفہ رموز معرفت و حقیقت کے کہ تعلیم ہی
معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ نحو سو گئے
تھے اور جہاں پچھتی ملت حنیفہ رشیدیہ کے
مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے بناواں

بعد ما سجدت ان تنظمس۔ کہف
 الکملہ خاتم الاولیاء الحدیث المسکون
 الفقیہ النبیہ سیدی و مولائی الحافظ
 الحاج المولیٰ خلیل احمد اوزالت
 شمس افاضتہ بأزعة و بدور افادہ
 طالعہ فلاحہ درہ ثم للہ درہ حیث
 نطق بالصواب فی کل ماب و ذلک
 فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ
 ذو الفضل العظم و ہو ہدی من
 یشاء الی صراط مستقیم و لا حول و
 لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم العبد
 الزلزلہ محمد بن المدعو بکفایت اللہ
 جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ
 الذلک وہی مسکن مدرس مدرسة
 مظاہر العلوم الواقعة فی سہارنפור۔

کمال، عمر اولیاء، محدث مسکون فقیہ عاقل
 سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
 صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
 چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
 رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
 اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
 کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے
 دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی
 ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ سید سے
 راستہ کی، اور نہ پھرنا سے نہ طاقت مگر اللہ
 بہتر با عظمت کے ہاتھ۔

بندہ اداہ محمد کفایت اللہ اللہ اس کی
 آخرت دنیا سے بہتر بنائے
 گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
 مظاہر علوم سہارنپور۔

ہذہ

خلاصہ تصدیقات السّادة العلماء بمکة المکرمہ

زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً وفضلاً

یہ مکملہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب کے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید باصیل کی تصدیق نفع و تحریز ہے

بدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

صورتہ ما کتبہ حضرت الشیخ الاجل والفاضل الاجل امام العلماء
ومقدم الفضلاء رئیس الشیوخ الکرام وسند الاصفیاء العظام
عین اعیان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرت مولانا
الشیخ محمد سعید باصیل الشافعی شیخ العلماء بمکة المکرمہ
والامام والخطیب بالمسجد الحرام لا زال محفوظاً بنعم الملک العلم

تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تاسعہ پیشائے علماء و مقتدائے فضلاء شیخ کرام

کے سردار اور با عظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت جناب

حضرت مولانا شیخ محمد سعید باصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام خطیب مسجد حرام

ہمیشہ شاہنشاہ عظام کی نعمتوں سے گھرے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے

زبردست و نہایت سجدہ دار عالم کے یہ جوابات

جو سوالات مذکورہ کے متعلق انھوں نے لکھے

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة

للعلامة الفهامة المسطورة على الأسئلة

المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في

غاية الصواب شكر الله تعالى المحيى
اخي وعزيزي الاوحد الشيخ خليل
احمد ادام الله سعده واجلاله في
الدارين وكسره رؤوس الضالين
والحاسدين الى يوم الدين بجاہ
المسولين۔

امين رقيه بقلبه المرتجي من ربه
كمال النيل محمد سعيد بن محمد باھيل
مفتي الشافعية ورئيس العلماء بمكة
المكرمة غفر الله له ولعقبه وجميع
المسلمين

طبع الخاتم

مهر

ہیں غور کے ساتھ دیکھے ہیں ان کو نہایت
درجہ درست پایا اسحق تعالیٰ جواب لکھنے والے
میرے بھائی اور عزیز یکیت شیخ خلیل احمد
کی تحریک پر شکور فرمائے اور ان کی صلاح و جہالت
کو دارین میں ائمہ رکے اور ان کے ذریعے سے گمراہی
اور ہاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ مسعد
الاسلمین ٹوٹتا رہے آمین! لکھا ہے اپنے قلم سے
امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد باھیل مفتی
شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو اور
ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

مہورۃ ما کتبہ حضرت الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع
العلوم ومخزن الفہوم محی السنۃ الغراء ماحی البدعۃ الظلماء
مولانا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار
لطفہ الجلی والحنفی۔

تقریبا مسطورہ مقدمہ صاحب جلالت وفاضل با عظمت شیخ علوم و خزانہ فہوم
روشن نفی کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے مولانا شیخ
احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں مدافع ہیں ریان
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله عالم الغيب والشهادة
سب تعریف اللہ کو زیاد ہے جو چچے در کھلا

الکبير المتعال والصلاة والسلام
 علی سیدنا ونبینا وحیبنا و مرشدنا
 وهادینا و مولانا واولنا محمد و
 صحبه و الال۔ و بعد فقد تتبعت
 هذه الاحیوة النبیة الشرعیة و
 المسائل اللطیفة المرعیة للعالم
 المفضل انسان عین الافاضل عین
 الانسان الكامل صفوة الاماثل بقیة
 العوائل قاعع الشریک ماحی البدع
 مبیل اهل الزیغ والضلال سیف
 الله علی رقاب الماردة المبتدعة
 الضلال الحدیث الوحید والفقیه
 الفزید سیدای و مولائی و ملاذی حضرت
 الحافظ الحاج الشیخ خلیل احمد لا
 زال ولم یزل مؤیدا من مولانا ذی
 الجلال قللت در من فاضل ادیب و
 عارف اریب و متکلم لیب حیث
 تصدی لحرمان الشریف و فایة
 الدین الحنیف و میانة المذهب
 المنیع فاعلی منار الحق و رفع معالم
 الهدی و قوی بنیانه و تسید ارکانه و

جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود و سلام
 ہمارے سرور نبی اور محبوب و مرشد اور
 ہادی و مولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
 صحابہ و اولاد پر میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ
 کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
 شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
 فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی تلی اور صاحب
 کمال انسان کی آنکھ بمصروف میں منتخب و سلیق
 کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیرنے والے بدعتوں کے
 مٹانے والے کچی و گراہی والوں کو تباہ کرنے والے
 اور بدوین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر انشکی
 توار بنے ہوئے ہیں۔ محدث، بگناہ اور فہمہ کیا
 یعنی سیدی و سوائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی
 شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
 ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
 ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور
 صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام و انانہ کی
 شریع شریعت کی حمایت اور دین مبین کی
 حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے طیار
 ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا ہدایت کے
 نشان بلند کیے اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

رَضِعْ بَرَّهَانَهُ فَمَا احْسَنَ بَيَانَهُ وَمَا
 اَطْلَقَ لِسَانَهُ وَمَا افْضَحَ بَقِيَانَهُ فَلَعمَر
 لَقَدْ كَشَفَ الْغَطَاءَ وَاَزَالَ الْعَمَاءَ وَاَحْجَمَ
 الْعِدَاءَ وَالْبِشْمَ ثَوْبَ الْهَوَانِ وَالرَّدَى وَاَنَارَ
 لِلْمُسْتَرَشِدِينَ سَبِيلَ الْهُدَى مِيزَ الْحَبِثِ مِنَ الطَّيِّبِ وَ
 بَيْنَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ وَوَافَقَ السَّنَةَ
 وَالْكِتَابَ وَاظْهَرَ الْعَجَبَ الْعَجَابِ اَنْ
 فِي ذَلِكَ لَذِكْرٌ لِّاُولَى الْاَلْبَابِ اِزَالِ
 رَبِّ الْمَرْتَابِينَ وَفَضَحَ تَلْبِيسَ الْمَلْبَسِينَ
 وَفَرَّقَ جَمْعَ الْمَحْرَفِينَ وَشَتَّتْ شَمْلَ
 الْمُغْضِبِينَ وَبَدَّدَ حَرْبَ الْمُتَلَحِّدِينَ وَ
 فَتَتِ اَكْبَادَ الْمُتَبَدِّعِينَ وَكَسَّرَتْ جُنْدَ
 الضَّالِّينَ وَهَزَمَتْ اَفْوَاجَ الْمُضْلِينَ وَاَهْلَكَ
 اَعْدَاءَ الدِّينِ وَخَذَلَ الْمُغَيَّرِينَ الْمُبْلِينَ
 وَاخْزَى اِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَابْطَلَ
 عَمَلَ الْمُشْرِكِينَ فَقَطَعَ دَائِرَ الْقَوْمِ الَّذِي
 ظَلَمُوا وَاَحْمَدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَكَيْفَ لَا اِلَّا اَنْ حَزَبَ اللَّهُ هُمُ الْقَابِلُونَ
 فَلِلَّهِ دَرَّةٌ ثُمَّ لِلَّهِ دَرَّةٌ اُجَابَ فَاَبَادَ
 وَاَمَّا بجزاه الله عن الاسلام و

محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کہنا سلیس
 بیان اور کتنی صاف زبان اور کسی فصیح تقریر میں
 کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھا پن دور کر دیا
 دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
 ہلاکت کے کپڑے پہنا دیے اور طالبانِ ہدایت
 کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے۔ گنہگار
 پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا،
 اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور عجیب
 مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں اہل عقل
 کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک
 زائل کر دیا اور غلط طوطا کرنے والوں کی گڑبگڑوں
 دی بخریت کرنے والوں کا گردہ منتشر بنا دیا اور فتنہ
 پر وازوں کا اجتماع متفرق اور مصلحتوں کی جماعتوں کو
 تباہ کر دیا۔ بدعتوں کے کلیجے بھاڑ دیے اور اگر اسوں
 کے لشکروں کو توڑ دیا اور اگر گمراہ کرنے والوں کی سپاہ
 کو بھگا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور غیر و تبدیل
 کرنے والوں کو خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو
 ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کر دیے پس
 ستاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ اللہ رب العالمین کا شکر
 ہے ہمارے لیے نہ ہوا اللہ کا گردہ ہمیشہ غالب ہی
 رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

المسلمین افضل الجزاء امین بجاہ
 سید المرسلین والحمد لله اولاً و آخراً
 وباطناً وظاهراً و صلی اللہ علی قرۃ
 اعیننا سیدنا محمد خاتم جمیع الانبیاء
 وآلہ وصحبہ ومن تبعہم و اہندی
 بہدیرہم و سلك سبیلہم و اتبع
 طریقہم و سار علی منہجہم الی
 یوم الدین امین امین امین
 امین لا یرضی بواحدۃ حتی اصف
 الیہ الف امینا۔

قال بقمہ و کتبہ بقلمہ الفقیر الی
 ربہ التواب راجی رحمۃ اللہ الوہاب
 عیدہ و عابدہ احمد رشید خان
 نواب المکی عفی اللہ عنہ وعن والدہ
 و تجا و عن سیاتہم بجاہ المتبی
 الی و اب شافع المذنبین یوم الحساب
 حرۃ یوم الخمیس التاسع عشر من
 شہر ذی الحجۃ الحرام الذی ہو من
 شہور السنۃ ۱۳۲۸ الثامنۃ والعشرون
 بعد الثمانۃ والالف من ہجرۃ من

لہ العز و الشرف علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام و انتم الختیمہ امین !

کہ جو جواب دیا درست و صحیح دیا۔ اللہ ان کو سلام
 اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
 آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
 قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
 روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ
 ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام نبیوں
 کی ٹھنڈکیں اور ان کی اولاد و صحابہ پر اور ان پر
 جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
 اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
 اور ان کے راستے کو سبک نہ دیں۔ آمین آمین
 آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوگا
 یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
 قلوب پروردگار کے محتاج اور بخشش ماننے خدا کی
 رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خان نواب
 مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
 سے درگزر کرے اور معاف فرماوے بجاہ
 شفیع گناہ گاراں ہر یوم قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ جنوری

طبع الخاتم

صورۃ ما کتبہ حضرة امام الاتقياء السالکين و مقدم
 النصارى العارفين جنيد زمانه و اوانه شبلى دهره و زمانه
 محمد و ما لام منبع الفيوض للخواص و العوام جناب الشيخ
 محب الدين المهاجر المكي الحنفى لا زال بحجوده زاخراً
 و بدر فيضه لامعاً

تقریظ مسطورہ پیشوائے اقیار سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت
 قدوم الامام حنیفہ فیض برائے خواص و عوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی
 حنفی۔ ان کے سخا کا سمندر سرفراز اور فیضان کا ماہتاب روشن ہے۔

الاجوبۃ صحیحۃ تمام جوابات صحیح ہیں۔

حرره خادم الولی الکامل حفصہ الشیخ
 امداد اللہ علیہ رحمۃ اللہ محب الدین
 مہاجر مکہ معظمہ۔
 لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب
 قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ
 نے۔

صورۃ ما کتبہ رئیس الاتقياء الصالحين و امام الاولياء و
 العارفين مرکز دائرة الفنون العربیة و قطب سماء العلوم العقلیة
 جناب الشيخ محمد صدیق الافغانی المکی۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکو کار پرہیزگاروں کے سرور اولیاء اور عارفین کے پیشوا
 دائرۃ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ
 محمد صدیق افغانی نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي لا يغفر ان يشرك به
 سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشنے گا،

ويعفوها دون ذلك لمن يشاء كما
 قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
 يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما
 ارسلناك عليهم وكيلا والذي قال و
 من كفر بالله وملكته وكتبه ورسله
 واليوم الآخر فقد ضل ضلولا بعيدا
 والصلوة والسلام على من قال من
 قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
 ابو ذر يا رسول الله وان زني وان
 سرق قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وان زني وان سرق على رغم
 انك ابى ذر لله علم الغيب والشهادة
 لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم
 من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فهو خير لما اوحى اليه
 جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
 وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى
 يوحى الذى كتب مولانا الشيخ خليل
 احمد في هذه الرسالة فهو حق صحيح
 لا مرهيب فيه وما ذابعد حق الا
 الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
 پناہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا
 رب تم کو خرب ماننا ہے اگر چاہے تم پر رحم
 فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور رائے
 محمدؐ ہم نے تم کو گروں پر کیل بنا کر نہیں بھیجا اور
 فرمایا کہ جس نے کفر کیا، اللہ اور اس کے فرشتوں
 اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو
 بیشک پچھلے درجہ کی گراہی میں پڑا اور وہ دو سلام
 اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ
 کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابو ذرؓ نے یہ سن کر عرض
 کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
 زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابو ذرؓ کو ناگوار ہو
 تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب حاضر کا
 کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
 بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
 والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتے خواہ
 جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا: حتی تعالیٰ نے
 اور محمدؐ نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
 تو اس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
 کچھ مولانا شیخ خليل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

مشائخنا وضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین۔
وانا العبد الضعیف محمد صدیق
الاضافی المہاجر۔
لکھا ہے وہ حق صبح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور
حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ
ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔
میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً
کے سرور اور ان کے امام ہیں لہذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علامہ مکہ معظمہ میں سے تقریظ
کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلا جہد و جہد حاصل
ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی
مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں پیش ہوئیں انھیں پرکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی
مخالفت و تحریف میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے
بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحجۃ تقریر کلمات لے لیا اور پھر
واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو بدنیہ ناظرین ہے :-

تقریظ مولانا العلامة الامام المہامر الفقیہ الزاہد الفاضل
الماجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی وفق من شاء من
عبادہ السادة الاتقیاء لاقامة منار
الدین یقیم کل منابذ لشریعة سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
آلہ وصحبہ وکل منتم الیہ۔ اما بعد
سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں
میں جس کو چاہا دین کا منار قائم رکھنے کی توفیق
بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور بھٹی نسبت
کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر
اور جو کچھ ان چھپیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

قد اطلعت بهذا التقرير وعلى جميع
ما وقع على هذه الاسئلة الستة و
العشرين من التقرير فوجدته هو الحق
المبين وكيف لا وهو تقرير عضد
الدين عصام الموحدين الا ان
محمود تفسيره كشف لآيات التمكن
فضلة الحاج خليل احمد لزال على
معراج الهداية يصعد فليسد آمين
اللهم آمين!

ام بركة مفتي المالكية تحالا
بمكة المكرمة محمد عابد بن حسين

سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق
پایا اور کہیں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو
مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات
تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی
خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا
چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین
اللهم آمین۔

حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد بن حسین
مفتی مالکیہ نے۔

طبع الخاتم

تقریظ الشیخ الاجل والابرار الاكمل حضرت مولانا محمد علی
بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب مدوح
انار الله برهانه۔

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس کی نعمتوں پر
اور درود و سلام سرور انبیاء سیدنا محمد اور ان
کی اولاد و کرام و اصحاب عظام پر۔

اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین احمد
مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علماء محقق و یگانہ
مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

الحمد لله على الاله والصلوة
والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد
وعلى اله الكرام واصحابه السادة القادة
الاعلام۔ اما بعد فيقول العبد الحقير
المالكي محمد علي بن حسين احمد
الامام والمدرس بالمسجد المكي اني

وجدت ما حرره العالم العلامة
 المحقق الاوحد فضلة الحاج المحافظ
 الشيخ خليل احمد على هذه الرسالة
 الستة والعشرين هو الحق الذي لا ياتي
 الباطل من بين يديه ولا من خلفه
 عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى
 خيرا الجزاء ووفقنا واياه دائما لصلاح
 الاعمال الحميدة وحسن الشئ
 آمين اللهم آمين !

کتبہ الامام المدرس بالمسجد
 المکی محمد علی ابن حسین المالکی

ان چھ بیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام
 محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل
 نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے
 پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور
 ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسن ثناء کی توفیق
 بخشے۔ آمین اللهم آمین !
 لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و
 امام مسجد مکی نے

طبع الخاتم

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً

سب سے اول امام فقہار زمانہ دسویں صدی ہجری وقت، مرکز علوم عقلیہ، منبع معارف نقلیہ، قطب فلک تحقیق و تدقیق، شمس سماء الامانت و التصدیق حضرت مولانا سید احمد بریلوی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں :-

وقد كتب الفاضل العالم
فی اول رسالته المستعنی بتثقیف الکلام
مولانا محمد وحید نے شروع رسالہ میں یہاں
تحریر فرمایا ہے :

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي له الكمال المطلق	الحمد لله الذي له الكمال المطلق
في ذاته وصفاته المنزهة عن الحدود	في ذاته وصفاته المنزهة عن الحدود
وسمائه الحكيم في افعاله الصادق	وسمائه الحكيم في افعاله الصادق
في اقواله - عز شأه تعالى جده و	في اقواله - عز شأه تعالى جده و
وجب علينا شكره وحمده والصلوة	وجب علينا شكره وحمده والصلوة
والسلام على سيدنا ومولانا محمد	والسلام على سيدنا ومولانا محمد
الذي بعثه الله رحمة للعالمين و	الذي بعثه الله رحمة للعالمين و
جعل وجوده نعمة عامة للاولين و	جعل وجوده نعمة عامة للاولين و
الآخرين وختم بنبوته ورسالته نبوة	الآخرين وختم بنبوته ورسالته نبوة
الانبياء ورسالة المرسلين وعلى	الانبياء ورسالة المرسلين وعلى
الله واصحابه وكل من تمسك به دية	الله واصحابه وكل من تمسك به دية

بسم الله الرحمن الرحيم
سب تعریف زینا ہے اللہ کو جس کے
لیے اس کی ذات و صفات میں کمال مطلق ثابت
ہے منزہ ہے حدود اور اس کی علامات سے
حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں
معزز ہے اس کی شان اور عالی ہے اس کی شان
واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود
سلام ہے سرور و مولا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے
دنیاجہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود
بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا
ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت
اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد

الى يوم الدين اما بعد فقد قدم علينا
 بالمدينة المنورة والرحاب النبوة
 المطهرة جناب العلامة الفاضل و
 المحقق الكامل احد العلماء
 المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد
 حين تشرف بزيارة خير الانام سيد
 الانام والمرسلين العظام سيدنا وولانا
 محمد عليه افضل الصلوة والسلام
 وقدم اليه رسالة مشتملة على اجوبة
 اسئلة وارادة اليه من بعض العلماء
 لكشف عن حقيقة مذهبه ومذهب
 معتقد مشائخه الفضلاء وطلب
 مني ان انظر في تلك الاجوبة بعين
 الانصاف ومجانبة الانحراف عن
 الحق وترك الاعتساف فجمعت ما
 في هذه الورقات مما اراه اليه
 نظري من التحقيقات مقتبساً لها
 من مشكوة ائمة الدين المتقدمين
 في التمسك بجبل الله المتين اجابة
 لمطلوبه وتلبية لموعوبه وسهيته كمال
 التثقيف والتقويم لعج الافهام عما

اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
 پر چلیں قیامت کے دن تک، اما بعد ہمارے
 پاس تشریف لائے مینہ منورہ اور آستانہ منبرہ
 میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
 مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
 صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
 مولانا محمد علیہ افضل الصلوة والسلام کی
 زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ایک
 رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
 جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
 ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
 حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
 جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
 شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
 میں ان جوابات میں نظر کر دوں چشم انصاف سے
 اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
 چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
 اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
 تک میری نظر پہنچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن
 کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
 کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط

يجب لكلام الله القديم وسبب
تسميته له بهذا الاسم ان الكلام
على الاجوبة التي اجابها عن تلك
الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا
باحكام شتى من الفروع والاصول
اصها ما يتعلق بوجوب الصدق في
كلام الله تعالى النفسى واللفظى و
لهذه الاهمية قدمت العلامة على
هذا المبحث على الكلام على غيره
من تلك الاجوبة بالله المستعان
منه التوفيق وعليه التكلان

وقال في وسط رسالته الشرفية
في اخرا المبحث الاول مانصه
وبعد اطلعك على هذا البيان الشافى
وادراك له بالفهم السليم الكافى
تعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ
خليل احمد في جواب الثالث و
العشرين والرابع والعشرين الخامس
والعشرين كلام معروف في كثير من

رہی کے مضبوط تھا منے میں اور میں نے اس کا ہم
کمال تحقیق و التعمیم لہجہ الانہام علمایہ
کلام اللہ القديم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے
کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات
دیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے
مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی و لفظی
میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور
اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو
دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی
جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ اس کے بعد کلام
لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب
کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف نقل و کتاب
اور اپنے رسالہ شریف کے وسط میں
پہلی بحث کے آخریوں تحریر فرماتے ہیں :-
اور جب اسے مخاطب تو اس شافی بیان
پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو
سمجھ لیا تو معلوم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ
خلیل احمد نے تیس و چوبیس و پچیس و پچیس سوال
کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے
معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

الكتب المستبصرة المتدولة لعلما الكلام
 المتأخرين كالموافق والمقاصد و
 شروح التجريد والمسايرة وغيرها و
 محصل تلك الاجوبة التي ذكرها
 الشيخ خليل احمد موافقة علماء
 الكلام المذكورين في مقدورية مخالفة
 الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
 تعالى في الكلام اللفظي المستزمنة
 لاامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
 الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
 القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا و
 لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف
 قد علمت موافقة كلام العلماء الذين
 ذكرناهم عليه كما رأيت في كلام
 الموافق وشرحه الذي نقلناه قريبا
 فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
 دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا
 نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
 ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
 المسائل الغامضة واحكامها
 الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً موافق اور مقاصد اور تجرید و مسائرہ وغیر
 کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن
 کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکور علماء
 کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام فطری
 میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید احدیٰ خبر کا
 خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
 جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
 مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
 کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
 آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
 اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا
 کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
 ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو موافق اور اس کی
 شرع وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
 کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
 حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
 باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
 ہند سے بطور نصیحت کتابوں کہ سب علماء
 کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
 دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
 کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی مجسب

بعد الواحد من خول العلماء المحققين
فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
الوعيد والخبر الالهى لله تعالى مستلزمة
لامكان الكذب فى الكلام اللفظى المنسوب
اليه تعالى بالذات لا بالوقوع وانشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادلرت اذها انهم
الى انهم قائلون بجواز الكذب فى كلام
الله تعالى فحيقذا يكون شان اولئك
العامة مترددا بين الامر بين الاول
يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذى
فهو فيقعوا فى الكفر والاحاد الثانى
ان لا يتلقوه بالقبول ويتكروه غاية
الانكار ويشنعوا على قائله غاية التشنع
وينسبوه الى الكفر والاحاد وكلا
الامرین فساد فى الدين عظیم فلاجل
ذلك يجب عليهم عدم الخوض فى هذه
المسائل الا عند الاضطرار الشديد
مع توجيه الخطاب الى ذى قلب يلقى
السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
بهدايته وارشاده لسلوك السبيل

ایک دو انحصار الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
کی وہی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ
کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن قدر
اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں
کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا توجس طرح
ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے
پس کفر والحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کر بیٹھیں اور
اس کے قائل پر طعن و تشنیع کر بیٹھیں اور ان کو کفر الحاد
کی طرف نسبت کر بیٹھیں اور یہ دونوں باتیں دین
میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
سمحت ضرورت ہی پیش آجائے تو بیجوری ہے
کہ ایسے شخص کو مخاطب کیا کہ طلب سمجھاویں جو
صاحب دل ہو کہ نتیجہ کان لگا کر سننے اور ہم کو
اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

التي فيها التخلص من الوقوع في هذه
الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم
والحمد لله رب العالمين

وقال في اختتام رسالته
الشريفة ما نصّه -

و اذا وصل بنا الكلام الى هذا
المقام فنقول قولاً عاماً لا شاملاً لجميع
هذه الرسالة المشتملة على ستة و
عشرين جواباً التي قدمها اليها
العلامة الفاضل الشيخ خليل احمد
للنظر فيها وناقل ما فيها من الاحكام
اننا لم نجد فيها قولاً يوجب الكفر و
الابتداع و لا ما ينتقد عليه انتقاداً
ما الا هذه المواضع الثلاثة التي
ذكرناها وليس فيها ما يوجب الكفر و
الابتداع ايضاً كما علمت ذلك من
كلامنا فيها و من المعلوم انه لا يسلم
كل عالم الف كتاباً من العثرات
في بعض المواضع من كلامه فقد ما قيل
من الف فقد استهدف وقال الامام

بنايت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے
خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم
فہرست سے اور اللہ کا شکر ہے جو اپنے والا ہے
تمام جہان کا۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں
جس کی عبارت یہ ہے :

انہ جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب
ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ
کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ
فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے
اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے
سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس
میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے
بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر
کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی
باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور
یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب
تضعیف کہے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش
کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل
مشہور ہے قدیم سے کہ جو مہارت بنا وہ نشانہ
بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہنامہ
الارادہ و مردود علیہ الا صاحب ہذا
القبر الکریم یعنی قبرہ صلی اللہ
علیہ وسلم وحسبى اللہ وکفى والحمد
رب العلمین - ثم جمعها وکتابتها فی
الیوم الثانی من شهر ربیع الاول عام
الف و ثلاثمائة و تسع و عشرين من
الهجرة النبویة علی صاحبها افضل
الصلاة و اذکی التحیة۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس
نے دوسرے پر رونہ کیا ہو یا جس پر رونہ
ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبوالے یعنی سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و
وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب
تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و
کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو۔

شیخ مدوح کے اس رسالہ پر جوہ تمامہ علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں
جس کا مقصد اجوبہ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہب کا نقل کرنا
ہے اس رسالہ کے اول و آخر و وسط تین مقامات لکھ دیے گئے ہیں۔ مفصلہ ذیل علماء کی مواہب
ثبت ہیں :-

المدرس مدرسة الشفا المدرس فی العلوم النبویة الخاری الخفی خادم العلم بالمعالم النبویة

راجی فیض الکریم
خلیل بن ابراہیم

۱۳۲۶
ملا محمد خان

۱۳۲۲
دوسوی عمر

شیخ المالکیتہ مجرم خیر البریہ خادم العلم بالمعالم النبویة خادم العلم بالمعالم النبویة

محمد العزیز
الوزیری التونی

عمر بن حمدان
المحرمی

السید احمد
الجزائری

محمد السوی
الخیری

محمد بن کی
البرزخی

خادم العلم بالمسجد النبوی

من مشاهير علماء العرب

خادم العلم الشريف في دمشق المشامرو
خطيب جامع السروجيخادم العلم والمدرس في
باب السلامأحمد بن المأمون
البلخيشي ١٣٢٨

محمد توفيق

موسى كاظم
بن محمد

خادم العلم بالمجد الشريف

خادم العلم الشريف ببلدة النجف عليم
الله به

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

أحمد بن محمد خير
الحاج العباسيابن نعمان
محمد منصور ١٣٢٦معصوم
أحمد
سيد

من علماء العرب

الفقيه اليه عزمانه احتفلوا بالشهيد بالهراء
الدمشق

المدرس بالحرم الشريف النبوي

عبد الله القادري بن
محمد بن سودة
العريبي وابيهيسين عفي عنه
١٣٢٦

ملا عبد الرحمن

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

خادم بالحرم الشريف النبوي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

محمود
عبد
أنجوادأحمد
بساطيمحمد حسن
سندي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

الفقيه النابلسي الحنفي خادم العلم بالحرم النبوي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

أحمد
ابن أحمد
أسعدعبد الله
١٣٢٨محمد بن
عمر
ألف لاني

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء
الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنة الغراء وعضد
السلة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدم الفضلاء
الفخام حجة اب الشيخ احمد بن محمد خير الشنقيطي المالكى
المدنى لا زالت بحار فيضه زاخرة امين -

نقل تقریظ جس کے اصل رسالہ اجربہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علمائے کرام اور
 سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بازو
 سرداران با عظمت کے مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب
 شیخ احمد بن محمد شیرینی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر
 موجزن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا سہی ہے اور درود
 سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں
 نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق
 علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا
 ہے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل
 حال رہے اور کیا و گناہ خدا کی عنایت ان پر
 دائم رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل مذہب الہی
 کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش
 نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام
 اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور
 حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ
 کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف
 اگر عارضی نام مشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل
 مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ ملت سے
 اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمستحقہ والصلوة و
 السلام علی افضل خلقہ اما بعد لما
 اطلعت علی رسالة الاستاذ المحقق
 والحدیث المدقق الشیخ خلیل احمد
 لازال مشغولاً بتوفیق الملائک الصمد
 وملحوظاً بعناية الواحد الاحد وجئت
 ما فیها موافقاً للمذہب اهل السنة
 کله ولم یبق للتکلم بما لا الافی
 مسألة القیام عند ذکر مولود الشریف
 والاحوال التي تعرض لذلك والحق
 كما اشار الیه الشیخ بل صرح ببعضه
 ان المولد الشریف ان کان سامناً مما
 یعرض له من المنکرات فهو امر
 مستحب محمود شرعاً كما هو المعروف
 عند اکابر العلماء جیلاً بعد جیل

وقرنا بعد قرن ان لم یسلم من
 المنكرات كما ذكره الاستاذ انه
 يقع في الهند مثلاً واما في غير الهند
 بالنادر وقوعه بل لا نسمع بشئ مما
 ذكر انه يقع في الهند واقع في غيره
 فيمنع من جهة ما عرض له والحاصل
 ان العلة قد ورع العلول وجود او
 عدم ما في حيث وجد المنكر لم ترك
 الوسيلة اليه وحيث عدم استحباب
 اظهار ما هو من شعائر المسلمين و
 في مسألة السؤال الثاني والعشرون
 ان من اعتقد قدوم روحه الشريف
 من عالم الارواح الى عالم الشهادة
 الخ اما قدوم روحه عليه الصلوة و
 السلام في بعض الاحيان لبعض
 الخواص امر غير مستبعد ومعتقد
 لهذا القدر لا يعد خطأ لكونه امرا
 ممكناً فهو صلى الله عليه وسلم حي في
 قبرة الشريف يتصرف في الكون باذن
 الله تعالى كيف شاء لكن لا بمعنى كونه
 صلى الله عليه وسلم مالا للنفع والضرر

منكرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاد نے ذکر فرمایا
 ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے
 علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ
 وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
 دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو
 اس پیش آ جانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
 سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ
 وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں
 مولود میں کوئی امر نامستروع پایا جائیگا۔ وہاں
 اس شے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامستروع
 کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں
 اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا
 مستحب ہوگا اور باتیں اس سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
 معتقد ہو جناب سول اللہ صلی علیہ وسلم کی روح
 مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے
 کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی
 خاص وقت میں جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی روح پر فوج کے تشریف لانے میں تو کچھ متبع
 نہیں ہوگا کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
 رکھنے والا بے غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر تشریف میں زندہ ہیں اور ان

فانه لا نافع واضار الا الله تعالى
 قال تعالى قُلْ لَوْ اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا
 وَلَا ضَرًّا لِّاِلٰهٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَاَمَّا اَعْتِقَادُ
 تجدد الولادة فلا يتصور من ذی عقل
 تام واما قول الاستاذ فهو محطی متشبه
 بفعل المجوس فكان ينبغي للاستاذ
 عبارة هو اليق من هذه لكونه حاکما
 لهم بالاسلام كان يقول فيه بعض
 شبه مثلاً والله تعالى اعلم وفي
 مسألة الكلام في الفصل الخامس
 والعشرين اقول المسئلة الخلاف
 فيها مشهور وينبغي عدم الخوض مع
 اهل البیع في مثلها واما الاستاذ
 فهو ناقل من كلام اهل السنة له جملة
 وحيث كان ناقل من كلام اهل السنة
 باقی حال کان علی هدی قال فی
 الوسيلة وكل رای لاتباع السلف
 ادى من الجمع والمختلف فيه فمن
 يراه اولاه لاه فيما يراه لاه ولا
 اضلا لاه وكل ما اجمع اهل السنة
 على خلافه فكالاسنة يهلك اما

خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرمائے ہیں
 مگر نہ باس معنی کہ حضرت علیؑ علیہ وسلم نفع اور
 نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
 پہنچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
 خداوندی ہے کہ کہہ دے اے محمد! میں مالک نہیں
 اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا، مگر
 جو کچھ اللہ چاہے اب رہا پیدائش کے از سر نو
 ہونے کا عقیدہ، ہر کسی کو جسے عقل والے سے
 اس کا احتمال بھی نہیں ہو گا۔ ہاں استاد کا یہ فرمانا
 کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا دار اور مجوس کے فعل
 سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سوا استاد کو زیارت
 کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر
 اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
 کچھ مشابہت ہے واقدا علم اور پچیسویں سال میں
 کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کتابوں کہ اس مسئلہ میں
 اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسکوں میں
 بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور
 استاد یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
 جب کلام اہل سنت کے ناقل ہوتے تو بہر حال ہدایت
 پر چلتے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو
 ملت کے اتباع میں ہو کہ اتفاقہ میں یا اختلافہ

يعسل الانسان - فيه وان زينہ
 الشيطان فحيث كان دائرا بين
 الاشاعة والماتريديۃ فهو على
 ملة الحق قال في الواضح المبين و
 اعلم بان الملة المرضية هي التي
 عليها الاشعرية والماتريديۃ اذ
 هي التي اتى بها احمد هادي الامة
 ومن يجدها عندها يكن مبتدعا فنعم
 من كان لها متبعا -

کتبہ خادم العلم بالحرم النبوی
 احمد بن محمد خير الشقيظی
 عفی اللہ عنہ :-

احمد
 ابن محمد
 الشقيظی

میں تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے
 نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال،
 البتہ ہر وہ مسکد جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع
 ہو نیزوں کی طرح مملک ہے اگر انسان اس میں
 خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو راستہ بنا دے
 پس جب یہ مسکد اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
 دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں
 مذکور ہے کہ جان لے لے مخاطب پسندیدہ طریقہ
 وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی
 ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے
 پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکور کا قبیح ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
 احمد بن محمد خیر الشقیظی عفی اللہ عنہ

مر

خلاصۃ التصدیقات لسادة العلماء بمصر الجامع الازهر

صورة ماكتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدم
الفقهاء العارفين بسند العلماء المتقين وسيد الحكماء
المتقين حجة الله على العالمين ظل الله على المؤمنين
نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العالمين
حضرة الشيخ سليم البشري شيخ العلماء بالجامع الازهر
الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه آمين !

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور
علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سردار، اہل دنیا پر اللہ کی محبت اور مومنین
پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن،
حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے
اللہ مسلمانوں کو ان کی بقا پر طویل فرما کر آمین !

الحمد لله وحده - والصلوة والسلام
على من لا نبي بعده - اما بعد فقد
اطلعت على هذه الرسالة الجليّة
فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة
وهي عقائد اهل السنة والجماعة
سب تعریف اللہ گیارہ کے لیے اور درود و
سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے
اس عظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس
کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں
اہل السنۃ والجماعت کے الیہ خائب سول اللہ

غیر ان انکار الوقوف عند ذکر
ولادته صلی اللہ علیہ وسلم والتشیع
علی فاعل ذلك بتثبیه بالمجوس
او بالروافض لیس علی ما یذبحی لان
کثیرا من الائمة استحسن الوقوف
المذکور بقصد الاحوال والتعظیم
لنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك امر
لا محذور فیہ واللہ اعلم
شیخ الجامع الازھر

سلیم البشیری

کتبہ سلیمان
العبد بالاذھر

کتبہ محمد ابراہیم
القائمان بالاذھر

سلیم البشیری شیخ الجامع ازبیر

لکھا اس کو محمد ابراہیم قائمانی نے ازبیر میں

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازبیر میں

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت
قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا
روافض سے مشابہت سے کو تشبیہ مناسب
نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور
کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
عظمت کی شان کے ارادہ سے ستم سمجھا ہے
اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی
نہیں۔

خلاصۃ التصدیقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصۃ تصاویر علمائے دمشق الشام

صورة ماكتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين ويدر الفضلاء المحققين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسرين جامع الفضائل كابرنا عن كابو حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغني بن عمر عابدين الحسيني النقشبندی دمشقی متع الله المسلمين بطول بقاءه اامين - وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوى الشامية رحمة الله تعالى -

قبل تقریر جو تحریر فرمائی، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب اور فضلاء اخات کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ نحر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء و اجداد سے، حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدين خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدين حسینی نقشبندی دمشقی، ائمہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدين کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے، رحمۃ اللہ علیہ !

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف ائمہ کو، اور سلام اس کے برگزیدہ

الحمد لله وسلام على عباده الذين

اصطفیٰ اما بعد فقد اطلعنی المولى
الفاضل المكرم المحترم على هذه
الرسالة فوجدتها مشتملة على التحقيق
الذى هو بالقبول حقيق ولقد ادى
مؤلفها حفظه الله بالعجب العجائب
ما هو معتقد اهل السنة والجماعة
بلا ارتياب مما يدل على فضله وسعته
اطلاعه فلا زال كثافا للمشكلات
حلا لا للمعضلات جزاه الله اجزاء
الآوى فى هذه الدنيا وفى الآخرة
حرره على عجل الغدير اليه تعالى خادم
العلماء ابو الخير محمد بن العلامة احمد
بن عبد الغنى ابن عمر عابدين الحسيني
نبا الدمشقي بلبدا عفا الله عنه عنه
ركومه -

ابو الخير

محمد
عابدين

بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ
مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس
تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور
اس کے مولف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے
عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنۃ و
الجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر
رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر
پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں
اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ ان
کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں
اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رب
خادم العلماء ابو الخير محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنى
ابن عمر عابدين نے جو بروئے نسب حسینی ہیں
اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف و کرم سے
ان کو بخشے۔

مہر

صورة ما كتبه الفاضل الجليل الامام النبيل رئيس القضاة
وسند الكلاء محقق عصره ومدقق دهره وحيد الزمان صفى الدوران
جناب الشيخ مصطفى بن احمد الشطى الحنبلى لا زال مغمورا في
رضوان الملك العلامة امين

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سہوار فضلاء سند کلام امام عاقل
محقق وقت مدتی زمانہ کیتائے زمان برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد
شطنی حنبلی نے سد شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الاول بلا بداية والآخر
بلا نهاية فسيحانه من الله تفضل على
هذه الامة المحمدية بفضائل لا
تحصي خصهم بخصائص لو تستقصيها
وقد جعل منهم علماء ونبلاء و
فضلاء واناقلوهم بنور معرفته
وجعل منهم اولياء وورثة لخاتم
الرسول عليه الصلوة والسلام ولسائر
الانبياء وان ممن يرجي انه يكون
منهم الشيخ حضرة العالم الفاضل و
النبية الاميرب الكامل مؤلف هذه
الرسالة المشتملة على مسائل شرعية
واجاث شريفة علمية نشر للرد على
قررة الوهابية في بعض مسائل على
مذهب السادة الحنبلية والرد انشاء
الله في محله فجزا الله تعالى هذا الموضع
عن سعيه خيرا وقابله باحسانه و

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے
بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس
پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس
امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص
فرمایا لانتہا خصوصیتوں سے خصوصا اس
نعمت سے ان میں علماء کلام اور فضلاء اور
ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت
کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور
خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوة
والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے
کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل
قیم عقیل کامل اس رسالہ کے مولف بھی ہیں
جو چند شرعی مسئلوں اور شریعت علی بحثوں
پر مشتمل ہے۔ دہائی فرقہ کی تردید کے لیے
علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض
مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع
پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مولف کو

سہا ما صاۓة فی افشدة من زاع
عن الحق وفرقة والصلوة والسلام
علی من هو الوسيلة العظی لنیل کل
فضیلة والغایة القصوی لوصول
المراتب الجلیلة وعلی آلہ واصحابہ
واتباعہ واحزابہ لاسیما من ذب
عن الدین المحدثی کل جہول وھالی
معتدی اما بعد فانی وقفت علی هذا
المؤلف الجلیل فوجدته سفرا حافلا
لکل دقیق وجلیل من الرد علی
الفرقة المبتدعة الوھابیة اکثر الله
تعالی من امثال مؤلفہ وعلانہ بعناية
الریاسة کیف لا والکلام من هذا
الموضع من اھم ما یعتنی بہ فی الوصول
والفروع فجزا الله مؤلفہ العالم
الفاضل والافسان الکامل افضل
ما جوزی عامل علی عملہ وسقاہ
الله من الریحق عللہ ونھلہ ونرجو
منہ الدعاء بحسن الخاتمة والتوفیق
لما فیہ النجاة فی الآخرة۔ کتبہ الفقیر

الی الله تعالی

محمد بن
دشید
العطّار

اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر
پہنچنے والے ان کے کلچوں میں جو حق سے پھرے
اور علیحدہ ہوئے اور وہ وہ سلام اس ذات پر
جو بڑا وسیع ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
کو اور غنائے مراد ہے مراتب جلیلا تک
پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے
دین محمدی سے ہر خیال و بابی معتدی کو دفع
کیا۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و
باہریت مضمون کا جس میں روئے بدعتی
و بابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
عنایت ربانیر سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
ہے اور ان کو شرب جنت سے سیراب کرے
بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا جس ناکہ کی
اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
لکھا اس کو فقیر محمد بن رشید عطا نے۔

صورة ما كتبه النحرير العلامة رئيس الفضلاء الاعلام
حضرة الشيخ محمد البوشي الحسوي تغذاه الله بكره البهي

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ رب العالمین کو جس نے
ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے
بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم
کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور
درد و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبر
پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
میں سے غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت
آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم ہے
جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت وعدہ
قیامت تک اے ہمارے رب کچ نہ فرما ہمارے
دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور
عطا فرمایا ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو
بہت زیادہ عطا فرمائے والا ہے اس کے بعد
میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن
کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل
اور سردار کامل کیتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا
بحر بواج میرے شیخ اور میرے استاد اور محمد اور

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين القائل كنتم
خير امة اخرج للناس تأمرون
بالمعروف وتنهون عن المنكر و
الصلوة والسلام على اشرف خلقه و
خاصته من انبيائه القائل لا تزال
طائفة من امتي ظاهرين حتى ياتيهم
امر الله وهم ظاهرون وعلى الله و
اصحابه القائمين بنصرة الدين في
الحرب والسلام وسلم تسليماً كثيراً
الى يوم الدين ربنا لا تزغ قلوبنا
بعدا اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب
اما بعد فاقول قد اطلعت على هذه
الاسئلة واجوبتها للعلامة الفاضل
والجهد الكامل فريد عصره ووحيد
الهمام القم مقام شفي و استاذي و عملي
وملاذي مولانا المولوي الشهير
بخليل احمد فوجدتها لما عليه السواد

الاعظم من اهل السنة والجماعة
ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة
الفخام سقى الله روحهم صوب الرحمة
والغفران فجزى الله ذلك الفاضل
عن السنة خير الجزاء والسلام قاله
بفسه ونطقه بلسانه ورقمه لسانه
الفقيه الحنفی العز و المقصیر محمد
البوشی الحموی الاذهری المدرس و
الامام فی الجامع الشہیر بجامع المدین
بجماعة الشام۔

پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے
پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت
گر وہ یعنی اہل سنت و الجماعہ ہیں اور اس کے
مطابق جس پر ہمارے مشائخ الاعلام اور سرداران
عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت
کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزائے ان
فاضل مولف کو سنت کی طرف سے بہتر جزاء۔
والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے
اور کھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع انور
مدرس امام جامع مدین واقع شہر حما ملک شام نے

صورة ما كتبه الامام الاجل والهامر الاكمل حضرة الشيخ
محمد سعيد الحموي غطاه الله بلطفه الخفي والجليل۔

الحمد لله الواحد فلا يحمد الا هو
الذي في سرمدية توحد الفرد
الذي في ربوبية تفرد والصلوة
والسلام على سيدنا محمد المجدو
على آله واصحابه الذين جاهدوا مع
من تمردوا ما بعد فاني لما سرحت
فطري في الوسالة المنوية للعالم
الفاضل والامام الكامل مولانا
سب تعریف اللہ احد کو جس کا آثار نہیں ہو
سکتا، کیما کہ اپنی بقا میں ٹیکانہ ہے فرو کہ اپنی
ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود و سلام
سیدنا محمد مجید پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر
جنہوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے
شرارت کی، امانت میں نے جب نظر ڈالی
اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام
کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف

خلیل احمد و جدہا مطابقتہ
 الاعتقادنا و اعتقاد مشائخنا
 قالہ یجزیہ الجزاء الاوفی و یحشرنا
 وایاہ تحت لواء المصطفیٰ امین

محمد
 سعید

آمین!

صورة ماكتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال
 حضرة الشيخ على بن محمد الدلال الحموي لزال مغمورا بالافضال
 الحمد لله الذي وقانا من الاهواء
 والبلاء والضلالات - ووفقنا
 لاتباع سيدنا محمد صلى الله تعالى
 عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرة
 وثبتنا على ما كان عليه هو و
 اصحابه الكرام - (اما بعد) فاني لم
 اعرف في هذه الرسالة المنسوبة للعلامة
 الفاضل مولانا خليل احمد الاعلى
 ما يوافق اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا
 رحمهم الله تعالى من معتقدات اصل
 السنة والجماعة فجزاه الله تعالى خير
 الجزاء وحشرنا و اياه معهم في زمرة
 سيد الانبياء و المرسلين العلمين

تو اس کو پایا مطابقت اپنے اعتقاد اور اپنے
 مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ جزا دے
 ان کو پورے جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے
 آمین!

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ
 رکھا ہوائے نفسانی و بدعاتہ اور گمراہیوں سے
 اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور
 ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ
 اور آپ کے صحابہ تھے - اما بعد میں نے کوئی بات
 اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل الاعلیٰ
 خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو
 موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں
 ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد
 کے پس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان
 کو اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ مید الانبیاء
 کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمد للہ رب العالمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال خادم العلماء علی بن محمد دلال -
الحموی عفی عنہ -

صورة ما كتبه الاديب الكامل والخبر الفاضل الامام
الرباني حضرة الشيخ محمد اديب الحوراني متع الله بعلمه
القاصي والداني -

الحمد لله على ما انعم وعلما
ما لم تكن تعلم والصلوة والسلام
على افضح من نطق بالضاد واخم
بباهر حجة كل من عاند وحاد
عن طريقة الرشاد سيدنا محمد
الذي جاء بالحق المبين ومخبر اهله
القاطعة شبه الضالين المضلين وعلى
اله واصحابه المتسكين بسنة المتادين
بآداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت
على هذه الوجوه الظاهرة والعقود
الفاخرة فوجدتها موافقة لما عليه
اهل السنة والدين مخالفة لمعتقد
المبتدعين المارفين جزى الله مؤلوه
كل خير واكثر من امثاله - وايداه
في اقواله وافعاله امين
الراجي نيل الرباني محمد اديب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے
میں اور مجھ کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور
درو و سلام اس ذات پر خدا بولنے میں سب سے
زیادہ فصیح ہیں اور سعادہ و شرف کو اور اس کو
جو ان کی راہ پر شد سے پھر باظہار دلیل سب سے
زیادہ چسپ کرنے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو
کھلا ہوا حق ہے کہ آئے اور اپنے دلائل قاطعہ
سے گمراہوں کو راہ گنہگاروں کے شہادت مٹانے
اور ان کی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے آپ
کا طریقہ مضبوط کیا اور آداب شریعت کے مال ہے
ہیں ان کھلے جوابوں اور فقر کے لائق باروں پر مطلع
ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت
اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بدوین بدعتوں
کے عقیدہ کے اللہ حمد سے اس کے موافق کو ہر
قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علماء اور
ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں آمین

المحورانی المدرس فی جامع السلطنة
بمقامه
جامع مسجد سلطنة حما. ملک شام [مهر]

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة
الشيخ عبد القادر لازل مسدوحا من الاضاغروالاكابر

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ
خليل احمد المشتملة على الاسئلة و
الاجوبة بخصوص العقائد وشد الرجال
لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة
لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية
عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلك
فشكر فضل الاستاذ المذكور كتمه
الفقير اليه تعالى عبد القادر البابدي

بهم مطلع ہوں صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد
کے اس رسالہ پر جو قبل ہے چند سوالات و
جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرفراز
عالم کے لیے سفر کرتے ہیں ہم نے ان کو
پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے
بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا
رد نہیں ہو سکتا۔ ہیں ہم استاد مذکور کی فضیلت
کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبد القادر نے۔

صورة ما كتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ
محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه المجيد

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله فحمده ونستعينه و
نشهد به ونستغفره واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك
له - واشهد ان سيدنا محمد عبدا

بسم الله الرحمن الرحيم
سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور
اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار
کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی
دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیا ان کے

و رسوله ارسله الله رحمة للعالمين
 بشيرا ونذيرا و سراجا منيرا
 اصلی الله عليه وعلى اله واصحابه
 نجو مر الائمة الاقدياء وسلم
 تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت
 على هذه الوجوه الجليلة التي كتبها
 العالم الفاضل الشيخ خليل احمد
 فرائدها مطابقة لما عليه السواد
 الاعظم من علماء المسلمين و
 ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
 القول الصدق وهي جديرة بان
 تنشر بين المسلمين وتعلم لسائر
 المومنين فجزى الله مولفها الخير و
 وقاه الاذى والضير وها انا قد
 اجريت قلبي بالتصديق عليها و لا
 حول ولا قوة الا بالله العظيم
 ١٤ ربيع الثاني ١٣٢٩ هـ
 كتبه الفقير اليه تعالى محمد سعيد

طبع الحنام

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد اس کے
 بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جن
 بصر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ منائے والا
 ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہوا ان
 پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
 تارے اور ائمہ اس کے امام ہیں اور سلام ہو
 بکثرت۔ میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جن
 کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خليل احمد نے پس
 میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق
 اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین بشیرایان
 دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس آیت
 ہیں کہ ان کو بھیجا دیا جائے تمام مسلمانوں میں
 اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ
 اس کے مراد کو جزائے خیر دے اور محفوظ
 رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
 کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

١٤ ربيع الثاني ١٣٢٩ هـ

مہر

صورة ما كتبه الفصيح الشفاء والناظم المدرار حضرة الشيخ
محمد سعيد لطفي حنفی غمرة الله بفضله العلی۔

احمد الله على الوثقه واصلی
واسلم على خاتم انبيائه وعلى اله
واصحابه الذين فازوا بنصرتهم و
ولائه اما بعد فقد اطلعت على هذه
الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة
للحق خالية من كل شبهة باطلة
كيف لا وطرز بردها شمس سماء
البلاد الهندية ودراج علماء تلك
البقعة البهية فقد احرز قصبات
السبقة في مضمار العلم والقيت اليه
مقاليد الذكاء والفهم عيد اعيان
هذا الزمان وانسان عين الانسان
مقتدى اهل الفضل والصلاح و
وسيلة النجاة والنجاح حضرة
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
دام بعناية الملك الصمد ولا زالت
اشعة شمس مشرقة مضيئة و
انوار بدورة في افق السماء العلم
بازعه منيرة أمين يارب العلمين

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر
اور وہ بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی
اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت
سے ہلا مال ہوئے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان
فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق
کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی رکھوں نہ
ہو جب کہ اس کے سرفقت آسمان ہند کے
آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سراج
کہ جنہوں نے علم کے میدان میں مراتب سبقت
فضل کو لیا اور ذکا و فہم کی گنیمت ان کے
قبضہ میں آئیں۔ بزرگان زمانہ کی وجہ اور ہر
انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل و جلالت کے
پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت
حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم
رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن
اور چمکتی رہیں اور ان کے ماتہاب کے انوار
آسمان علم کے افق پر تاباں درختاں رہیں۔
آمین یا رب العالمین !

سرحت طرفی فی میا دین السؤال مع الجواب
 الفیت ما فیہا حقیقاً کله عین الصواب
 لا عز و اذ ابداہ ذوالقدر العلی الیث المہاب
 من صیئہ قد طارہ بین السہول والہضاب
 و یحفظ احکام الشریعۃ جاء بالحب العباب
 و هو الحسام الفضل فی اعناق اهل الارتباب
 و هو الامام اللوذعی و قوله فصل الخطاب
 دم بالرعایۃ یا خلیل و انت محمود الجناب

ترجمہ: سوال و جواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سبب مضمون بالکل صواب
 اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شہرت
 ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم و سخت غرض تمام زمین میں اُڑ گیا اور
 شہرت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک تفصیل کن
 تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا
 فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہر کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

و انا العبد الفقیر امیر المتقصر
 الراجی لطف ربہ الجلی والحفی
 محمد سعید لطفی الحنفی عفا اللہ عنہ
 میں ہوں بسندہ فقیر
 محمد سعید لطفی حنفی عفی عنہ

طبع الخاتم

صورة ما كتبه الشيخ الاوحد ذوالفضل المجيد
 حضرة فارس بن محمد امده الله بهمنه المخلد
 الحمد لله حمد من اعترف بجنابه تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جو اس

الاقدس بجميع الكمالات و عرف
 انه تعالى و تنزه عن جميع ما يقوله
 المبتدعة و اهل الضلالت و
 اعتقد بان حجتهم و احضرة و
 ترهاتهم متناقضة و الصلوة و
 السلام على سلطان دوائر الحضرات
 الربانية و سيد سادات المرسلين
 اولي المشاهد القدسية سيدنا و
 مولانا محمد الذي هو محمد دولة
 الموجودات و احمد كاتب الكائنات
 و على اله اقسام و سلوات المفاخر و
 اصحابه نجوم المحافل و المحاضرات
 الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد
 الذي اذا غاب لا يذكروا اذا حضر
 لا يوقر خواديم السنة السنينة و الفقراء
 الاحمدية فارس بن احمد الشفقة
 الحوى مولدا و وطننا و الشافعي مذهبا
 و الزايعي طريقة و المدرس في جامع
 البصرة الكائن بمدينة حماة المحمية
 احدى البلاد الشامية قد طالعت
 الرسالة الساركة المشقة على ستة

کی بارگاہِ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
 ہوا درجہ جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
 تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل
 ضلال اور معتقد ہر اس بات کا۔ ان کی دلیل
 ضعیف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
 اور درود و سلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
 کے بادشاہ اور پاک مجالس دلیہ بزرگ پیغمبران
 کے سردار سیدنا و مولانا محمد پر جو تمام عالم
 کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
 کے مخلوقات کے مدوح ہیں اور آپ کی
 اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے مہتاب ہیں
 اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس کے
 تارے ہیں روز قیامت حاکم ابجد کہتا ہے
 بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
 ہو تو غفلت نہ کی جائے روشن سنت اور مہر
 فقر کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شفقة جس کی
 جائے ولادت و وطن حماہ ہے اور مذہب شافعی
 اور مشرب فاعی اور ملک شام کے شہر حماہ کی
 جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
 مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھپیں جو ابوں پر
 مشتمل ہے۔ جو عالم کمال نذیرک فاضل محقق

وعشرين جواباً التي اجاب بها
العالم الكامل واجهبه الفاضل
المحقق المدقق والمقدّم المفرد
مولانا المولوى خليل احمد وعند
ما تصفحت تلك العبارات الفائقة
وتعلقت هاتيك المعاني الرائقة
وجدتها للشريعة المطهرة موافقة
ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشيخنا
من السلف والخلف مطابقة فجزاه
الله تعالى خيراً وحسناً واية تحت
لواء سيد المرسلين والحمد لله رب
العالمين.

قاله بفضله وكتبه بقلبه الفقير
لربه المعتز بن ذنبه فارس بن احمد
الشفقة الحموى.

طبع الخاتم

مدقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد
صاحب نے دیے ہیں اور جب میں نے
ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین
کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ
کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ
کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان
کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو
سیّد المرسلین کے زیرِ لواء محشور فرمائے
والحمد للرب العلمین۔

کہا اپنے وہیں سے اور لکھا قلم سے
فقیر فارس بن شفقہ احمد حموی نے۔

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد
حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الذي عدت
له النظائر والاشباه - الحمد الذي
سب تعريف الله كوجيكتا ہے کہ اس کی
کوفی نظیر اور شبہ نہیں ہے نیا سب کہ اس

اقت بر بوبیتہ الضمائر والافواه
 الجلیل الذی سجدت لہیبیتہ
 الاذقان والجباہ القادر الذی
 جرت خاضعة لقدرتہ الریاح و
 الامواہ المقدر الذی اطاع امرہ
 الفلک الاعلی وما علاہ الاحد الذی
 نطقت حکمتہ بوحدا ینتہ فیما
 ابتدعہ وسواہ واشہد ان لا الہ
 الا اللہ وحذہ لا شریک لہ شہادۃ
 یزعم بہا الجاحد المنافق ویعظم
 بہا الرب القدوس الخالق واشہد
 ان سیدنا ونبینا ومولانا وحیدنا
 وقرۃ عیوننا ابا القاسم محمدا
 عبدا ورسولہ المبعوث باعد
 الطريق وحیدہ وایمنہ المکاشف
 بغیوب الحقائق صلی اللہ علیہ و
 علی الہ وصحبہ وسلم ما لاح و
 میض بارق وبعد فقد وقفت فی
 ہذہ الاوانۃ علی رسالۃ تتضمن
 ستۃ وعشرین سوالا نسق لہا
 العالم الفاضل الشیخ خلیل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے
 ہیں با عظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی
 اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں با قدرت ہے کہ
 اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں
 زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا
 بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو
 کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی
 وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں
 کہ معبود نہیں سچرا اللہ یگانہ لا شریک کے جس
 کو منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار
 پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی
 دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب
 اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اس کے
 بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پاریا طہیۃ
 دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ منہی حقیقتیں
 ظاہر فرماتے ہیں اللہ ان پر اور ان کی اولاد
 و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک
 ان کی کچک ظاہر ہے۔ اما بعد وریں دلائل
 اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھپیں سوالات
 کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ
 خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں۔ اللہ ہم

وفقنی اللہ وایاہ و المسلمین لما بہ
فی الدارین تسعدونی الملاء بہ
نحمدہ - فوجدتہ قد نہج فی اجوبتہ
المذکورة المنہج الصحیح ووافق
بہا الحق الصریح ورد بمنطوقہا المین
وجلا بمفہومہا الغین عن العین
والحمد للہ الہادی الی سبیل
الصواب والیہ المرجع والمآب و
صلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد
عالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ
وصحبہ ومن والاہ -

کتبہ العبد الضعیف السلیح الی
مولائہ خادم السنۃ السنیۃ فی مدینۃ
ہماہ الراجی من ربہ فی الدنیا
التوفیق للقیام علی قدم السداد و فی
الآخرۃ کھیئۃ السؤال والمراد بہ
الفقر الیہ سبحانہ المصطفیٰ الحداد
عفی عنہ -

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دین میں
صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
تعریف ہو پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے انکسوں کی
ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
درست طریقہ کا راہ دکا ہے اور اسی کی طرف
لوٹنا اور آخر جاننا ہے اور رحمت فرمائی اللہ
سیدنا ومولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
ہیں اور ان کی اولاد و استحاب اور ان کے
دوستوں پر -

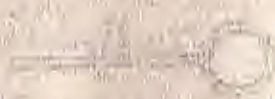
لکھا بندہ ضعیف :

مصطفیٰ الحداد جمہوی نے

طبع الحاتم



Handwritten text in two columns, likely in Arabic or Persian script. The text is dense and covers most of the page area.



Additional handwritten text at the bottom of the page, possibly a concluding statement or signature.

عقائد اهل السنّة والجماعة

— یعنی —

خلاصہ عقائد علمائے دیوبند

مع

تصدیقاتِ جدیدہ



ترتیب

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی صاحب مدظلہم
چہتم مدرسہ عربیہ حقانیہ، سائیبوال، ضلع سرگودھا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي يحق الحق بكلماته ويبطل الباطل
بسطواته نصر المؤمنين وقال كان حقاً علينا نصر
المؤمنين وقطع كيد الخائنين فقطع دابر القوم الذين
ظلموا والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على
مفرق فرق الكفر والطفیان ومشتت جيوش بغاة
اقرين والشیطان وعلى اله وصحبه اشد ادر على الكفار و
رحماء بينهم تر لهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من
الله ورضواناً ما تعاقب الیزان وتضاد الكفر والایمان

بعد الحمد والصلاة !

گزارش آنکہ عرصہ سے بعض احیاب کا یہ اصرار اور تقاضا تھا کہ اکابر علماء و دینوں
کے جو عقائد، جو در حقیقت تمام اہل سنت والجماعت کے مسلم عقائد ہیں، ان کی متفرق
کتاب ”المہند“ وغیرہ میں مفصل اور مبسوط طریقہ پر لکھے ہوتے ہیں۔ ان میں
سے اس وقت کے مناسب حال بعض اہم اور ضروری عقائد کا انتخاب کر کے ان کو
مختصر طریقہ پر ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں عقائد اکابر سے عوام تو
کیا، اکثر نئے علماء اور طلبہ کرام بھی ناواقف ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے نزدیک
”دیکوینہیت“ صرف برہنیت کی تردید اور اس کی نقیض کا ہی نام رہ گیا ہے۔ اس
کے سوا ان کو کچھ خبر نہیں کہ اکابر کا مسلک کیا تھا۔

اس وجہ سے یہ چند عقائد ”المہند“ وغیرہ کتب سے انتخاب کر کے جمع کر دیئے گئے ہیں اور چونکہ اس میں اختصار اور ناظرین کی سہولت نظر ہے۔ اس لئے ”المہند“ میں سے ایسے عقائد کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، جو مشکل اور دقیق تھے یا وہ زیادہ وضاحت طلب تھے، البتہ باقتضای ضرورت وقت بعض ایسے عقائد کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے جو ”المہند“ کے علاوہ اکابر کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اور بعض عقائد کے دلائل کی طرف بھی حسب اقتضای زمانہ حال مختصر طور پر اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اس مختصر مجموعہ کا نام ”عقائد اہل سنت والجماعت“ معروف ہے۔

”عقائد علماء دیوبند“ تجویز کیا گیا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے اور روشن صداقت ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہما۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے علمی خاندان کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور ۱۱۵۷ھ کے بعد یہ دونوں حضرات ہندوپاک میں اس خاندان کے جائز طور پر علمی وارث قرار پائے اور بدعات کو مٹانے اور سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کی خدمت انہی کے مقدس ہاتھوں میں دی گئی۔ جس کو دارالعلوم دیوبند نے بحمد اللہ پورا کیا اور بمصداق و مثل کلمۃ طیبۃ کثیرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توثیٰ اکملہا کل حین باذن ربہا۔ ہندوستان ہی میں نہیں، بلکہ روم و شام، عرب و عراق، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا فیض جاری اور عام ہے۔ اس قبول عام اور نفع عظیم نیز احیاء سنت اور امانت بدعت کو دیکھ کر بعض ”بدعت پسند حضرات“ سے رہانہ گیا اور وہ ”علماء دیوبند“ کی مخالفت اور بدعت کی تہمت پر کمر بستہ اور آمادہ ہو گئے اور انہی نے لوگوں کو علماء دیوبند سے متنفر کرنے اور ان کو بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے غلط عقائد اور نظریات کا الزام ان پر لگانا شروع کر دیا۔

”بدعت پسند حضرات“ کی اس کارروائی کی نمبر جب بعض علماء مدینہ منورہ (زادیم اللہ شرفاً) کو ہوئی تو انہوں نے پھیلے سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت میں لکھ کر بھیجے اور ان کے جوابات طلب کئے۔ چنانچہ فخر العلماء و التکلمین، شیخ المحدثین حضرت مولانا ضلیل احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نظام علوم سہارن پور قدس سرہ، نے ان سوالات کے جوابات عربی میں تحریر فرمائے اور ان کو اس وقت کے اکابر علماء دیوبند (جن میں خصوصیت سے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب، حضرت مولانا احمد حسن صاحب امر وہی، حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی قابل ذکر ہیں) کی تصدیقات سے مزین کر کے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں بھیج دیا، تو علماء حرمین شریفین نیز مصر و شام اور حلب و دمشق کے علماء کرام نے بھی ان جوابات کی تصحیح اور تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں۔

اسی مجموعہ سوالات و جوابات اور ان کی تصدیقات کا نام ”الہند علی المفند“ معروف ”بہ التصدیقات لدفع التلبیسات“ ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۲۵ھ میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس مجموعہ کے مندرجہ عقائد کی چونکہ صرف یہی حیثیت نہیں ہے کہ وہ کسی فرد یا ایک شخص کی انفرادی رائے یا ذاتی عقیدہ ہے اور نہ ان عقائد کی خدا نخواستہ یہ حیثیت ہے کہ ان کو غیر واقعی اور غیر تحقیقی سمجھتے ہوئے اہل بدعت کے جواب میں محض رفع الزام اور دفع الوقتی کے طور پر لکھ دیا گیا ہو (جیسا کہ سنا گیا ہے کہ بعض لوگ ایسا کہہ دیتے ہیں کیونکہ اس صورت میں اکابر کی دیانت مجروح ہو جاتی ہے اور ان پر سخت الزام آتا ہے کہ انہوں نے غلط اور خلاف حق سمجھتے ہوئے ان عقائد کا اظہار کر دیا۔ یہی تو اہل بدعت کا ان پر الزام ہے۔ اس لئے یہ کہنا اکابر کی کھلم کھلا توہین کرنا اور ان کو بر ملا کتمان حق کا مجرم ٹھہرانا ہے۔ اس سے بڑھ کر اکابر کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے) بلکہ ان عقائد کو علماء مدینہ منورہ کے سوالات کی روشنی میں اس وقت

کے اکابر دیوبند کے تحقیقی مسلک کے طور پر اور وہ بھی بحیثیت ”جماعتی مسلک دیوبند“ کے پیش کیا تھا۔ اس لئے یہ مجموعہ علماء دیوبند کے عقائد کے معلوم کرنے کے لئے ایک تحریری دستاویز اور متفقہ مسلکی وثیقہ ہے اور ”مسلک دیوبند“ کے دیکھنے اور جاننے کے لئے بمنزلہ آئینہ اور کسوٹی کے ہے اور ساتھ ہی یہ ہر اس شخص کا جواب بھی ہے جو ”علماء دیوبند“ کی طرف کسی بھی عقیدہ کو غلط طور پر منسوب کرے۔

”المہند“ کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ ”علماء دیوبند“ کے عقائد و اعمال قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہیں اور ان کا سلوک و تصوف عین سنت کے مطابق ہے اور یہ حضرات نہایت درجہ کے پکے حنفی اور اہل سنت والجماعت ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں بعض وہ حضرات جن کو تلمذ اور شاگردی کا انتساب بھی علماء دیوبند کے ساتھ حاصل ہے اور اسی لئے وہ اپنے کو دیوبند کی طرف منسوب کرتے اور دیوبندی کہلاتے ہیں، لیکن اس کے باوجود عقائد دیوبند کی اس مسلکی دستاویز اور وثیقہ کے مندرجات سے ان کو نہ صرف اختلاف ہی ہے، بلکہ وہ ”علماء دیوبند“ کے ان ”اجماعی عقائد“ کے خلاف علی الاعلان تحریر و تقریر میں مصروف ہیں اور طرفہ تماشہ یہ کہ پھر بھی وہ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے پر اصرار کرتے ہیں۔ اس لئے اس رسالہ ”عقائد علماء دیوبند“ میں اکثر و بیشتر عقائد المہند سے بھی لئے گئے ہیں اور اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ مگر اختصار کے سبب اس میں سے سوالات کو بالکل حذف کر دیا گیا ہے اور جوابات میں بھی انتخاب سے کام لیا گیا ہے اور ان کو ”عقیدہ“ کے عنوان سے بیان کر دیا گیا ہے اور جو عقیدہ کسی کتاب سے لیا گیا ہے، اس کے ساتھ اس کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔

”عقائد علماء دیوبند“ کے ملاحظہ سے جہاں یہ معلوم ہو گا کہ علماء دیوبند کے عقائد بالکل وہی ہیں جو تمام اہل سنت والجماعت کے مسلمہ ہیں اور اہل سنت کے خلاف

علماء دیوبند کے اپنے مخصوص عقائد کچھ نہیں ہیں، بلکہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا ہی دوسرا نام ”عقائد علماء دیوبند“ ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو گا کہ اصلی دیوبندیت کیا ہے اور اس زمانہ میں بعض مقررین جن عقائد کو علماء دیوبند کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور دیوبندیت کی جو تصویر اور اس کا جو نقشہ وہ عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں، جس سے روز بروز قوت و تش اور تنفر بڑھتا جا رہا ہے اور کشیدگی زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس کو اصل دیوبندیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور یہ تصویر اور نقشہ حقیقتِ حال کے بالکل برعکس اور واقعہ کے قطعاً برخلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ حقہ اختیار کرنے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین !

وہوالموفق والمعين !

اب آگے ”عقائد علماء دیوبند“ لکھے جاتے ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

فقط۔ !

سید عبدالشکور ترمذی گتھلی عفی عنہ

مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہی وال ضلع سرگودھا

۲، جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

عقائد علماء دیوبند

عقیدہ ۱ :

ہمارے نزدیک اور ہمارے شیخ کے نزدیک زیارتِ قبرِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جان آپ پر تہ بان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے، بلکہ واجب کے قریب سے گزرتا حال اور بدل جان و مال (یعنی کجاوے کئے اور جان و مال کے نخرچ کھرنے) سے نصیب ہو! (المہند ص ۱)

عقیدہ ۲ :

اور سفرِ مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے۔ پھر وہاں حاضر ہوگا، تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ :

”جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اُسکو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسکا شفیع بنوں“

عقیدہ ۵ : ۳

وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے۔ (یعنی پھوٹے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص ۱۱۲ زبدۃ الناسک حضرت گنگوہی)

عقیدہ ۵ : ۴

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور صلیوا و اولیاء شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ اُن کی حیات میں بھی اور اُن کی وفات کے بعد بھی۔ اس طریقہ پر کہ کہے : یا اللہ ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں، یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ (المہند ص ۱۱۳، اور فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

عقیدہ ۵ : ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔ ! (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳، فتح القدیر ج ۱ ص ۳۳۵ اور طحاوی علی المراقی ص ۲۰) نیز حضرت گنگوہی تحریر فرماتے ہیں :-
”پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے کہے“

یا رسول اللہ ! اسئلك الشفاعة
لے اللہ کے رسول ! میں آپ سے شفاعت
کا سوال کرتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالیٰ
وانوسل بک الی اللہ فی ان

اموت مسلماً علی ملتک
وسنتک :

(زبدۃ المناک ص ۹)

پر سروں !

عقیدہ ۵ : ۶

اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ و سلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔
(طحطاوی علی المراقی ص ۴۴۸)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ فرماتے ہیں :-

”انبیاء علیہم السلام کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا ہے کہ اُن کے سماع (سنتے) میں کسی کو اختلاف نہیں“ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ فرمایا کرتے تھے :-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں۔ لہذا پست آواز سے سلام کرنا چاہیئے۔ مسجد نبویؐ کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے، اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔“

(تذکرۃ الخلیل ص ۲۰۶)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ لکھتے ہیں :-

”سلام سنان نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ (اور) سلام کا جواب دینا۔ یہ تو دائماً (ہمیشہ) ثابت ہیں۔“

(نشر الطیب ص ۲۹۷)

حضرت گنگوہیؒ کی عبارت بالا سے یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام

کے سماع عند القبر میں کسی کو اختلاف نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لیہبطن عیسیٰ ابن مریم حکما
واماماً مقسطاً ویسکُن خُبا
حاجاً ومعتماً ولیاً تین
قبری حتی یسلم علی
ولاردن علیہ !
(الجامع الصغیر)
وقال صحیح !

البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام
نازل ہوں گے۔ منصف اور امام عادل
ہوں گے اور البتہ وہ فح (جگہ کا نام ہے)
کے راستہ پر حج یا عمرہ کے لیے چلیں گے
اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے یہاں
تک کہ وہ مجھے سلام کہیں گے۔ اور میں
اُن کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔

فائدہ : یہ روایت مسند احمد ج ۲ - ص ۲۹۰ اور مستدرک حاکم ج ۲ - ص ۵۹۵ میں بھی
ہے اور حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ دونوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔ جب اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام سنیں گے اور اس کا جواب مرحمت
فرمائیں گے۔ کیونکہ سماع سلام کے بغیر جواب دینے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو اب
عند القبر صلوٰۃ و سلام کا سُنا اور اس کا جواب دینا کیوں ناممکن ہے اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے سماع سلام کو خصوصیت اور اعجاز پر اس لئے محمول نہیں کیا جاسکتا۔ کہ
حدیث من صلی علی عند قبری سمعته الخ میں ہر اس شخص کے صلوٰۃ و سلام کو
خود بنفس نفیس سُننے کی خبر آپ نے دی ہے جو آپ کی قبر مبارک کے پاس سے
صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہو۔

اور اس حدیث کی سند کے بارہ میں شیخ ابن حجرؒ فتح الباری ج ۶ - ص ۳۷۹
میں اور حافظ سخاوی القول البدیع ص ۱۱۶ میں اور علامہ علی قاریؒ مرقات ج ۲ - ص ۱
میں اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فتح الملہم ج ۱ - ص ۳۳۰ میں فرماتے ہیں کہ :-
”یہ سند جدید ہے اور محدثین کرام کے نزدیک ایسی سند کے حجت
ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ اُمتِ مسلمہ کا اجماع

اور تعامل بھی اس کی تائید کر رہا ہے !

عقیدہ : ۷

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سچی بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے، تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ **ابناء الاذکیاء بحیوة الانبیاء** میں تصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ :-
 ”علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے۔ جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے۔ اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے۔ نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل۔ جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام ”آپ حیات“ ہے۔
 (المہند ص ۱۴)

”عبارت بالا میں ”نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے“ کے بعد یہ لکھنا کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے۔ صاف طور پر اس کی دلیل ہے کہ دنیوی حیات سے اکابر دیوبند سے مراد یہ ہے کہ یہ حیات اس دنیوی جسم مبارک میں ہے اور اس دنیوی حیات کے اثبات کا مطلب یہ ہے کہ قبر مبارک میں اسی دنیا والے جسم اطہر کے ساتھ آپ کی روح اقدس کا ایسا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے اس بدن اطہر میں حیات اور زندگی حاصل ہے اور یہ

صرف روح مبارک کی زندگی نہیں ہے، لیکن اس سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ عالم برزخ میں اس حیاتِ جسدی کے لئے دنیوی حیات کے جملہ لوازمات ثابت ہیں اور یہ کہ آپ کو کھانے پینے وغیرہ کی جس طرح دنیا میں حاجت ہوتی تھی۔ اس طرح قبرِ اطہر میں بھی ہوتی ہے، لیکن چونکہ دنیوی حیات کی طرح انبیاء علیہم السلام کو اس قبر شریف والی حیات میں بھی ادراک اور علم اور شعور حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ان اہم امور کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس حیات کو بھی دنیوی حیات کہہ دیا جاتا ہے۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ !
حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔
اس حدیث کو امام بیہقی، علامہ سبکی کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی روایت فرمایا ہے۔ ابویعلیٰ کی اس حدیث کی سند کے بارہ میں علامہ بیہقی فرماتے ہیں :-
رجال ابی یعلی ثقات !
ابویعلیٰ کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱)

علامہ عزیزی لکھتے ہیں :-

وہو حدیث صحیح !
یہ حدیث صحیح ہے !

(السراج النیر ج ۲ ص ۱۳۴)

علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے :-

وصححه البیہقی !
امام بیہقی نے اسکو صحیح کہا ہے !

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲)

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں :- ”صح خبر الانبیاء احياء في قبورهم“
الانبياء احياء في قبورهم ——— حدیث صحیح ہے۔ (مرقات ج ۲ ص ۲۱۲)

علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں:-

ووافقه الحافظ فی المجلد السادس - (فیض الباری ج ۲ ص ۶۲) "امام بیہقی کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ نے اتفاق کیا ہے" اور اس حدیث کی مراد بیان فرمائی ہوئے، حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں:- ولعل المراد بحديث الانبياء احياء في قبورهم يصلون انهم ابقوا على هذه الحالة ولو تسلب عنهم (تحتیہ الاسلام ص ۳۶) الانبياء احياء في قبورهم يصلون کی حدیث سے شاید یہ مراد ہو کہ وہ اسی (مُتَمَوِّی) حالت پر باقی رکھے گئے ہوں اور یہ حالت ان سے مسلوب نہیں کی گئی" نیز فرماتے ہیں:- یرید بقولہ الانبياء مجموع الاشخاص لا الأرواح فقط (تحتیہ الاسلام ص ۳۶) الانبياء احياء سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے مجموعہ اشخاص مراد ہیں نہ فقط ارواح یعنی انبیاء علیہم السلام اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس حدیث کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ کی تائید کرتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹) نیز فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جی
کما تقر روانہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی فی قبرہ باذان واقامة۔
(فتح الملہم ج ۳ ص ۴۱۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔
جیسا کہ اپنی جگہ یہ ثابت ہے اور آپ
اپنی قبر میں اذان واقامت سے نماز
پڑھتے ہیں۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ بھی اسی طرح فرماتے ہیں:-

ان کثیرا من الاعمال قد ثبتت
فی القبور کا اذان والا قامة
عند الدارمی وقرأة القرآن
عند الترمذی - (فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۳)

قبروں میں بہت سے اعمال کا ثبوت
ملتا ہے۔ جیسے اذان واقامت کا
ثبوت دارمی کی روایت میں اور قرأت
قرآن کا ترمذی کی روایت میں۔

عقیدہ زیر بحث میں مسلک دیوبند تو المہند کی عبارت سے ہی پوری طرح عیاں ہے۔ اور سطور بالا میں اس مسلک کی دلیل کی طرف کسی قدر اجمالی طور پر اشارہ ہو گیا ہے۔ اب تائید کے لئے بعض اکابر دیوبند کی مزید تصریحات بھی اس عقیدہ پر پیش کی جاتی ہیں۔

”حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں:-
”ارواح انبیاء کو بدن کے ساتھ علاقہ بدستور رہتا ہے، ہر اطراف
وہ جانب سے سمٹ آتی ہے۔“ (جمال قاسمی ص ۱۳)
اور فرماتے ہیں:-

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزالت گزریں۔ جیسے ان کا مال قابلِ جراثیم حکم میراث نہیں ہوتا، ایسے ہی آپ کا مال بھی محلِ توریت نہیں۔“
(آپ حیات ص ۲)

تیز فرماتے ہیں:-

”انبیاء کو ابدانِ دنیا کے حساب سے زندہ سمجھیں گے۔ پر حسبِ ہدایت
کل نفس ذائقۃ الموت اور انکس میت وانہم میتون
تمام انبیاء کرام علیہم السلام خاص کر حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت موت کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔“
(لطائف قاسمیہ ص ۳)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

ولان البینین صلوات اللہ علیہم
اجمعین لما کانوا احياء فلا معنی
لتوریت الاحیاء منهم!
چونکہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب
زندہ ہیں۔ اس لیے ان کی آگے وراثت
پہلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور فرماتے ہیں :

”آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ نبی اللہ حی یرزق! اس مضمون حیات کو بھی مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ نے اپنے رسالہ ”آب حیات“ میں بالامزید علیہ ثابت کیا ہے۔“

(ہدایۃ نشیئہ ص ۱۸)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں :

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے لئے بہت کچھ شرف حاصل ہے۔ کیونکہ جسد اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ بلکہ حضور خود یعنی جسد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ حدیث میں بھی نص ہے۔ ان نبی اللہ حی فی قبور یرزق کہ آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی پہنچتا ہے۔“

(المجور ص ۱۴۹)

اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :

”حضور کے لئے بعد وفات کے بھی حیات برزخی ثابت ہے۔ اور وہ حیات شہدار کی حیات برزخی سے بھی بڑھ کر ہے اور اتنی قوی ہے کہ حیات ناسوتی کے قریب قریب ہے۔ چنانچہ بہت سے احکام ناسوت کے اس پر متفرع بھی ہیں۔ دیکھئے زندہ مرد کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے بھی نکاح جائز نہیں اور زندہ کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ حضور کی بھی میراث تقسیم نہیں ہوتی اور حدیثوں میں صلوٰۃ و سلام کا سماع وارد ہوا ہے۔“

(الطہور ص ۴۹)

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی تحریر فرماتے ہیں:

”وہ (دہانی) وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے منکر ہیں اور یہ حضرات (علمائے دیوبند) صرف اس کے قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔“

(نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳)

مفتی پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم (کراچی)

(سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں:-

”جہور اُمت کا عقیدہ اس مسئلے میں یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان کی حیات برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے۔ جو حیات دنیوی کے بالکل مائل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں۔“

آگے لکھتے ہیں:-

”خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے۔ جہور اُمت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور سب بزرگان دیوبند کا ہے۔“

(ماہنامہ الصدیق، ملتان، جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

مخدوم اعجاز حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:-

”احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو الہند میں بتفصیل مرقوم ہے، یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام

انبیاء علیہم السلام بحسد عنصری زندہ ہیں۔ جو حضرات اس کے خلاف
ہیں۔ وہ اس مسئلہ میں دیوبند کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں“
(الصدیق مذکور)

مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید محمد می حسن صاحب دامت فیوضہم تحریر
فرماتے ہیں :-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزار مبارک میں بحسد موجود اور حیات
میں۔ آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود
پڑھتا ہے، آپ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں“
(الصدیق مذکور)

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں:
”تمام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور تہجد و عبادات
میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ برزخی حیات
اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی، لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے
اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مومنین بلکہ ارواح
کفار کو بھی حاصل ہے“
(حیات نبوی ص ۲)

عقیدہ : ۸

اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف
منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے
مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔ جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ
وقت کے خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ اپنے

رسالہ ”زبدۃ المناک“ میں کرچکے ہیں۔

(المہند ص ۱۵)

عقیدہ : ۹

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح جملہ انبیاء علیہم السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حسن و علم سے موصوف ہیں اور آپ پر اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ کو صلوٰۃ و سلام پہنچاتے جاتے ہیں۔

(طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۲۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت اجابت کے اعمال کا فرشتوں کے ذریعہ اجمالی طور پر پیش کیا جانا مسند بزار کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

علامہ عثمانیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: ”اس کی سند عمدہ ہے“

(فتح الملہم ج ۱ ص ۴۱۳)

حضرت مولانا غلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ برائین قاطعہ (جس کی تصدیق حرفاً حرفاً بغور ملاحظہ فرما کہ حضرت گنگوہیؒ نے فرمائی ہے) میں فرماتے ہیں: ”اور صلوٰۃ و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال اُمت آپؐ پر پیش ہوتے ہیں“ (برائین ص ۲۰)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں:-

”مجموعہ روایات سے علاوہ فضیلت حیات اور اکرام ملائکہ کے

برنخ میں آپ کے یہ مشاغل ثابت ہوتے ہیں۔ اعمال اُمت کا

ملاحظہ فرمانا، نماز پڑھنا، الخ (نشر الطیب ص ۲۹۷)

ان عبارات سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ صلوٰۃ و سلام کے علاوہ بھی برنخ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال اُمت پیش ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام کے پہنچنے

کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ کو اطلاع دیتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے اعمال اُمت

کی بھی اطلاع دیتے ہیں۔ آج کل صلوٰۃ و سلام کے پہنچنے کی جو تہمید بتلائی جا رہی ہے، کہ

صلوٰۃ و سلام کا ثواب آپ کو پہنچ جاتا ہے،۔ اجماع اُمت کے خلاف ہے۔

عقیدہ ۵ : ۱۰

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقہً نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح وفات سے قبل ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔
علامہ شامیؒ نے لکھا ہے :-

”اہل سنت کے امام ابو الحسن اشعریؒ (المتوفی ۳۲۰ھ) کی طرف ان کے دشمنوں نے جو یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کے قائل نہیں ہیں، یہ ان پر خالص بہتان اور محض افتراء ہے۔ امام ابوالقاسم قشیریؒ (المتوفی ۴۶۵ھ) نے اس افتراء کی سختی سے تردید کی ہے“ (شامی ج ۳ ص ۳۲۷)

فائدہ : نبوت و رسالت کے لئے حس و علم سے موصوف ہونا لازم ہے۔ اس لیے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ابدان مبارکہ میں وفات کے بعد بھی یہ تعلق روح اور اک و شعور ہوتا ہے۔ ورنہ جس بدن میں ادراک و شعور نہ ہو، اُس پر حقیقی اعتبار سے رسول اللہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ تو اس میں بعد وفات وصف نبوت سے انزال لازم آتا ہے اس لیے کہ بغیر تعلق روح کے ابدان مدفونہ میں جو شعور مثل جمادات کے (نعوذ باللہ) قبور کے اندر ایجاد کیا جا رہا ہے۔ اس میں چونکہ احساس و علم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ ابدان وصف نبوت و رسالت سے متصف نہیں ہو سکتے۔ (والعیاذ باللہ)

عقیدہ ۵ : ۱۱

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل علیہم السلام کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے، جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین اور ایمان، اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیرے تصانیف میں کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۲۰)

عقیدہ ۱۲ :

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :

”وَلَیْکُنْ مُحَمَّدٌ اٰخِرُ النَّبِیِّیْنَ“

اور یہی ثابت ہے، بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تو اتر تک پہنچ گئیں، اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا! ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔ کیونکہ جو اُسکا منکر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لئے کہ وہ مُنکر ہے۔ نص صریح قطعی کا۔

(المہند ص ۲۱)

عقیدہ ۱۳ :

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ

”جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونیکا فتویٰ

دیبا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کہ شائع ہو چکا۔ بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے۔
(المہند ص ۴۴)

عقیدہ ۱۴ :

جو شخص اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے۔ جتنی بڑے بھائی کو بھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ داہیہ کا خلاف مصرح ہے۔
(المہند ص ۲۳)

عقیدہ ۱۵ :

ہم زبان سے قائل اور قلب سے محققہ اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جن کو ذات و صفات اور شریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم (تشریع) اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آ جائے۔ اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو۔ جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر واقعہ عجیبہ مثنیٰ رہا کہ جس سے بدد کو آگاہی ہوئی۔ اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم (زیادہ عالم) ہونے میں نقصان نہیں آیا۔ چنانچہ بدد کہتا ہے کہ :-

”میں نے ایسی چیز دیکھی ہے۔ جس کی آپ کو اطلاع نہیں، اور شہر
سب سے میں ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں۔“ (المہند ص ۲۵)

عقیدہ : ۱۶

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے، وہ کافر ہے، چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے
بہترے علماء کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۲۷)

عقیدہ : ۱۷

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت
”وجوب اجرو ثواب طاعت ہے، خواہ دلائل اثبات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر مسائل
مؤلفہ کی تلاوت سے ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور
اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، حق تعالیٰ
اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ (المہند)

عقیدہ : ۱۸

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے۔ اُن
کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریف
ہو یا آپ کے بول بھرا زشت قبر فاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو، جیسا کہ ہمارے رسالہ
براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے۔

عقیدہ : ۱۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) کی نیند میں صرف آنکھیں مبارک سوتی تھیں، دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ اسی لئے آپ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔
(نشر الطیب ص ۲۲۷ اور ص ۱۹۴)

بخاری شریف میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان عینہ تنامان ولاینام قلبی۔ (بخاری ج ۱، ص ۱۵۴) ”میر ہی آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل نہیں سوتا۔“ نیز بخاری شریف میں ہے۔ وكذلك الانبياء تنام عینہم ولا ینام قلوبہم (بخاری ج ۱ ص ۵۰۴) ”اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں۔ اُن کے دل نہیں سوتے۔“

اور ایک سفر میں جو نیند کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر فوت ہو گئی تھی تو اس سے شبہ نہ کیا جائے کہ اگر نیند میں دل نہیں سوتا تھا تو آپ کو فجر کے طلوع کا علم کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے کہ طلوع وغیرہ کا ادراک آنکھ سے متعلق ہے، دل سے اس کا تعلق نہیں اور چونکہ آنکھ پر نیند کا اثر ہوتا تھا۔ اس لئے طلوع فجر کا ادراک نہ ہو سکا۔ اس کے لئے نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴ اور فتح الملہم ص ۲۴۱ اور امداد القسوی ص ۴ پر ملاحظہ ہو۔

عقیدہ : ۲۰

انبیاء علیہم السلام کا رویا (خواب) بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے :
رویا الانبیاء وحی۔
نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(بخاری - ج ۱، ص ۲۵)

عقیدہ ۲۱ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے، جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔
(نشر الطیب ص ۲۲۸)

حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”(نماز میں) صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“
(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۰)

عقیدہ ۲۲ :

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہونہی کے اتباع کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا مشہر ہو اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہر و شائع ہو چکی ہیں۔
(المہندہ ص ۱۷)

عقیدہ ۲۳ :

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو، جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو۔ دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ نوکر ہو۔ نجات دہندہ اعمال کا اور علیہ ہو تباہ کن افعال سے۔ خود بھی کامل ہو، دوسروں کو بھی

کامل بنا سکتا ہو۔ ایسے مرتبہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اس کی نظر میں متصور رکھے، اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا و تمام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے، جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے، اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ”آدمی اس کے ساتھ ہے۔ جس کے ساتھ اُسے محبت ہو۔ وہ ایسے

لوگ ہیں۔ جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا۔“

اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے مشاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں۔ واللہ علی ذالک۔

(المہند ص ۱۷)

عقیدہ : ۲۴

مشائخ (اور بزرگوں) کی روحانیت سے استفادہ اور اُن کے مینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سوبے شک صحیح ہے۔ مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے۔ نہ اُس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

(المہند ص ۱۸)

عقیدہ : ۲۵

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہو یا آئندہ ہو گا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے۔ اس کے کسی کلام میں کذب (جھوٹ) کا شائبہ اور خلاف کا وہاں بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کلام میں کذب کا وہم کرے۔ وہ کافر، ملحد و زندیق ہے کہ اس میں

ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

(المہند ص)

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔ وصلى الله
تعالى على سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين وعلى
اله وصحبه وازواجه وذرياته اجمعين !

احقر العباد

سید عبدالشکور ترمذی

ابن مولانا مفتی سید عبدالکریم گتھی

(سابق مفتی خاتقاہ امدادیہ تھانہ بھون)

مہتمم مدرستہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

(۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ)



تصدیقاً

اکابر علماء دیوبند دامت برکاتہم،

”اصَابُوا بِمَا أَجَابُوا“

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

داروہ حال، لاہور

۱۵ رجب ۱۳۸۸ھ، ۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى!

رسالہ ”عقائد علماء دیوبند“ مصنفہ عزیزہ محترم مولانا عبد الشکور صاحب کاکچہ ابتدائی حصہ احقر نے دیکھا۔ میں اگرچہ طبعاً اس کو پسند نہیں کرتا، کہ عقائد علمائے دیوبند کے عنوان سے کوئی کتاب لکھی جائے۔ جس سے ناواقفوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ان کے عقائد کچھ مخصوص ہیں۔ حالانکہ علماء دیوبند کے عقائد تمام اہل السنۃ والجماعت کے مسلمہ عقائد ہیں۔ اس لیے بے کم و کاست ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کتب عقائد اہل السنۃ والجماعت کو دیکھ لیجیے۔ جو عقائد ان تمام کتابوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں، علماء دیوبند انہیں عقائد کے زبردست حامل اور ان کے خلاف کرنے والوں کی تردید میں پیش پیش ہیں۔

لیکن چونکہ ایک خاص طبقہ نے عقائد اہل السنۃ والجماعت کو صرف علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اگر اسی نام سے اہل سنۃ والجماعت کے عقائد کو پیش کیا جائے تو شکوک و شبہات میں پڑنے والوں کے

لئے نافع ہو گا۔

عزیز محترم مولانا عبدالشکور صاحب نے اسی کا اہتمام کر کے الحمد للہ ایک عوامی ضرورت کو پورا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور رسالہ کو نافع و مفید بنائیں۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلیف —

بندہ محمد شفیع

۲۱ — ۸۸ھ

دارالعلوم، کراچی ۱۳

○

۳ — الحمد للہ ذی العزۃ والعظمتہ والکبریاء۔ والصلوۃ والسلام علی خیرتہ من خلقہ سیّدنا محمد خاتم النبیین سیّد الانبیاء وعلی آلہ واصحابہ البررة الاتقیاء وتابعیہم باحسان واتباعہم من العلماء والفقہاء والاولیاء وعلی المسلمین والاسلمات الاموات منهم والاحیاء وبعد :

فقد سرحت النظر فی هذه الرسالة خطفة فوجدتها صحيحة نفسيا علقه قد ذکر المؤلف فیہا عقائد علمائنا ومشائخنا اخذ من المہند وغيرہ من مؤلفات اکابرنا من علماء دیوبند جزئی اللہ خیرا مولفہ الکریم واولاہ اجرا جزیلا بفضلہ العمیم وانا المفتقر الی رحمته ربہ الصمد

عبدہ ظفر احمد العثماني التہانوی
غفر اللہ لہ ولوالدیہ وهاؤلا ولشائخہ
 واصحابہ واجابہ

۴ شعبان ۱۳۸۸ھ — ابد الابد!

○

۴۔ رسالہ کو بغور پڑھا۔ جو کچھ حضرت مفتی (محمد شفیع) صاحب (کراچی) مدظلہ نے تحریر فرمایا، میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔
محمد یوسف بنوری

۲۴ شعبان ۱۳۸۸ھ — عفا اللہ عنہ

۵۔ ”ای واللہ الاجوبۃ کلہا لحق والحق احق ان یتبع“
احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ

۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ — مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان



۶۔ مذکور سب مسائل حق ہیں !

جمیل احمد تھانوی مفتی
جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور



۷۔ العقائد المسطورہ کلہا حقة اتفق علیہا
مشائخنا واللہ اعلم !

محمود عفا اللہ عنہ

مفتی قاسم العلوم ملتان، ۶/۸۸ ۲۵ھ



۸۔ حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب ترمذی مہتمم مدرسہ حقانیہ سابق وال ضلع سرگودھا کا رسالہ مشتمل بر عقائد اہل السنۃ والجماعت بندہ نے دیکھا۔ فجزی اللہ المؤلف عنی وعن سائر المسلمین۔ نہایت عمدہ اور مسلک اسلاف کے عین مطابق ہے۔ اس کی مندرجہ

سے ہمیں اتفاق ہے۔ فقط۔

نیاز مند

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ مفتی خیر المدارس، ملتان

○

۹۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

تائب مفتی خیر المدارس، ملتان! ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

○

۱۰۔ عبدالحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ تنک

○

۱۱۔ رسالہ کے جملہ مندرجات سے احقر کو کلی اتفاق ہے۔

محمد احمد تھانوی

مہتمم مدرسہ اشرفیہ، سکھر

○

۱۲۔ علمائے دیوبند کے عقائد وہی اہل سنت والجماعت کے عقائد

ہیں۔ مگر بعض حاسدین نے دیوبندیوں کے عقائد کے

عنوان سے علمائے دیوبند کے خلاف موقع بے موقع غلط پراپیگنڈہ

اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

خدم دارالعلوم بھی عوام کو ان حاسدین کے دام فریب سے

بچانے کی غرض سے اپنے مسلک کی توضیح کرتے رہے۔ یہ رسالہ اس

سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے۔

مصنّف کو اللہ تعالیٰ اپنے اس نیک عمل کی بہتر جزا دے۔
عبدالحق نافع عفی عنہ



۱۳۔۔۔۔۔ بسم اللہ حامداً و مصلیاً۔ بندہ کا اس مولف سے تمام امور میں اتفاق ہے۔
جزی اللہ تعالیٰ عنا المولف خیر الجزاء۔

اللہم تقبل منا ومنہ انک انت السميع العلیہ۔

(مولانا) عبد اللہ (بہلوی) عفی عنہ
مہتمم مدرسہ حبیب آباد اشرف العلوم (شجاع آباد)



۱۴۔۔۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِداً وَ مُصَلِّیاً ! ۱۳۳۳ھ میں جب حضرت علامہ رشید رضا
مصری دارالعلوم دیوبند میں تشریف لائے تو علماء و طلباء کے مجمع میں حضرت شیخ الہندؒ کے
حکم سے حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ نے ایک عربی زبان میں بسبوط تقریر فرمائی تھی۔
اس میں فرمایا تھا کہ :

”ہم نے عقائد میں تو امام تسلیم کیا ہے۔ حضرت مولانا نو تو جیؒ کو، اور
فروع میں امام تسلیم کیا ہے۔ حضرت حافظ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
کو اور دونوں سے ہم کو عارف اور مبیدض علم ملا تو اب معلوم ہوا کہ
دیوبندیّت منحصر ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے اتباع میں۔ اب ایک
کے تو اتباع کا دعویٰ کرنا اور ایک میں نقائص نکالنا، یہ کوئی دیوبند
نہیں۔“

چنانچہ آپ حیات کی توشیح حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ الشیعہ میں

فرمائی ہے۔

اب یہ رسالہ جو کہ حضرت مولانا قاری عبدالشکور صاحب ترمذی نے تصنیف فرمایا ہے۔ میں نے اس کو حرف بحرف سنا اور اپنے اساتذہ اور شاخ کے اصول کے حرف بحرف مطابق پایا۔ میرا بھی یہی اعتقاد پہلے ہی ہے ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اُن کی نجات آخروی کا در بدر بنائے۔ یہ رسالہ سن کر بہت ہی پسند آیا کہ اس میں حد اعتدال سے نہیں بڑھے، اور افراط و تفریط سے بری رہے۔

فجزاهم اللہ خیر الجزاء۔ فصلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ محمد بن المصطفیٰ و علی آلہ و صحابہ
و اہل بیتہ اجمعین !

احقر محمد عفا اللہ عنہ
لائل پوری۔ انوری۔ قادیانی
مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام، سنّت پورہ،
لائل پورہ
۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

تصدیق از

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

○

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده !

اما بعد ! میں نے رسالہ ہذا کے مختلف حصص کو دیکھا، مندرجات رسالہ وہی مسائل ہیں، جن پر اہل السنۃ والجماعۃ متفق ہیں۔ جن میں علماء دیوبند بھی داخل

ہیں۔ بہر حال معنوں جن مسائل کا مجموعہ ہیں۔ وہ سب صحیح اور صواب ہیں اور موافق مسلک اکابر دیوبند ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر دیں کہ اس نے محنت کمر کے حق کو مرتب کیا اور اہل السنۃ والجماعت اور ان کے خلاف گمراہ میں حد فاصل قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت بخشیں۔
شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور
صدر شعبہ تفسیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نعمۃ وفصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد!

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب توفیقی مدظلہم کا رسالہ ”عقائد اہل السنۃ والجماعت“ دیکھا۔ مولانا نے جو عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ وہی میرا عقیدہ ہے جو ہم سب کے اکابر و اسلاف کا بھی چلا آ رہا ہے۔

علامہ دیوبند ”ابلسنت والجماعت“ کا ایک عظیم حصہ ہیں۔ ان کی طرف جن عقائد کی غلطی کی نسبت کی گئی تھی۔ مفتی صاحب موصوف نے ”المہند“ وغیرہ کی عبارات سے اس کا جیت بہتر انداز میں دفعہ فرما دیا ہے۔ اکابر کی عبارات کے ساتھ دلائل جمع کر کے انھوں نے اُسے مزید مفید وقت بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جزاء خیر دے۔

سید حامد میاں جامعہ مدنیہ لاہور

۲۷، رجب، ۱۴۰۲ھ

۲۲، مئی، ۱۹۸۲ء

۱۷۔ [حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دارالارشاد، کراچی۔]
اس کتاب میں مندرجہ عقائد صحیح ہیں۔ اہل سنت والجماعۃ اور علماء
دیوبند کے یہی عقائد ہیں۔

بندہ رشید احمد
دارالافتاویٰ والارشاد، ناظم آباد، کراچی
۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۱۸۔ [مولانا محمد فرید صاحب، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔]
اس رسالہ عقائد علماء دیوبند میں بھٹنے عقائد مسطور ہیں۔ وہ تمام
کے تمام حق ہیں۔ قرآن و حدیث و فقہ حنفی سے موافق ہیں۔ اہل
زینہ کی طرف سے علماء راسخین پر یہ ظن شدگان کے لئے اکسیر اور
تربیاق ہیں۔

محمد فرید عفی عنہ
خادم الافتاء والحدیث بدارالعلوم الحقانیہ
الحقانیہ، اکوڑہ خٹک۔

۱۹۔ [مولانا مفتی احمد سعید صاحب، سراج العلوم، سرگودھا۔]
الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى! اما بعد!
برادر محترم حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب ترمذی کے ایک
اہم اور نہایت ضروری کام کو پورا فرمایا۔ عقائد علماء دیوبند، جو
درحقیقت عقائد اہل سنت والجماعۃ ہیں طبع کرانے اور فساد
عنصر کے منہ پر طمانچہ لگایا۔

هذا هو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

احقر مفتی احمد سعید عفی عنہ،
جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

۲۸-۱-۸۵

۲۰۔ [حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب، دارالعلوم الاسلامیہ]
ٹنڈوالہیار، سندھ۔

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى!
صديق محترم و مکرم جناب مولانا المفتی الحافظ الناری سید عبد الشکور
ترمذی دام مجدہم کے رسالہ عقائد علماء دیوبند کو بغور دیکھا۔ تمام
مسائل صحیح و حق ہیں۔ مصنف موصوف نے وقت کے اہم تقاضے
کو پورا اور حال میں پیدا ہونے والی تلبیس کا ازالہ فرما کر امت پر
احسان فرمایا اور واقعی غیر واقعی دیوبندی میں امتیاز پیدا فرمایا۔
فجزاه الله احسن الجزاء عن سائر المسلمين۔

محمد وجیہ غفرلہ، دارالعلوم الاسلامیہ

ٹنڈوالہیار، ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۲۱۔ [حضرت مولانا علی محمد صاحب دارالعلوم، کبیر والہ]

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد الحمد والصلوة: رسالہ ہذا کا اتقرب نے مطالعہ کیا۔ بہت
مفید پایا۔ اس میں عقائد حقہ صحیح ہیں۔ یہ عقائد بلا ریب ہمارے اور ہمارے
مشائخ کے ہیں۔

نفع اللہ بہما ایاہا وجميع المسلمين ووفقنا بما شاعتهما
وجعلہما اللہ زاداً المولفہما۔

احقر الانام علی محمد عفا اللہ عنہ،

خادم الحديث، بدار العلوم، کبیر والا، ملتان

۲۲ — [حضرت مولانا مفتی عبد القادر صاحب، دار العلوم، کبیر والا]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً: بندہ نے حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور رضا
ترنڈی مدظلہم کے رسالہ ”خلاصہ عقائد علماء دیوبند“ کا مطالعہ کیا
یہ رسالہ ہدایت مقالہ بقامت بہتر یقیمت بہتر کا مصداق ہے۔
اور عقائد صحیحہ پر مشتمل ہے۔ اور ان حضرات کے لئے دیدہ بصیرت
ہے، جو قافلہ دیوبند سے علیحدہ ہو کر شذوذ کی راہ اختیار کر رہے
ہیں اور اس کے باوجود ان کو اس مقدس گروہ کے ساتھ انسلاک
اور انتساب پر اصرار بھی ہے۔ تقبل اللہ هذا الرسالة
وجزی المؤلف عنا وعن المسلمين جزاءً يليق
بشأنہ۔

بندہ عبد القادر عفی عنہ

خادم الحديث وفتہ جامعہ دار العلوم عید گاہ

کبیر والا، ملتان۔

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۲۳ — حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری مدظلہ، جامعہ خیر المدارس۔
 ۲۴ — حضرت مولانا فیض احمد صاحب، جامعہ قاسم العلوم، ملتان۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

اما بعد: کتاب خلاصہ عقائد علماء دیوبند، میں مندرجہ عقائد بعینہ علماء اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ اس سے انحراف کرنے والا اہل سنت والجماعت کے گمراہ سے خارج ہے۔

محمد شریف غفرلہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

بندہ فیض احمد غفرلہ، مہتمم

مہتمم جامعہ قاسم العلوم، ملتان

۲۶ - ۲۰ - ۱۴۰۵ھ

۲۵

حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب، فاضل دیوبند،
 جھنگ صدر۔

عارف باللہ عالم باعمل حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب
 ترمذی مدظلہ کے رسالہ مشتمل بر عقائد اہل سنت والجماعت کا مطالعہ
 کیا ہے۔ اس میں وہ تمام عقائد بہتر انداز میں لائے گئے ہیں۔
 جو واقعی اہل سنت کے عقائد ہیں۔ اسقرآن تمام مندرجہ عقائد
 میں اپنے اسلاف کی اتباع کرنا ہی عین نجات سمجھتا ہے۔

سید صادق حسین غفرلہ

مہتمم مدرسہ علوم الشرعیہ، جھنگ، صدر

۱۹ - ۵ - ۱۴۰۵ھ

۲۴ — [حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ، شجاع آباد، ملتان۔]
العقائد التي كتب شيخنا ومكرمي السيد المولانا عبد الشكور
الترمذي كلها موافقة لعقائد اهل السنة والجماعة
وحقة عندي۔

الفقيه عبدالحی غفرله الساكن
في قرية، فاروق آباد۔
قريب من بلدة شجاع آباد، ملتان

۲۵ — [حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اپوری جامعہ رشیدیہ ساہیوال]
ما قال الاستاذ العلامة (حضرت مولانا خیر محمد جالندھری)،
فہموا کاف لنا۔

عبداللہ رائے پوری غفرله
۲۵ جمادی الاولیٰ - ۱۴۰۵ھ

۲۸ — [حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب تونسوی]
صدر تنظیم اہل سنت والجماعة، ملتان۔

نحمدہ وفضل علی رسولہ الکریم۔
حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ کے رسالہ کو
ابتدا سے اختتام تک بغور پڑھا۔ جس میں مرقومہ عقائد اہل سنت
علماء دیوبند کتاب و سنت سے مانخو ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ رسالہ ہذا
اس پر فتن دور میں مسلک حق کی اشاعت اور عقائد باطلہ کے رو
میں نہایت ہی مؤثر رہے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف

کو اس عظیم دینی خدمت پر ہزائے کثیر عطا فرمائیں اور زیادہ سے
زیادہ علمی مذہبی خدمات کی توفیق بخشیں۔ آمین۔
دعا گو

محمد عبدالستار تونسوی عفی عنہ
صدر تنظیم اہل سنت، پاکستان
دفتر مرکزیہ، نواں شہر، ملتان
۱۹، جمادی الاخریٰ، ۱۴۰۵ھ۔

۲۹ — [حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، سابق مہتمم خیر المدارس ملتان]
احقر محمد شریف جالندھری مدرس و
نائب مہتمم خیر المدارس، ملتان۔

۳۰ — [حضرت مولانا میر احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ انداویہ اسلامیہ
فیصل آباد۔]
مندرجات رسالہ کی صحت میں قلب سلیم والے کے لئے شک کی
گنجائش ہی کہاں ہے۔
ناچیز نذیر احمد غفرلہ

۳۱ — [حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔]
العقائد کلہا صحیحۃ - مسلمۃ عندا سلافنا۔
احقر محمد ادریس غفرلہ
مدرسہ عربیہ اسلامیہ، کراچی۔

۳۲

[حضرت مولانا محمد علی جالندھری امیر مجلس مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت
پاکستان۔
لا شک فیہ وانہ لحق۔]

۳۳

[حضرت مولانا محمد ایوب بنوری، مہتمم دارالعلوم پشاور
الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔]

محمد ایوب بنوری غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم پشاور

۳۴

[حضرت مولانا فضل غنی صاحب بنوں۔]

فضل غنی غنی عنہ، مدرس مدرسہ معراج العلوم
بنوں۔

۳۵

[حضرت مولانا فیض احمد صاحب، مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان]

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔ یحصل ہذہ
العلوم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف
الخالین و اشتغال المبطلین و تاویل الجاہلین۔

پاک و ہند کے خطے میں اس مبارک حدیث کا اولین مصداق
اس دور میں علماء دیوبند ہیں۔ جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ
سے کتاب و سنت فقہ اسلامی اور دیگر علوم اسلامیہ کی ہمہ
نوع دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عربی۔ فارسی اردو
متعدد زبانوں میں ان کی ہزاروں تصنیفات اور ہزاروں عربی
و دینی مدارس متعدد اصلاحی تبلیغی سیاسی تنظیمیں و تحریکیں اور

فکرمی و علمی مساعی اس کا یقین شاید ہیں کہ یہ اکابر دین اسلام کے کامیاب مخلص خادم اور فکر و عمل میں اسلاف اہل سنت و الجماعت کے صحیح ترجمان ہیں۔

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالشکور ترمذی دامت برکاتہم کا رسالہ 'عقائد علماء دیوبند' بھی اس سنہری سلسلہ کی ایک کڑی ہے مولانا موصوف نے بروقت حق اور اہل حق کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔
جزاہم اللہ عنا وعن سائر الاسلام۔ آمین۔

بندہ فیض احمد غفرلہ

مہتمم جامعہ قاسم العلوم، ملتان

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۳۴

حضرت مولانا ابوالزہد سرفراز خان صاحب، صفدریخ الحدیث،
نصرت العلوم گوہر النوالہ۔

مبسلام و محمد لا و مصلیا و مسلما۔ اما بعد :
جوں جوں قیامت قریب آئے گی۔ ہر صاحب رائے اپنی رائے
پر ناز کرے گا اور اعجاب کل ذمی رانی برائے کا خوب مظاہرہ ہو گا۔
لیکن کامیابی صرف اسی میں ہے۔ لن یصلح آخر هذه الامة
الا بما صلح به اولها۔

ان مسائل میں سے ایک مسئلہ حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور سماع صلوٰۃ و سلام عند القبور بھی ہیں۔ جس میں ۱۳۷۴ھ سے
پہلے از مشرق تا مغرب از شمال تا جنوب کسی فرقہ کے کسی عالم کا کوئی
اختلاف نہ تھا۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ اور امداد الفتاویٰ وغیرہ

وغیرہ سے بالکل عیاں ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ راقم الشیم نے اپنی مفصل کتاب تسکین الصدور میں اس پر بسوڑ بحث کی ہے۔ جس کی تائید و تصدیق دور حاضر میں پاک و ہند کے مسلم اکابر علماء دیوبند نے کی ہے اور یہی علماء دیوبند کا مسلک ہے۔ اللہ تعالیٰ اجزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی دامت برکاتہم کو جنہوں نے المہند علی المہند کو عمدہ کتابت و طباعت سے آراستہ کر کے اور آخر میں موجودہ زمانہ کے علماء دیوبند کی تصدیقاً ثبت فرما کر عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ فجزاهم اللہ عنہ وعن سائر المسلمين خیر الجزاء۔ وصلى الله تعالى وسلم على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔

احقر ابوالزائد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد
گکھڑ و صدر مدرس، مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ۔ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ۔

۳۷

[حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی۔]

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدت فیوضہم نے المہند کا خلاصہ آسان اردو زبان میں لکھ کر بڑی خدمت سرانجام دی ہے اور ہند و پاک میں اہل سنت و الجماعت کے عقیدہ و مسلک کے صحیح ترجمان اور جانشین علماء دیوبند کی کتاب المہند علی المہند جس پر حرمین شریفین اور مصر و شام و عراق وغیرہ بلاد اسلامیہ کے چاروں فقہ مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں اور جس

کی حیثیت ایک دستاویز کی ہے۔ اس کی اشاعت عمرہ طباعت
کے ساتھ بھی کر دی گئی ہے۔

مفتی صاحب موصوف کا ہم سب پر احسان ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

فقط

خادم اہل سنت عبداللطیف غفرلہ

۲۳، جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

مُصَدِّقہ

اکابرین علماء دیوبند

حسب ارشاد

یادگارِ اسلاف حضرت سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یکے از متوسلین حضرت تھانویؒ و خلیفہ ارشد

محدث العصر حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ

و

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیعؒ دیوبندی

مرتبہ

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

ناشر

ادارۃ اسلامیات. لاہور. کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد و الصلوٰۃ! اکابر اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کی متفقہ عقائد ہی اور مسلکی دستاویز کتاب ”المہند“ میں جو عقائد درج ہیں وہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے عین مطابق اور اہل سنت والجماعت کی کتب میں صدیوں سے موجود ہیں۔ ہم ذیل میں افادہ عام کے لئے ”المہند“ اور اس کے ”خلاصہ“ سے اختصار کے ساتھ بعض عقائد درج کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

عقیدہ نمبر ۱: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے۔ اگرچہ سفر کرنے اور جان مال خرچ کرنے سے نصیب ہو۔ (المہند - ص: ۱۰)

عقیدہ نمبر ۲: مدینہ منورہ کو سفر کے وقت زیارت آنحضرت ﷺ کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی کی اور دیگر مبارک جگہوں کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے جو علامہ ابن ہمامؒ نے فرمایا ہے کہ خالص قبر مبارک کی نیت کرے اس میں حضور اکرم ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی تائید آپؐ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ ”جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔“ (المہند - ص: ۱۱)

عقیدہ نمبر ۳: زمین کا وہ حصہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو چھوئے ہوئے

ہے سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند۔ ص: ۱۱)

عقیدہ نمبر ۴: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعائیں انبیاء اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے ان کی زندگی میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مثلاً یوں کہے کہ اے اللہ! میں بوسیہ قلاں بزرگ دعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔ (المہند۔ ص: ۱۳)

عقیدہ نمبر ۵: آنحضرت ﷺ کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۶: اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ و سلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔ (طحاوی۔ ص: ۴۳۸)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ ”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سماع (سننے) میں کسی کو اختلاف نہیں۔“ (فتاویٰ رشیدیہ۔ ص: ۱۱۲)

حکیم الامتہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں ”سلام سننا نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائکہ اور سلام کا جواب دینا یہ تو دائمی (ہمیشہ) ثابت ہیں (نشر الطیب) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ”البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تازل ہوں گے اور میں ان کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔“ (الجامع الصغیر وقال صحیح)

عقیدہ نمبر ۷: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور شہداء اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ صرف روح مبارک کی زندگی نہیں ہے جو سب آدمیوں کو حاصل ہے بلکہ روح مبارک کے تعلق سے جسد اطہر کو بھی حیات حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

”حضرات انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔“

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ ”الانبیاء احیاء“ سے حضرات انبیاءؑ کے مجموعہ اشخاص مراد ہیں نہ صرف ارواح یعنی انبیاءؑ اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

(تحفۃ الاسلام - ص: ۳۶)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں ”خلاصہ یہ ہے کہ انبیاءؑ کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے۔ جمہور امت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور سب بزرگان دیوبند کا ہے۔

(ماہنامہ الصدیق ۸/۱۳۷۸ھ)

مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ”آنحضرتؐ اپنے مزار مبارک میں بحمدہ موجود اور حیات ہیں“ آپؐ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔“ (ماہنامہ الصدیق مذکور)

عقیدہ نمبر ۸: بہتر یہ ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے، اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔

عقیدہ نمبر ۹: ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ اور اسی طرح تمام انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ اور صلوٰۃ و سلام پہنچایا جاتا ہے۔ (طبقات الشافیہ - ص: ۲۸۲ ج: ۴)

صلوٰۃ و سلام پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ ﷺ کو اطلاع دیتے ہیں آج کل صلوٰۃ و سلام کے پونچنے کی جو یہ مراد بتائی جا رہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام کا ثواب آپ ﷺ کو پہنچ جاتا ہے یہ اجماع امت کے خلاف ہے۔ (المجدد)

عقیدہ نمبر ۱۰: ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ (اسی طرح تمام انبیاء) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقتہً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔ (المہند)

عقیدہ نمبر ۱۱: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے قرب میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ تمام انبیاء اور رسل کے سردار اور خاتم ہیں۔ (المہند۔ ص: ۲۰)

عقیدہ نمبر ۱۲: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار محمد رسول ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور یہ ثابت ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت سے جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۳: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ ”جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ مسیح کے اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ (المہند۔ ص: ۴۴)

عقیدہ ۱۴: جو شخص اس کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے کہ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند)

عقیدہ نمبر ۱۵: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے علمی مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی اور رسول۔ اور بے شک آپ ﷺ کو اوّلین اور آخرین کا علم عطا ہوا لیکن اس سے یہ

لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ کو ہر وقت ہر چیز کا علم ہو کہ اگر کسی واقعہ کا آپ ﷺ کو علم نہ ہو اور آپ

ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے آگاہ ہو تو آپ ﷺ کے ساری مخلوق سے افضل ہونے اور

وسعت علم میں نقص آجائے۔

عقیدہ نمبر ۱۶: ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ ﷺ سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المہند - ص ۲۷)

عقیدہ نمبر ۱۷: ہمارے نزدیک حضور اکرم ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب ثواب ہے خواہ کوئی بھی درود شریف ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود شریف ہے جس کے لفظ بھی آپ سے منقول ہیں۔ (المہند - ص ۲۹)

عقیدہ نمبر ۱۸: وہ تمام حالات جن کا حضور اکرم ﷺ سے ذرا سا بھی تعلق ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا ذکر ہو یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہو۔ (المہند - ص ۳۱)

عقیدہ نمبر ۱۹: آنحضرت ﷺ (اور اسی طرح تمام انبیاء) کا نیند سے وضو نہیں لوثا تھا کیونکہ نیند میں آپ ﷺ کی صرف آنکھیں مبارک سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ (نثر الطیب) آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا“۔ (بخاری - ج ۱)

عقیدہ نمبر ۲۰: انبیاء کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے ”رؤیا الانبیاء وحی“ کہ نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (بخاری - ج ۱: ص ۲۵)

عقیدہ نمبر ۲۱: آنحضرت ﷺ نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”صفوں کو سیدھا کیا کرو“ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف - ج ۱: ص ۱۰۰)

عقیدہ نمبر ۲۲: اس زمانہ میں واجب ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے۔ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و قروع میں امام المسلمین حضرت ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔

(المہند - ص ۱۶)

عقیدہ نمبر ۲۳: ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ (المہند - ص: ۱۷)

عقیدہ نمبر ۲۴: مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔ (المہند - ص: ۱۸)

عقیدہ نمبر ۲۵: ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہو گا وہ یقیناً سچا اور واقع کے مطابق ہے اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم کرے وہ کافر، ملحد و زندیق ہے۔ اور اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند)

راقم الحروف! احقر سید عبدالقدوس ترمذی

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

تصدیق و توثیق

حضرت اقدس یادگار سلف حمیدہ اعلیٰ فقیہ العصر مولانا قادری الحاج مفتی سید
عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ العالی فاضل دارالعلوم دیوبند و رئیس
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا۔

بعد الحمد والصلوة: نظر فاعلہذا الخلاصة فوجدناها صحيحة
”هقة“ موافقة لمذهب اہل السنة والجماعة اتفق علیہا
علمائنا وسمنا تخار ہمہم اللہ تعالیٰ فجزی اللہ تعالیٰ
لمرتبہا الحسن الجزاء

کتبہ الاحقر اسید عبدالشکور ترمذی الجامعہ ”الحقانیہ“

ساہیوال من توابع سرگودھا۔

اسمائے گرامی

اکابرین دیوبند تصدیق کنند گان کتاب "المہند"

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی	مولانا غلام رسول دیوبندی	مولانا عاشق الہی میرٹھی
مولانا میر احمد حسن امردہی	مولانا محمد سہول صاحب	مولانا سراج احمد صاحب میرٹھ
مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب	مولانا عبد الصمد دیوبندی	مولانا محمد اسحاق میرٹھ
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی	مولانا حکیم محمد اسحاق دہلی	مولانا حکیم محمد مصطفیٰ بجنوری
مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری	مولانا ریاض الدین صاحب	مولانا حکیم محمد مسعود گنگوہی
مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی	مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی	مولانا محمد یحییٰ سہارن پوری
مولانا قدرت اللہ صاحب مراد آبادی	مولانا ضیاء الحق صاحب دہلی	مولانا کفایت اللہ سہارن پوری
مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی	مولانا محمد قاسم صاحب دہلی	مولانا محمد احمد صاحب تانوتوی

علماء دیوبند تصدیق کنند گان رسالہ عقائد علماء دیوبند

قاری محمد طیب "مہتمم دارالعلوم دیوبند"	مولانا شمس الحق افغانی	مولانا محمد شریف جالندھری
مولانا مفتی محمد شفیع کراچی	مولانا سید حامد میاں	مولانا نذیر احمد صاحب
مولانا ظفر احمد عثمانی	مولانا مفتی رشید احمد قلم	مولانا محمد ادریس میرٹھی
مولانا محمد یوسف بنوری	مولانا مفتی محمد فرید صاحب	مولانا محمد علی جالندھری
مولانا خیر محمد جالندھری	مولانا مفتی احمد سعید صاحب	مولانا محمد ایوب بنوری مدظلہم
مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی	مولانا مفتی محمد وجیہہ صاحب	مولانا فضل غنی صاحب
مولانا مفتی محمود صاحب	شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحب	مولانا فیض احمد صاحب مدظلہم
مولانا مفتی عبد اللہ صاحب	مولانا مفتی عبد القادر صاحب	مولانا محمد سرفراز صاحب صدر مدظلہم
مولانا مفتی عبد الستار صاحب	مولانا محمد شریف کشمیری	مولانا قاضی عبد الطیف صاحب
شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب	مولانا سید صادق حسین بخاری	مولانا مفتی ولی حسن صاحب
مولانا محمد احمد تھانوی	مولانا عبد الحی صاحب مدظلہم	مولانا عبد الکریم صاحب مدظلہم
مولانا عبد الحق نافع صاحب	مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری	مولانا سلیم اللہ صاحب مدظلہم
مولانا عبد اللہ صاحب بہلوی	مولانا محمد عبد الستار تونسوی مدظلہم	مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم
مولانا محمد صاحب انوری		